بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

مسئلہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر ضلع صوابی کے سرزمین پر

ہونے والے فیصلہ کن مناظرہ کی روئداد بنام

مناظرہ حیات النبی ﷺ

مرتب

خادم اہلسنت طاہر گل دیوبندی عفی عنہ

(نائب مدیر مجلہ راہ ہدایت پشاور)

ناشر

نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند پشاور

نام کتاب: مناظرہ حیات النبی ﷺ

مرتب: طاہر گل دیوبندی عفی عنہ

طبع اول: جنوری ۲۰۲۵ء

ناشر: نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند پشاور

فہرست

فہرست

فہرست

فہرست

مقدمہ

الحمدلله الذی نور قلوب العارفین بنور الایمان وشرح صدور الصالحین بالتوحید والاحسان وصلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و علی آله واصحابه اجمعین اما بعد!

برادران اسلام! تمام اہل السنت والجماعت کا یہ اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے کہ

”انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص سید الانبیاء و المرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات کے بعد قبر مبارک میں حیات حاصل ہے۔“

اس پر قرآن وحدیث اور اجماع امت کے کافی شافی دلائل موجود ہیں (جن میں سے تقریباً ۳۰ تک دلائل مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی محمد ندیم محمودی صاحب نے میدان مناظرہ میں پیش کیے جنہیں آپ ان شاءاللہ آگے چل کر ملاحظہ فرمائیں گے) لیکن چونکہ دور حاضر کے مماتی حضرات دیوبندیت کے مدعی ہیں اور خود کو دیوبندی بلکہ ”اصلی دیوبندی“ کہنے پر بضد ہیں لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عقیدہ پر اکابرین علماء دیوبند کے حوالہ جات نقل کیے جائیں تاکہ ان (مماتی حضرات) کی دیوبندیت عامۃ الناس کے سامنے آجائے۔ لیکن ان حوالہ جات کو پیش کرنے سے پہلے ہم یہاں چند تعبیرات اور ان کے تعریفات ذکر کرتے ہیں کیونکہ جب بھی اس موضوع پر کوئی بحث ومباحثہ یا مناظرہ ہوتا ہے تو منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تعبیرات کی من مانی تشریح کرکے اہل السنت والجماعت پر طرح طرح کے الزامات عائد کرتے ہیں۔

سب سے پہلے اس بات کو سمجھیں کہ جو شخص بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر (جو مدینہ منورہ کے روضہ مبارک میں موجود ہے) کے لئے مخفی (برزخی) حیات مانتا ہے وہ تعبیر جو بھی اختیار کرے قائل حیات کہلائے گا کیونکہ اس کا اختلاف صرف نام اور تعبیر میں ہے حیات میں نہیں۔ اور یہ اختلاف حقیقی نہیں ہے بلکہ لفظی اختلاف ہے جس کی کوئی خاص حیثیت نہیں لہذا اس کو باعث نزاع بنانا درست نہیں ہے۔

اب ہم چند تعبیرات ذکر کرتے ہیں جنہیں علماء اہل السنت والجماعت نے اپنی کتابوں میں ذکر کیاہے تاکہ عوام کو پتہ چلے کہ اصل اختلاف کس چیز میں ہے۔

حیات برزخی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم دنیامیں موت آئی ہے اور دنیا کے اعتبار سے آپ ؐوفات پا چکے ہیں۔ چنانچہ امام اہلسنت ؒنے تسکین الصدور میں باب لگایاہے:

"حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی وفات ایک قطعی امر ہے"

اس کے نیچے حضرت فرماتے ہیں:

اللہ تعالی نے اپنے جاندار مخلوق کیلئے جو محکم اور اٹل فیصلہ صادر فرمایاہے وہ یہ کہ کل نفس ذائقة الموت (پارہ نمبر۴ سورۃ آل عمران) ہر نفس موت چکھنے والا ہے۔ اور اس ضابطہ سے کوئی مستثنیٰ نہیں نہ پیغمبر اور نہ شہید اور نہ کوئی اور جلد ہو یا بدیر ہر ایک پر موت وارد ہو کر رہے گی۔"

(تسکین الصدور صفحہ ۲۱۱)

اب جو حیات انہیں قبر شریف میں حاصل ہے یہ چونکہ عالم کے اعتبار سے برزخ میں حاصل ہے اسی لئے اسے حیات برزخیہ کہتے ہیں۔ مماتی حضرات کے نزدیک برزخی زندگی صرف روح یا روح اور جسم مثالی کو حاصل ہوتی ہے اسی لئے انہیں اکابر کی کتابوں میں جہاں حیات برزخیہ کا لفظ ملتاہے تو اس سے قبر شریف کی جسمانی زندگی کی نفی سمجھ لیتے ہیں حالانکہ یہ ان کی غلط فہمی ہے قبر کی جسمانی زندگی کا انکار مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی سے پہلے کسی نے بھی نہیں کیاہے اس بدعت کی ابتداء شاہ صاحب گجراتی سے ہوئی ہے۔ چنانچہ امام اہل سنت شیخ سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ نے منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تسکین الصدور میں تاریخی چیلنج دیاہے جس کا صحیح جواب ان شاءاللہ مماتی حضرات تاقیامت نہیں دے سکتے۔ چنانچہ حضرت شیخ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"عدم تعلق کا کوئی بھی قائل نہیں رہا:

بلاخوفِ تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ تقریباً ۱۳۷۳ھ تک اہل السنّت والجماعت کا کوئی فرد کسی بھی فقہی مسلک سے وابستہ دنا کے کسی حصے میں اس کا قائل نہیں رہاکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اور اسی طرح دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی روح مبارک کا جسم اطہر سے قبر شریف میں کوئی تعلق اور اتصال نہیں اور آپؐ عند القبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے کسی اسلامی کتاب میں عام اس سے کہ وہ کتاب تفسیر وحدیث کی ہو یا شرح حدیث اور فقہ کی، علم کلام کی ہو یا علم تصوف و سلوک کی، سیرت کی ہو یا تاریخ کی، کہیں صراحت کے ساتھ اس کا ذکر نہیں کہ آپ کی روح مبارک کا جسم اطہر سے کوئی تعلق اور اتصال نہیں اور یہ کہ آپ عند القبر صلوٰۃ وسلام کی سماع نہیں فرماتے من ادعی خلافه فعلیه البیان ولا یمکنه ان شاءاللہ تعالیٰ الی یوم البعث والجزاء والمیزان۔"

(تسکین الصدور صفحہ ۲۹۰)

شبہ: ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی اعتراض کرے کہ آپ نے لکھا ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو قبر میں جو حیات حاصل ہے یہ عالم کے اعتبار سے برزخ ہے جبکہ المہند علی المفند میں لابرزخیۃ لکھا گیا ہے۔

جواب: المہند علی المفند کی مکمل عبارت اس طرح ہے:

"﴿لابرزخية كما هى حاصلة لسائر المومنين بل لجميع الناس﴾

یعنی ایسی برزخی نہیں جو تمام مسلمانوں بلکہ سب لوگوں کو حاصل ہے"

یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برزخی حیات کو دوسرے لوگوں سے ممتاز کرنا مقصود ہے نہ کہ برزخی ہونے سے انکار چنانچہ آگے چل کر اسی المہند علی المفند ہی میں برزخی حیات کی تصریح موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

"﴿فثبت بهذا ان حياته دنيوية برزخية لكونها فى عالم البرزخ﴾

پس اس سے ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیوی برزخی ہے کیونکہ عالم برزخ میں ہے۔"

حیات دنیوی: سب سے زیادہ دھوکہ مماتی حضرات اس تعبیر کو لے کر دیتے ہیں۔ آپ اس مناظرہ میں بھی پڑھیں گے کہ جب بھی مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی محمد ندیم محمودی صاحب حفظہ اللہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات پر دلیل دیتے تو مماتی مناظر اپنی ٹرن میں یہی جواب دیتے کہ آپ کے کتابوں میں لکھا ہے کہ حیات دنیوی اور جسمانی ہے لہذا اس دلیل کا آپ کے دعویٰ اور عقیدہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالانکہ اس دلیل میں قبر کی حیات اور اسی طرح جسد عنصری کا ذکر ہوتا لیکن مماتی مناظر یہی جواب دیتا کہ آپ حیات دنیوی کے قائل ہیں لہذا یہ دلیل آپ پیش نہیں کرسکتے۔ دراصل حیات دنیوی کے دو مطلب ہوسکتے ہیں!

ا: دنیا کی ظاہری حیات یعنی کہ نبیؐ پر ابھی موت ہی نہیں آئی ہو۔

۲: دنیا میں موت آنے کے بعد چونکہ قبر میں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی دنیا والے جسم مبارک کو حیات عطا کی گئی ہے لہذا دنیا والے جسم کو زندہ ہونے کے اعتبار سے اس حیات کو حیات دنیوی کہتے ہیں۔

اب مماتی حضرات کیا کرتے ہیں؟ یہ حضرات حیات دنیوی کا پہلا مطلب (دنیا کی ظاہری حیات یعنی کہ نبیؐ پر ابھی موت ہی نہیں آئی ہو) لے کر اہل السنت والجماعت پر اعتراضات شروع کر دیتے ہیں کہ آپ وفات کے منکر ہیں اور پھر بجائے اس کے کہ اہل السنت والجماعت کے کسی معتبر کتاب کا حوالہ اپنی تائید (موت کی نفی) میں پیش کرے قرآن مجید کے آیتیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں کہ فلاں فلاں آیت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر موت آئے گی اور آپ دنیوی حیات مان کر موت کا انکار کر رہے ہیں۔ حالانکہ علماء اہل السنت والجماعت نے اپنی کتابوں میں بارہا وضاحت کی ہے کہ ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ جسد عنصری جو دنیا میں ہوتا ہے اسی کو حیات حاصل ہے۔ مثلاً اگر آپ المہند علی المفند کی عبارت کو لے لیں (جس پر مماتی حضرات سب سے زیادہ اعتراض کرتے ہیں) تو وہاں حیات دنیوی کا لفظ استعمال کرنے کے بعد دلیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے اور آگے لکھتے ہیں:

"﴿فان الصلوۃ تستدعی جسد حیا﴾ کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے۔"

اب دیکھیں یہاں حیات دنیوی کا مطلب یہی لیا ہے کہ جسم کو حیات حاصل ہے۔اور حیات دنیوی کا یہی مطلب امام اہل السنت والجماعت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ نے تسکین الصدور صفحہ نمبر ۲۸۰ پر بیان کیا ہے۔چنانچہ حضرت لکھتے ہیں:

"حضرات علماء دیوبند جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات جسمانی اور حیات دنیوی کا لفظ بولیں گے تو اس سے یہی مراد ہو گی۔کہ آپ کی روح کا بدن دنیا سے تعلق ہے نہ یہ کہ تمام احکام میں یہ حیات دنیوی ہے۔"

امام اہل سنتؒ نے حاشیہ میں فاتح بریلویت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ کا حوالہ بھی ماہنامہ تعلیم القرآن کے حوالے سے نقل کیا ہے چنانچہ حضرت نعمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ وہ حیات دنیا کی سی ہے یعنی مع الجسد ہے صرف برزخی روحانی نہیں۔"

(حاشیہ ماہنامہ تعلیم القرآن نومبر ودسمبر ۱۹۵۹ء صفحہ ۳۶)

اسی طرح مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نور اللہ مرقدہ اپنی لاجواب کتاب (جس پر مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی صاحب رحمہ اللہ کی تقریظ بھی موجود ہے یعنی) "مقام حیات" کے صفحہ نمبر ۲۲۸ پر لکھتے ہیں:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو دنیویہ صرف اس پہلو سے کہتے ہیں کہ یہ دنیا والے جسد اطہر سے ہے۔"

مزید بھی کئی کتابوں کے حوالہ جات ہیں لیکن یہ تینوں کتابیں اس موضوع پر بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اسی لئے انہی کتابوں سے وضاحت نقل کی گئی۔اب ان حوالہ جات کے بعد بھی اگر کوئی مماتی حیات دنیوی کا پہلا مطلب لے کر اہل السنت والجماعت پر اعتراض کرتا ہے تو یہ صرف بد دیانتی ہو گی اور کچھ نہیں۔

شبہ نمبر ۱: بعض علماء اہل السنت والجماعت کی کتابوں میں انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے حیات دنیوی کی نفی موجود ہے۔اگر حیات دنیوی کا یہی مطلب ہے جو آپ نے المہند علی المفند، تسکین الصدور، ماہنامہ تعلیم القرآن اور مقام حیات سے بیان کیا تو یہ سب علماء (جو حیات دنیوی کی نفی کرتے ہیں) جسد اطہر کے

لئے حیات کے منکر ہوئے لہذا یہ عقیدہ اہل السنت والجماعت کا اجماعی اور متفقہ عقیدہ نہیں رہا بلکہ اختلافی مسئلہ بن گیا۔

جواب: ہم اوپر وضاحت کی ہے کہ حیات دنیوی کے دو (۲) مطلب ہو سکتے ہیں اور پہلا مطلب ہم نے یہ بیان کیا تھا کہ دنیا کی ظاہری حیات یعنی کہ نبیؐ پر ابھی موت ہی نہیں آئی ہو۔ اسی لیے جن حضرات نے اپنی کتابوں میں حیات دنیوی کی نفی ہے وہاں پہلا مطلب یعنی دنیا کی ظاہری زندگی کی نفی مراد ہے نہ کہ قبر کی برزخی زندگی کی نفی جو جسد اطہر کو حاصل ہے لہذا اس بات کو سمجھیں اور خلط مبحث سے کام نہ لیں۔ چنانچہ امام اہل سنت شیخ سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”علماء کرام جہاں دنیا کی زندگی (حیات دنیوی۔ مرتب) کی نفی کرتے ہیں تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ دنیوی کھانے اور پینے کی حاجت وہاں نہیں ہوتی نہ یہ کہ روح کا جسم سے تعلق اور اتصال اور اس کی وجہ سے ادراک و شعور اور قوت سماع نہیں ہوتی کیونکہ یہ امور تو بہر حال ثابت ہے اور ان کا انکار نرا مکابرہ اور سینہ زوری ہے۔“

(تسکین الصدور صفحہ ۲۷۱)

شبہ نمبر ۲: جب حیات دنیوی کے دو مطلب ہیں تو پھر آپ ان ذو معنی الفاظ پر اصرار کیوں کرتے ہیں جن سے کم از کم شبہ تو پیدا ہو سکتا ہے۔

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ ہم حیات دنیوی کے الفاظ پر اصرار نہیں کرتے بلکہ ان کے مراد پر اصرار کرتے ہیں چنانچہ ہم نے اوپر وضاحت کی ہے:

”جو شخص بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر (جو مدینہ منورہ کے روضہ مبارک میں موجود ہے) کے لئے مخفی (برزخی) حیات مانتا ہے وہ تعبیر جو بھی اختیار کرے قائل حیات کہلائے گا کیونکہ اس کا اختلاف صرف نام اور تعبیر میں ہے حیات میں نہیں۔ اور یہ اختلاف حقیقی نہیں ہے بلکہ لفظی اختلاف ہے جس کی کوئی خاص حیثیت نہیں لہذا اس کو باعث نزاع بنانا درست نہیں ہے۔“

رہی یہ بات کہ شبہ تو پھر بھی ہو سکتا ہے تو جواب یہ ہے جن حضرات کی عبارات میں حیات دنیوی کے انکار کے الفاظ ملتے ہیں ان علماء کی دیگر عبارات میں باقاعدہ حیات فی القبر کی تصریحات موجود ہیں جن سے شبہات رفع ہو جاتے ہیں لہذا آپ صرف شبہات سے کام نہ چلائیں۔ پھر ان علماء کرام میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں مطلق حیات دنیوی کی نفی نہیں کی ہے بلکہ حیات دنیوی ظاہری کی نفی کی ہے جس سے شبہات دفع ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک فتویٰ دیا تھا جن میں یہ الفاظ موجود تھے۔ ملاحظہ فرمائیں:

”حیات دنیوی ظاہری کا تو دنیا میں کوئی بھی قائل نہیں، قرآن کی اتنی صریح مخالفت کون کر سکتا ہے، جو بھی قائل ہیں حیات برزخی کے قائل ہیں۔“

(تعلیم القرآن شمارہ بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۷۸ھ صفحہ ۳۸ بحوالہ حیات انبیاء کرام مؤلفہ مفتی سید عبد الشکور ترمذی صاحب صفحہ ۵۱)

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے بعد میں اس فتویٰ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”میرے سابقہ فتویٰ سے حیات جسمانی کے انکار پر سند پکڑنا صریح ظلم اور میرے کلام کی تحریف ہے۔“

(بحوالہ ہدایۃ الحیران فی جواھر القرآن)

خود امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ نے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر متعدد کتابیں لکھی ہیں اور اہل السنت والجماعت کی طرف سے بھرپور وکالت کرتے ہوئے اس موضوع کا حق ادا کر دیا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء، لیکن ان سب کے باوجود حضرت تسکین الصدور میں فرماتے ہیں:

”لیکن یہ حیات دنیوی ظاہری نہیں کہ ہر ایک کو محسوس ہو سکے۔“

(تسکین الصدور صفحہ ۲۷۴)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ جو حضرات حیات دنیوی ظاہری کی نفی کرتے ہیں ان کی مراد قبر کی جسمانی زندگی کی نفی ہر گز نہیں ہوتی۔ یہ مماتی حضرات کی خام خیالی ہے۔

حیات جسمانی: وفات کے بعد قبر کی یہ زندگی فقط روح کو حاصل نہیں ہوتی بلکہ روح کا باقاعدہ جسم کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ اور اسی جسم کے ساتھ متعلق ہونے کی وجہ سے اس حیات کو حیات جسمانی بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ المہند علی المفند اور تسکین الصدور کے حوالے سے اوپر بیان کیا گیا ہے کہ یہ حیات جسد اطہر کو حاصل ہوتا ہے۔

حیات روحانی: عالم برزخ میں حیات کے اثرات مثلاً راحت وتکلیف، لذت والم، ثواب وعذاب اور خوشی وغمی اولاً اور اصالۃً روح پر ظاہر ہوتے ہیں پھر روح کے واسطے سے جسم عنصری پر ظاہر ہوتے ہیں، پس روح کے اسی اولیت واصلیت کی وجہ سے اس حیات کو حیات روحانی کہتے ہیں۔ حیات روحانی کہنے سے حیات جسمانی کی نفی نہیں ہوتی۔ کیوں اہل السنت والجماعت روح کے بقا کے بھی قائل ہیں اور جسم کے ساتھ اس کے تعلق حیات کے بھی قائل ہیں۔

حیات حسی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں جو حیات حاصل ہے یہ نبی علیہ السلام کے حق میں حسی ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو محسوس فرماتے ہیں۔ حیات حسی کا یہ مطلب ہمارے نزدیک قطعاً نہیں کہ دنیا والے لوگ اس حیات کو محسوس کرتے ہیں۔ اہل دنیا کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"﴿ولاكن لا تشعرون﴾ لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں ہے۔"

امام اہلسنت رحتسکین الصدور میں فرماتے ہیں:

"ہمارے نزدیک یہی مراد متعین ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو قبر میں جو حیات حاصل ہے وہ خود ان کے حق میں حسی ہے بایں طور کہ وہ اپنے جسم مبارک کے تمام اعضاء شریفہ میں حیات کے آثار محسوس کرتے ہیں۔۔۔ گو اہل دنیا کو اس کا احساس وشعور نہ ہو سکے"

(صفحہ ۲۸۵)

آگے فرماتے ہیں:

”حسی کا یہ معنی نہیں ہو گا کہ اس جہان والے اس حیات اور اس کے آثار کو محسوس کر سکتے ہیں اور اگر اس حیات حسی سے مراد یہ ہو کہ اہل دنیا اس حیات کو محسوس کر سکیں تو خرق عادت کے طور پر اگر کسی ثقہ سے یہ ثابت ہو تو اس میں بھی شرعاً کوئی استبعاد نہیں کیونکہ خوارق عادات کے لیے کوئی ضابطہ نہیں ہوتا اور عام حالات سے وہ ماوراء ہی ہوتے ہیں علامہ آلوسی الحنفیؒ کا حوالہ پہلے عرض کر دیا گیا ہے کہ وہ اہل دنیا کے لیے اس کو حسی تسلیم نہیں کرتے، اور اس تحقیق میں ہم بھی علامہ آلوسیؒ کے ساتھ ہیں۔“

(صفحہ ۲۸٦)

حیات اخروی: مماتی حضرات کو جب اکابر کی کتابوں میں حیات اخروی کا لفظ نظر آجاتا ہے تو فوراً اس سے قبر کی جسمانی حیات کی نفی سمجھ لیتے ہیں حالانکہ ایسا قطعاً نہیں۔ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایات میں آتا ہے:

”حضرت عثمانؓ سے روایت ہے (کہ ان کا حال یہ تھا) کہ جب وہ کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو بہت روتے، یہاں تک کہ آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھی تر ہو جاتی، ان سے پوچھا گیا (یہ کیا بات ہے) کہ آپ جنت و دوزخ کو یاد کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کی وجہ سے اس قدر روتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ،: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، پس اگر بندہ اس سے نجات پا گیا، تو آگے کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہیں، اور اگر قبر کی منزل سے بندہ نجات نہ پا سکا، تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے اور زیادہ سخت اور کٹھن ہیں۔ نیز رسول اللہ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے، کہ: نہیں دیکھا میں نے کوئی منظر مگر یہ کہ قبر کا منظر اس سے زیادہ خوفناک اور شدید ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ بحوالہ معارف الحدیث)

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد مبارک مذکور ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اسی لئے اس میں میت کی حیات کو آخرت کی پہلی منزل سے متعلق ہونے کی وجہ سے اخروی حیات کہتے ہیں۔

حیات حقیقی اور حیات کاملہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قبر شریف میں جو حیات حاصل ہے وہ دنیا کے ظاہری حیات سے کامل بلکہ دنیا کے مقابلے میں بہت اعلیٰ، افضل و اکمل ہے۔اور اسی کمال حیات حیات کی وجہ سے اسے حقیقی اور کامل حیات کہتے ہیں۔

مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ چند ضروری تعبیرات اور اس کے تعریفات درج کرنے کے بعد اب ہم عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اکابر علماء دیوبند کے بعض حوالہ جات نقل کرتے ہیں۔

حوالہ نمبر۱: حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تمام انبیاء بالیقین قبر میں زندہ ہیں“

(ھدیۃ الشیعہ صفحہ ۳۵۹)

حوالہ نمبر۲: دوسری جگہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”انبیاء کرام کو انہی اجسام دنیاوی کے تعلق کے اعتبار سے زندہ سمجھتا ہوں“

(لطائف قاسمیہ صفحہ ۳)

حوالہ نمبر۳: حضرت نانوتوی رحمہ اللہ اپنی بے نظیر کے کتاب ”آب حیات“ صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز قبر میں زندہ ہیں اور مثل گوشہ نشینوں اور چلہ کشوں عزلت گزیں ہیں۔

تنبیہ: حضرت نانوتویؒ نے حیات النبیؐ کے اثبات پر کتاب ”آبِ حیات“ لکھی ہے۔

حوالہ نمبر۳: حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں﴿ونبی اللّٰه حی یرزق﴾،
اس مضمون حیات کو بھی مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ آب
حیات میں بمالا مزید علیہ ثابت کیا ہے۔

(ہدایۃ الشیعہ صفحہ ۴۴)

حوالہ نمبر۴: فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ عقیدہ سب کا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں"

(البراہین القاطعہ صفحہ ۴۱۱)

حوالہ نمبر۵: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں قریب قریب تمام اہل حق اس پر متفق ہیں
حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی یہی اعتقاد ہے"

(اشرف الجواب صفحہ ۲۵۲)

حوالہ نمبر۶: دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"بہر حال یہ بات باتفاق امت ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام قبر میں زندہ ہیں۔"

(اشرف الجواب صفحہ ۲۵۴)

حوالہ نمبر۷: خاتم المحدثین حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"﴿یرید بقوله الانبیاء (احیاء فی قبورهم یصلون)مجموع الاشخاص لاالارواح فقط﴾

(تحیۃ الاسلام صفحہ ۳۶ بحوالہ تحقیق عقیدہ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۵۷۰)

مذکورہ حدیث میں الانبیاء سے حضرات انبیاء علیہم السلام کے مجموع اشخاص (یعنی ارواح واجسام کا مجموعہ) مراد ہیں نہ فقط ارواح۔ یعنی انبیاء علیہم السلام اپنے اجسام کے ساتھ قبور میں زندہ ہیں۔

حوالہ نمبر ۸: مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

انبیاء اور شہداء کی حیات تو نصوص میں وارد ہے۔۔۔حدیث میں ہے ﴿ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق﴾(بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھائے، پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے)

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد ۱۸ صفحہ ۶۵)

حوالہ نمبر ۹: ایک سوال کے جواب میں حضرت فرماتے ہیں:

”حدیث شریف میں تصریح ہے ﴿ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق﴾ لہٰذا حیات النبی کا عقیدہ رکھنا صحیح ہے اور اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے، اور تحقیق اس کی ”آبِ حیات“ مصنفہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہ میں ہے۔ اس کو ملاحظہ فرمالیں تاکہ جملہ اشکالات رفع ہو جائیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد ۱۸ صفحہ ۲۵۸)

حوالہ نمبر ۱۰: شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿ودلت النصوص الصحیحة علی علی حیات الانبیاء علیہم الصلوة والسلام﴾ اور نصوصِ صحیحہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں۔

(فتح الملہم جلد ۱ صفحہ ۳۲۵ بحوالہ تحقیق عقیدہ حیات انبیاء علیہم السلام جلد ۱ صفحہ ۵۹۴)

حوالہ نمبر ۱۱: مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حضرت رسالت پناہ ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل السنت والجماعت کا مذہب ہے۔ باقی یہ بات کہ اس حیات کی کیفیت کیا ہے یہ حضرت حق کو ہی معلوم ہے وہ حیات حضور انور پر میت کے اطلاق کے منافی نہیں۔"

(کفایت المفتی جلد ا صفحہ ۱۰۲)

حوالہ نمبر ۱۲: دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین اپنی قبور میں زندہ ہیں مگر ان کی زندگی دنیاوی زندگی نہیں بلکہ برزخی ہے۔ اور تمام دوسرے لوگوں کی زندگی سے ممتاز ہے۔"

(کفایت المفتی جلد ا صفحہ ۸۰)

حوالہ نمبر ۱۳: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں"

(فضائل اعمال صفحہ ۶۷۲ رسالہ فضائل درود شریف)

حوالہ نمبر ۱۴: شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"آپؐ کی حیات نہ صرف روحانی ہے جو کہ عام مومنین اور شہداء کو حاصل ہے بلکہ جسمانی بھی ہے اور از قبیل حیات دنیوی بلکہ بہت سی وجوہ سے اس سے قوی تر ہے"

(فتاویٰ شیخ الاسلام صفحہ ۶۴)

حوالہ نمبر ۱۵: المہند علی المفند جو اکابر علماء دیوبند کی مصدقہ دستاویز ہے اس میں لکھا ہے:

"ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ اور آپؐ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ مخصوص ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ، برزخی نہیں جو حاصل ہے تمام مسلمانوں کو بلکہ سب لوگوں کو، چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انباء الاذکیاء بحیاۃ الانبیاء میں صراحتاً لکھا ہے کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ

السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی حیات دنیوی ہے اور اس لحاظ سے برزخی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے، اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ ہے جس کے دلائل دقیق ہے، اسلوب عجیب ہے اور بے مثال ہے، وہ طبع ہو کر لوگوں میں شائع و ذائع، ہے، اس کا نام "آب حیات" ہے یعنی زندگی کا پانی۔

(المہند علی المفند صفحہ نمبر ۳۰)

المہند علی المفند پر درجہ ذیل اکابر علماء دیوبند کے تصدیقات موجود ہیں:

(1) قدوۃ العلماء والمحدثین شیخ محمود حسن رحمہ اللہ

(2) حضرت مولانا میر احمد حسن صاحب امروہی رحمہ اللہ

(3) حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ مفتی دار العلوم دیوبند

(4) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ

(5) حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم رائے پوری رحمہ اللہ خلیفہ مجاز حضرت گنگوہی رحمہ اللہ

(6) حضرت مولانا حکیم محمد حسن صاحب رحمہ اللہ

(7) حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب رحمہ اللہ شیخ الحدیث مراد آباد

(8) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی قدس سرہ

(9) حضرت مولانا محمد احمد صاحب بن حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب رحمہا اللہ

(10) حضرت مولانا غلام رسول صاحب رحمہ اللہ مدرس اعلیٰ دار العلوم دیوبند

(11) حضرت مولانا محمد بن افضل المعروف سہول رحمہ اللہ مدرس اعلیٰ دار العلوم دیوبند

(12) حضرت مولانا عبد الصمد صاحب بجنوری رحمہ اللہ مدرس اعلیٰ دار العلوم دیوبند

(13) حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب دہلوی رحمہ اللہ

(14) حضرت مولانا ریاض الدین صاحب مدرسہ عالیہ میرٹھ

(15) مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ

(16) حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب رحمہ اللہ مدرس اعلیٰ مدرسہ امینیہ دہلی

(17) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمہ اللہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

(18) حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی صاحب رحمہ اللہ

(19) حضرت مولانا سراج احمد صاحب رحمہ اللہ

(20) حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب رحمہ اللہ مدرس اعلیٰ مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

(21) حضرت مولانا محمد مسعود احمد بن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہما اللہ

(22) استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یحییٰ سہارنپوری رحمہ اللہ مدرس اعلیٰ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

(23) حضرت مولانا محمد کفایت اللہ سہارنپوری رحمہ اللہ مدرس اعلیٰ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

حوالہ نمبر۱۶: دار العلوم دیوبند کے شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”تمام اہلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز اور عبادات میں مشغول ہیں اور حضرات انبیاء کرام کی یہ برزخی حیات اگرچہ ہم کو محسوس نہیں ہوتی لیکن بلاشبہ حسی اور جسمانی ہے، اس لیے کہ روحانی اور معنوی حیات تو عام مومنین بلکہ ارواح کفار کو بھی حاصل ہے۔“

(سیرت المصطفیٰ جلد 3 صفحہ ۲۴۳)

حوالہ نمبر۱۷: دوسری جگہ لکھتے ہیں:

”حضرات انبیاء کی حیات جسمانی ہے اور ارواح طیبہ کا اجسام مبارکہ سے تعلق ہے۔ غرض یہ کہ انبیاء کرام کی حیات دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔“

(سیرت المصطفیٰ جلد 3 صفحہ ۲۵۰)

حوالہ نمبر۱۷: مہتمم دار العلوم دیوبند حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”برزخ میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ السلام کی حیات کا مسئلہ مشہور و معروف اور جمہور علماء کا اجماعی مسئلہ ہے۔ علمائے دیوبند سب عقیدہ اہل سنت والجماعت برزخ میں انبیاء کرام کی حیات کے اس تفصیل سے قائل ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد اپنی اپنی پاک قبروں میں حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور ان کے اجسام کے ساتھ ارواح مبارکہ کا ویسا ہی تعلق قائم ہے جیسا کہ دنیوی زندگی میں تھا۔ وہ عبادت میں مشغول ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں ۔انہیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ قبور مبارکہ پر حاضر ہونے والوں صلوٰۃ وسلام بھی سنتے ہیں وغیرہ۔ علمائے دیوبند نے یہ عقیدہ قرآن وسنت سے وراثتاً پایا ہے۔“

(ماہنامہ تعلیم القرآن ماہ اگست ۱۹۶۲ صفحہ ۲۲ بعنوان چار سالہ نزاع کا خاتمہ)

حوالہ نمبر ۱۸: عقیدہ حیات النبیؐ کے متعلق علماء دیوبند کا مسلک بحوالہ پیام مشرق ستمبر ۱۹۶۰ء

پاکستان کے دس اکابر مسلک علماء دیوبند کا متفقہ اعلان

حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور وہ حیاتِ دنیوی کے مماثل ہے، صرف یہ کہ وہ احکام شرعیہ کے مکلف نہیں ہیں۔ لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس پر جو درود پڑھا جائے بلاواسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔

اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تو مستقل تصنیف حیاۃ انبیاء پر آبِ حیات کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب، جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں۔ ان کا رسالہ المہند علی المفند بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

(1) محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

(2) عبد الحق عفا اللہ عنہ مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
(3) مولانا محمد صادق عفا اللہ عنہ سابق ناظم محکمہ امور مذہبیہ لاہور
(4) مولانا ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ شیخ الحدیث دار العلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار سندھ
(5) شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان
(6) محمد ادریس کاندھلوی کان اللہ لہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
(7) مولانا مفتی محمد حسن عفا اللہ عنہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
(8) محمد رسول خان عفا اللہ عنہ جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور
(9) مولانا مفتی محمد شفیع عفا اللہ عنہ مہتمم دار العلوم کراچی نمبر ا
(10) مولانا احمد علی لاہوری امیر خدام الدین لاہور

منجانب حیات الانبیاء سوسائٹی گجرات (پیامِ مشرق ستمبر ۱۹۶۰ء)

اس حوالے کا اصل فوٹو کاپی رسالہ کے آخر میں لگایا گیا ہے۔

حوالہ نمبر ۱۹: مہتمم دار العلوم دیوبند قاری محمد طیب صاحب نور اللہ مرقدہ کا فیصلہ: جب منتسبین دیوبند کا اس مسئلہ میں اختلاف شدت اختیار کر گیا تو قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ نے فریقین کے درمیان حسب ذیل تحریر پر دستخط کروا کر اختلاف کو ختم کرنے کی کوشش کی۔

”وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔“

اس تحریر پر درجہ حضرات نے دستخط کیے!

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ
حضرت مولانا محمد علی جالندھری صاحب رحمہ اللہ
حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمہ اللہ
حضرت مولانا قاضی نور محمد خطیب جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ

آج بھی اگر مماتی حضرات اس تحریر پر متفق ہو جائیں تو یہ مسئلہ حال ہو سکتا ہے۔

حوالہ نمبر ۲۰: امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سر فراز خان صفدر رحمہ اللہ اپنی بے نظیر اور لاجواب کتاب تسکین الصدور میں فرماتے ہیں:

> "تمام اہل سنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ السلام قبر اور برزخ میں زندہ ہیں اور ان کی زندگی حضراتِ شہداءؒ کی زندگی سے بھی اعلیٰ اور ارفع ہے"

(صفحہ ۲۱۹)

المہند علی المفند کے بعد تسکین الصدور علماء اہل السنّۃ والجماعۃ کے عقائد کی مستند اور تاریخی دستاویز ہے اور جس طرح المہند علی المفند پر اس وقت کے چوٹی کے علماء اہل السنّۃ والجماعۃ کی تصدیقات اور تائیدات درج ہیں اسی طرح تسکین الصدور پر اس وقت کی چوٹی کے علماء کی تصدیقات اور تقاریظ موجود ہیں۔ چند علماء کرام کے اسماء گرامی یہاں درج کئے جاتے ہیں جس سے آپ بخوبی تسکین الصدور کی علمی مقام کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

۱: حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحبؒ سابق شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند
۲: حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحبؒ سابق مفتی دار العلوم دیوبند
۳: حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی صاحبؒ سابق مہتمم دار العلوم دیوبند
۴: حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی صاحبؒ
۵: حضرت مولانا خیر محمد جالندھری صاحبؒ
۶: حضرت مولانا شمس الحق افغانی صاحبؒ
۷: حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحبؒ
۸: حضرت مولانا جمیل احمد تھانوی صاحبؒ
۹: حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی صاحبؒ
۱۰: حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحبؒ

۱۱: حضرت مولانا عبد الحق صاحبؒ اکوڑہ خٹک

۱۲: حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

۱۳: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کراچی

۱۴: حضرت مولانا دوست محمد قریشی صاحبؒ

۱۵: حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحبؒ

۱۶: حضرت مولانا نذیر اللہ صاحبؒ

۱۸: حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ وغیرہ

شیخ القرآن حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب نور اللہ مرقدہ نے ایک مرتبہ دورہ تفسیر میں فرمایا:

"شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مجلس میں مجھے فرمایا کہ تسکین الصدور بہترین کتاب ہے"

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اکابرین علمائے دیوبند کے مزید بھی کافی عبارات موجود ہیں لیکن ہم انہی حوالوں پر اکتفاء کرتے ہیں۔

عقیدہ حیات النبیؐ سے متعلق مماتی حضرات کا موقف:

آپ نے اکابر علماء دیوبند کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائے ہیں اب ہم آپ کے سامنے مماتی حضرات کے چند عبارات پیش کرتے ہیں تاکہ ان کی دیوبندیت سب کے سامنے آجائے۔ لیکن اس سے پہلے آپ حیات کی معنی کو ذہن نشین فرمالیں۔ حیات کہتے ہیں روح کے جسم کے ساتھ تعلق کو، عام اس سے کہ یہ تعلق اتصالی ہو یا دخولی۔ چنانچہ مماتی حضرات کے وکیل اعظم مفتی محمد حسین نیلوی صاحب فرماتے ہیں:

"تحقیق یہ ہے کہ حیات کے معنی ہیں روح کا بدن کے ساتھ تعلق"

(نداء حق جلد ۱ صفحہ ۲۴۶)

اب اگر کوئی شخص تعلق کا انکار کرتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہوگا کہ وہ حیات کا منکر ہے۔

مفتی محمد حسین نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

”یہ کسی سلف کی کتاب میں نہیں ہے کہ آپ کو قبر میں دفن کے بعد پھر سے روح جسد عنصری میں داخل ہو جاتی ہے یا روح کا تعلق جسد مطہر کے ساتھ ہو جاتا ہے۔۔۔ اور نہ ہی اس پر قرآن مجید کی آیت یا حدیث مشہور یا متواتر یا صحابہ کرام کے اقوال سے یہ چیز ثابت کی جا سکتی ہے“

(عقائد علماء دیوبند اور مسئلہ حیات الانبیاء و سماع موتیٰ صفحہ ۱۲۲)

اسی طرح نداء حق جلد ا صفحہ ۵۵۵ پر لکھتے ہیں:

”باقی رہا ارواح کا تعلق ابدان کے ساتھ تو اس کے متعلق تحقیق یہ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت صحیحہ سے تو اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے ارشادات و اقوال میں تعلق روح بجسم عنصری کا کوئی نفیاً و اثباتاً ذکر و اذکار ہے۔“

نیلوی صاحب ہی لکھتے ہیں:

”اس جسد عنصری کے عوض میں برزخ میں ان سے بہتر اجساد ان ارواح کو عطا ہوتے ہیں جن میں قیامت بپا ہونے تک رہیں گے۔“

(نداء حق جلد ا صفحہ ۳۱۳)

نیلوی صاحب مجموعہ رسائل جلد اول صفحہ ۵۹ پر لکھتے ہیں:

”اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ بعد از وفات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مبارکہ موہوبہ اجساد مثالیہ میں داخل ہو کر اعلیٰ علیین میں تشریف لے جاتے ہیں“

مزید ایک جگہ لکھتے ہیں:

”حضرات انبیاء عظام اپنی عرفی قبروں میں زندہ نہیں۔“

(نداء حق جلد ا صفحہ ۴۹۱)

نیلوی صاحب کے نزدیک حیات النبی کا نعرہ سب سے پہلے منافقین نے لگایا۔ اسی طرح قادیانی کا حوالہ دیا ہے کہ قادیانی بھی قبر میں زندہ مانتا ہے۔ دیکھیئے بالترتیب نداء حق جلد کا صفحہ نمبر ۵۱۴ اور ۵۱۳۔

امیر اشاعت طیب طاہری صاحب لکھتے ہیں:

”حدیث نے بتایا کہ شہداء کی ارواح کو سبز پرندوں کی شکل کے مثالی اجسام دیئے جاتے ہیں اسی طرح مان لیا جائے کہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح مبارکہ بھی جنت میں ہیں اور مثالی اجسام سے نوازی گئی ہیں۔“

(مسلک الاکابر صفحہ نمبر ۲۴)

مولوی سجاد بخاری صاحب لکھتے ہیں:

”انبیاء علیہم السلام کی روحیں وفات کے بعد اعلیٰ علیین میں رہتی ہیں، یہ ایک قطعی اور حتمی امر ہے اور کتاب سنت سے ثابت ہے۔۔۔ باقی روحوں کا اعلیٰ علیین میں رہتے ہوئے قبروں میں مدفون بدنوں کے ساتھ تعلق و اتصال تو اس کی تحقیق یہ ہے کہ۔۔۔ وہ تعلق مراد ہو جس کی بعض علماء نے اشراف یا اشراق سے تعبیر کی ہے اور مقصد یہ ہے کہ روح کے بدن پر اشراق سے بدن میں ایک گونہ حیات پیدا ہو جاتی ہے جس سے وہ زائر کا صلوٰۃ و سلام سنتا اور جواب بھی دیتا ہے تو اول تو اس کو دنیوی حیات کہنا غلط ہے۔۔۔ دوم اس تعلق اور حیات کا کتاب و سنت، سلف امت کے ارشادات اور ائمہ مجتہدین کے اقوال سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ جیسا کہ ”جواہر القرآن“ (صفحہ ۱۹۴) میں ہم لکھ چکے ہیں“

(اقامۃ البرہان صفحہ ۱۷۹)

مولوی عطاء اللہ بندیالوی خطبات بندیالوی جلد ۲ صفحہ ۸۸ میں لکھتے ہیں:

”ہمارے دوست کہتے ہیں کہ وفات کے بعد نبی اکرم ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اسی قبر میں آپ زندہ ہیں اور ہم (اشاعت والے۔ ناقل) کہتے ہیں کہ نہیں“

عطاء اللہ بندیالوی نے اپنی کتاب حیات النبی ﷺ میں صفحہ ۲۶ پر عنوان لگایا ہے کہ ”یہ عقیدہ کہاں سے آیا“ اس کے نیچے لکھتے ہیں کہ

”انبیاء کرام کی اسی جسد عنصری کے ساتھ اسی زمینی قبر میں حیات اور اداء نماز کا عقیدہ نہ قرآن و سنت سے ثابت ہے، نہ اجماع صحابہ سے۔۔۔ نہ علماء احناف کے ارشادات

سے تو پھر یہ عقیدہ سب سے پہلے کن لوگوں نے ایجاد کیا؟"(آگے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شیعہ اور بریلویوں کا عقیدہ قرار دیا۔ ناقل)

مولوی خان بادشاہ صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"ولیس المراد من حیات حیاتھم فی ھذہ القبور المحفورہ"

(المسامیرالناریة:۱۹۱)

ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں:

"آنحضرتؐ کو روضہ مبارک میں بجسد عنصری کے ساتھ زندہ سمجھنا یہ شیعہ مسلک ہے۔"

(التنقید الجوہری صفحہ ۳)

نوٹ:

مولوی خان بادشاہ صاحب کے یہ حوالے مجلہ صفدر کے "علامہ خالد محمود نمبر" جلد نمبر ۲ سے ماخوذ ہیں۔

مولوی خضر حیات میں جواہر القرآن (جو مولوی سجاد بخاری صاحب کی مرتب کردہ تفسیر ہے) کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"یہ کہ ان کی ارواح کو ان کے اصلی ابدان کے مماثل مشک و کافور کے مثالی اجسام دیئے جاتے ہیں"

(المسلک المنصور صفحہ ۲۸۸)

شہاب الدین خالدی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"اصولی بات یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کے بارے میں نہ تو قرآن کریم میں کوئی صراحت ہے نہ اشارہ اسی طرح کسی صحیح یا غیر صحیح حدیث میں انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کی کوئی صراحت نہیں ہے۔"

(عقیدۃ الامت فی عدم سماع المیت صفحہ ۲۴۹ حصہ اول)

مولوی عبد المقدس صاحب تحقیق الحق صفحہ ۱۵۸ پر لکھتے ہیں:

”انبیاء کرام علیہم السلام بحیات برزخیہ باجسام برزخیہ حیات ہیں نہ کہ بحیات دنیویہ باجساد عنصریہ“

یہ چند حوالے مماتی حضرات کے ذمہ دار حضرات کی کتابوں سے نقل کیے جن سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ حضرات علمائے دیوبند سے الگ موقف اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود یہ لوگ خود کو ”اصلی دیوبندی“ کہتے ہیں اور جو لوگ اکابرین دیوبند کے مسلک پر قائم ہیں انہیں ”جعلی دیوبندی“ کہتے ہیں۔

مناظرے کا پس منظر

۲۱ جولائی ۲۰۱۵ء کو ضلع صوابی کے ایک علاقے ”ھریان کلے“ میں سیرت النبی ﷺ کے نام سے ایک پروگرام تھا۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمد ندیم محمودی صاحب حفظہ اللہ بھی مدعو تھے۔ چونکہ صوابی میں مماتیوں کی اکثریت تھی اسی لئے حضرت مفتی صاحب نے اس فتنہ پر بھی رد کیا۔ پروگرام کے بعد حضرت مفتی صاحب دیگر ساتھیوں کے ہمراہ ایک حجرہ میں بیٹھے تھے کہ دو مماتی حضرت کے پاس آئے۔ ایک کا نام فضل آمین اور دوسرے کا نام واحد شاہ تھا۔ ان میں سے ایک عالم تھا اور دوسرا سرکاری ملازم تھا۔ ان میں ایک نے مفتی صاحب سے کہا کہ میں سرکاری ملازم ہوں اب چھٹی پر گھر آیا ہوں۔ میں دو تین سالوں سے پنج پیریوں کے درس قرآن میں شریک ہوتا رہتا ہوں۔ لیکن ان تین سالوں میں میرا جو ذہن بن گیا تھا وہ آپ کے بیان سننے سے صاف ہو گیا اور میرے اشکالات ختم ہو گئے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ ان پنج پیریوں سے مناظرہ کریں اور ہم عوام ان کو سنیں تاکہ ہم راہ حق تک پہنچ جائیں۔ دوسرا جو عالم تھا اس نے کہا کہ میں خضر حیات کا شاگرد ہوں اگر ابھی مناظرہ کرنا ہے تو کریں۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ اگر مباحثہ کرنا ہے تو ابھی ہو سکتا ہے اور اگر مناظرہ کرنا ہے تو اس کیلئے کتابوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مماتی مولوی نے کہا کہ تاریخ مقرر کریں۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ مماتی مولوی نے ایک تحریر پیش کی جس کا مضمون یہ تھا:

”محترم مفتی صاحب السلام علیکم! حیات النبی کے بارے میں کچھ احباب آپ کے چیلنج کو قبول کرتے ہیں اگر آپ ان کے ساتھ پُرامن مناظرہ کے لیے خواہش مند ہیں تو

آپ سے گزارش ہے کہ ان کے ساتھ مناظرہ کریں تاکہ عوام کو حق اور باطل کا فرق واضح ہو جائے۔ والسلام"

مفتی صاحب نے انہیں کہا کہ میں نے چیلنج تو نہیں دی ہے لیکن چلیں میری طرف سے آپ میری بیان کو چیلنج سمجھیں۔ اس کے بعد مفتی صاحب نے ایک کاغذ پر ان کو یہ جواب لکھ کر دیا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہم ان شاء اللہ مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ مناظرہ کے لیے تیار ہیں۔

۱: موضوع عقیدہ حیات النبیؐ ہو گا جیسا کہ (مماتیوں کے) تحریر میں لکھا ہے۔

۲: مناظرہ پشتو زبان میں ہو گا۔

۳: مناظرہ کی کل وقت تین گھنٹے ہو گا۔

۴: دعویٰ، جواب دعویٰ اور مناظرہ ایک مجلس میں ہو گا۔

۵: جائے مناظرہ میں جانبین کی صرف پانچ پانچ افراد کو حاضری کی اجازت ہو گی۔ (دوران مناظرہ اس شرط میں جانبین کی اتفاق سے تبدیلی کر کے نو، نو افراد کو شرکت کی اجازت دی گئی)

۶: فریقین سے مناظر جو بھی ہو اس پر اعتراض کا حق کسی کو نہیں ہو گا لیکن وہ مناظرین اپنی اپنی جماعت کے نمائندے شمار ہوں گے۔

۷: جگہ اور تاریخ کی تعین نمائندہ حضرات کریں گے۔ ہماری طرف سے مفتی شاکر رحمان صاحب اور مولانا عمر رحمان صاحب نمائندے ہوں گے۔

۸: ثالث ویڈیو ہو گا۔

العبد الفقیر محمد ندیم محمودی خاک پائے دیوبند یکے از نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند"

اس کے بعد فریقین میں سے دو، دو نمائندہ حضرات نے مجلس کی جس میں مندرجہ ذیل تحریر پر اتفاق کر کے دستخط کیے گئے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المرقوم ۲۳ جولائی ۲۰۱۵ء

۱: مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی تحریر کردہ شرائط پر فریقین کا اتفاق ہوا۔

۲: جانبین کی طرف سے صرف پانچ، پانچ آدمی مع دو ساتھی علاقے والے مع دو ساتھی کیمرہ مین کی اجازت ہوگی۔ اس کے علاوہ کسی اور کو جائے مناظرہ میں آنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۳: حفاظت کی جملہ ذمہ داری حافظ واحد شاہ صاحب ولد یوسف شاہ صاحب مرحوم کی ہوگی۔

۴: جائے مناظرہ حجرہ عارف خان ہے۔

۵: یکم اگست بمطابق ۱۵ شوال بروز ہفتہ بوقت دس بجے صبح مناظرہ ہوگا۔

۶: جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کی طرف سے مناظر مولانا واحد الرحمٰن صاحب ہوں گے۔ جبکہ اہل السنت والجماعت دیوبند کی طرف سے مناظر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب ہوں گے۔

محمد شاکر الرحمٰن صاحب (دستخط) میر امان اللہ خود (دستخط)

مولانا وہاب علی صاحب (دستخط) فضل امین صاحب (دستخط)

۱۴ شوال کو حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ نے اپنے تین چار شاگردوں کو جائے مناظرہ بھیجا جبکہ مفتی صاحب اکیلے چلے گئے اور رات وہاں بھائی عزیز اللہ صاحب کی جگہ میں گزاری۔ صبح نماز کے بعد حضرت مفتی صاحب جائے مناظرہ روانہ ہوئے اور آٹھ بجے جائے مناظرہ پہنچ گئے جہاں مولانا شاکر اللہ صاحب اپنے رفقاء کے ساتھ حضرت مفتی صاحب کا انتظار کر رہے تھے۔ مماتی مناظرین بھی ۱۰ بجے سے پہلے پہلے پہنچ گئے۔ دس بجے مناظرین آمنے سامنے ہوگئے اور مناظرہ شروع ہوا۔

مناظرین سے پہلے فریقین کے صدر حضرات نے مختصر گفتگو کی جس میں شرائط کی پابندی اور موضوع سے خروج نہ کرنے پر زور دیا۔

مناظرہ میں مدعی چونکہ حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ تھے۔ اسی لئے حضرت مفتی صاحب نے پہلی ٹرن میں اپنا دعویٰ پیش کیا اور مماتی مناظر سے بھی مطالبہ کیا کہ آپ بھی اپنی ٹرن میں اپنا عقیدہ پیش کریں۔ لیکن مماتی مناظر صاحب نے اپنا عقیدہ اور جواب دعویٰ پیش کرنے سے صاف انکار کر دیا اور مفتی صاحب کو بار یہی بات کر رہے تھے کہ آپ نے دعویٰ صحیح نہیں لکھا ہے آپ کے بڑوں نے عام اموات کے لیے حیات کا عقیدہ لکھا ہے آپ نے کیوں صرف حیات النبی ﷺ کا عقیدہ لکھا ہے۔ لہذا ہم جواب دعویٰ سے پہلے آپ کے دعویٰ پر تنقیحات کریں گے اس بعد اپنا جواب دعویٰ لکھیں گے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ آپ شوق سے تنقیحات کریں لیکن جو موضوع آپ کے ساتھیوں نے مقرر کیا تھا اسی موضوع پر میں نے دعویٰ لکھا ہے آپ اس پر تنقیحات کریں میں ان شاء اللہ جواب دوں گا لیکن آپ اپنا عقیدہ بھی تو پیش کریں۔ کیونکہ اگر آپ ہمارے کو صحیح مانتے ہیں تو پھر تو یقیناً مناظرہ کی ضرورت نہیں ہے بس اسی پر دستخط کریں اور اگر آپ ہمارے عقیدے کو غلط کہتے ہیں تو جو صحیح عقیدہ وہ لکھ کر دیجئے۔ لیکن مماتی مناظر نے تو گویا قسم کھائی تھی کہ نہ جواب دعویٰ پیش کروں گا اور نہ اپنا عقیدہ۔ اس کے علاوہ مماتی مماتی مناظر نے صرف تنقیح تنقیح کا رٹ لگائے رکھا تھا۔

مماتی مناظر کے تنقیحات پر ایک نظر

مماتی مناظر اور ان کے صدر کا شکوہ تھا کہ ہمارے تنقیحات کے جوابات نہیں دیئے جا رہے۔ تو آیئے ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ مماتی مناظر نے کیا کیا تنقیحات کیے اور مفتی صاحب نے اپنے تقاریر میں ان کے کیا جوابات دیئے۔

مماتی تنقیح: مماتی مناظر نے تنقیح کی کہ رشیدیہ میں لکھا ہے کہ مناظرہ کے تین اجزاء ہیں۔ پہلی نشست میں مبادیات ہوتے ہیں اور دوسری نشست میں اوساط مناظرہ اور اس کے بعد دلائل ہوں گے۔

محمودی جواب: حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ نے فرمایا کہ آپ کے ساتھیوں نے میرے ساتھ شرائط پر دستخط کیے اور شرائط میں صاف لکھا ہے کہ دعویٰ، جواب دعویٰ اور دلائل کا ایک ہی مجلس ہو گا۔ دوسری یہ کہ آپ کے شیخ القرآن مولانا محمد طاہر صاحب کے مناظرے ہوئے ہیں آپ ثابت کریں کہ انہوں نے

مبادیات کا الگ نشست کیا ہو اور مناظرہ دوسری نشست میں کیا ہو کیا آپ کے بڑے کو "رشیدیہ" سمجھ نہیں آرہا تھا؟

مماتی تنقیح: مماتی مناظر نے یہ تنقیح کی کہ آپ کے بڑوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ مسئلہ حیات النبیؐ کا نہیں بلکہ عام اموات کی حیات کا ہے۔

محمودی جواب: حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ آپ کے ساتھیوں نے میرے ساتھ موضوع حیات النبیؐ لکھا ہے لہذا مناظرہ اسی پر ہو گا۔

مماتی تنقیح: مماتی مناظر نے تنقیح کی کہ آپ کا اصل عقیدہ یہ ہے کہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ کو قبر میں حیات حاصل ہے لیکن آپ اپنا اصل عقیدہ چھپا رہے ہیں۔

محمودی جواب: حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہمارا موضوع یہ نہیں ہے لیکن اتنا آپ کو بتاتا ہوں کہ جو شخص بھی ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور دیگر کفار کے مطلق حیات کا منکر ہے وہ کافر ہیں۔

مماتی تنقیح: مماتی مناظر نے تنقیح کی کہ آپ نے دعویٰ میں صرف برزخ لکھا ہے کہ برزخ میں جسد عنصری کے ساتھ حیات ہیں جبکہ آپ کے بڑے مولانا سرفراز خان صفدر صاحب نے قبر اور برزخ دونوں لکھا ہے لہذا آپ کا دعویٰ صفدر صاحب کی کتابوں کے ساتھ برابر نہیں ہے۔

محمودی جواب: حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے قبر نہیں لکھا تو جسد عنصری تو لکھا ہے نا۔ جسد عنصری کہاں ہوتا ہے؟ کیا وہ قبر میں نہیں ہوتا ہے؟

مماتی تنقیح: مماتی مناظر نے اعتراض کیا کہ "رحمت کائنات" کتاب میں لکھا ہے کہ مردہ قبر سے اٹھ کر گھر آگیا اور ایک سال زندہ رہا اس کا ایک بیٹا بھی پیدا ہوا۔ لہذا آپ کا صحیح عقیدہ یہ ہے کہ مردے گھروں میں آتے ہیں لیکن یہاں آپ اس عقیدہ کو چھپا رہے ہیں۔

محمودی جواب: حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ نے فرمایا کہ عام قانون یہی ہے کہ مردے وفات کے بعد عادتاً دنیا میں نہیں آتے لیکن اگر خرقِ عادت ایسا ہو جائے تو اس کا ہم انکار نہیں کرتے چنانچہ اصحاب کہف کا دوبارا دنیا میں آنا اور اسی طرح حضرت عزیر علیہ السلام کا دوبارا زندہ ہو کر دنیا میں آنا قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

مماتی تنقیح: مماتی مناظر نے اعتراض کیا کہ "رحمت کائنات" میں لکھا ہے "انبیاء علیہم السلام نہیں مرتے"
محمودی جواب: حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ نے فرمایا کہ انہوں موت کا ایک معنی بیان کی ہے اور یہی معنی آپ کے نیلوی صاحب نے بھی نداء حق جلد اول صفحہ ۵۹ میں بیان کیا ہے:

"ایک عالم سے دوسرے عالم میں منتقل ہونے کو موت کہتے ہیں"

مماتی تنقیح: مماتی مناظر نے تنقیح کی کہ آپ صرف حیات النبیؐ کے قائل ہیں یا دیگر انبیاء علیہم السلام کے حیات کے بھی قائل ہیں؟
محمودی جواب: حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ نے فرمایا کہ ہم تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حیات کے قائل ہیں لیکن یہاں ہماری موضوع صرف حیات النبیؐ ہے۔
مماتی تنقیح: مماتی مناظر نے تنقیح کی کہ آپ جو حیات مانتے ہیں یہ تعلق روح کے ساتھ مانتے ہیں یا اعادہ روح کے ساتھ مانتے ہیں۔ جو تعلق کے ساتھ حیات مانتے ہیں ان کا حکم کیا ہے اور جو اعادہ روح کے ساتھ حیات مانتے ہیں ان کا حکم کیا ہے؟
محمودی جواب: حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارا دعویٰ اور عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ میں زندہ ہیں۔ آپ اگر تعلق روح کے ساتھ حیات مانتے ہیں تو بھی ٹھیک ہے اور اگر اعادہ روح کے ساتھ حیات مانتے ہیں تو بھی ٹھیک ہے۔ یہ عقیدے کا اختلاف نہیں ہے کیفیت کا اختلاف ہے۔ آپ حیات کی "تعریف" کریں بات ان شاء اللہ واضح ہو جائے گی۔
مماتی تنقیح: مماتی مناظر نے تنقیح کی کہ آپ کا دعویٰ اور حیات النبیؐ کا ہے اور دلیل موسیٰ علیہ السلام کی حیات کا پیش کر رہے ہیں۔
محمودی جواب: حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ نے فرمایا کہ آپ نے یہ اصولی قانون عصمت انبیاء کے بحث میں سنا ہو گا کہ ایک نبی کیلئے جو صفت ثابت ہو جائے تمام انبیاء علیہم السلام کے لیے وہ صفت ماننا ضروری ہے کیونکہ صفت نبوت میں سب برابر ہیں۔
مماتی تنقیح: مماتی مناظر نے اعتراض کیا کہ آپ حیات دنیوی کے قائل ہیں۔

محمودی جواب: حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک حیات دنیوی کا مطلب فقط یہی ہے کہ دنیاوالے جسد اطہر کو حیات حاصل ہے۔ اور اس پر امام اہل سنتؒ کا حوالہ بھی پیش کیا ہے۔

یہ تھے مماتی مناظر کے تنقیحات جن کے جوابات حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ نے اپنے تقاریر میں دیئے تھے لیکن مماتی مناظر چونکہ تیاری کر کے نہیں آئے تھے (اور یہ بات مماتی مناظر نے خود کی کہ ہم نے آپ کے لیے تیاری نہیں کی ہے) اسی لئے وہ مفتی صاحب کی تقریر سننے کی بجائے تیاری میں لگا رہتا اور بعد میں کہتا کہ آپ نے تنقیحات کا جواب نہیں دیا۔ حتیٰ کہ ان کے صدر مناظر جناب مفتی مجتبیٰ صاحب بھی دوران مناظرہ سوچوں میں گم تھے (ساتھی مناظرہ کی ویڈیو میں دیکھ سکتے ہیں) اور جب بیدار ہو گئے تو کہا کہ ہمارے مناظر جو سوالات کرتے ہیں مفتی صاحب اس کے جواب نہیں دے رہے فیاللعجب۔

مماتی مناظر کا عجیب وغریب دعویٰ اور اس کے دلائل پر ایک نظر

دو گھنٹوں تک حضرت مولانا مفتی محمد ندیم محمودی صاحب اپنے دعویٰ اور عقیدہ پر دلائل دے رہے تھے۔ اس دوران مماتی اپنی تقریر میں صرف تنقیح تنقیح کا رٹ لگائے رہا۔ بالآخر جب اسے احساس ہوا کہ میرے اپنے عوام بھی اس پر مطمئن نہیں ہوں گے۔ تو اصل موضوع سے ہٹ کر اتفاقی بات (موت) سے متعلق دعویٰ پیش کیا کہ

"انبیاء کرام علیہم السلام کو موت آئی ہے۔"

اور پھر اس پر دلائل دینے شروع کیے اور جو دلائل دیئے قارئین پڑھ کر انگشت بدنداں رہ جائیں گے۔ وہی دلائل جو اہل السنت والجماعت ہمیشہ انبیاء کرام علیہم السلام کے حیات بعد الوفات پر پیش کرتے آرہے ہیں مماتی مناظر انہیں وفات الانبیاء علیہم السلام پر پیش کرنے لگا اور ان سے قبر میں جسد اطہر کے حیات کا انکار ثابت کرنے لگا۔

مماتی مناظر کی پہلی دلیل: مماتی مناظر نے قبر میں انبیاء کرام علیہم السلام کے حیات کی نفی پر پہلی آیت یہ پیش کی۔

”﴿ولاتقول لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات۔ بل احیاء ولاکن لا تشعرون﴾ اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں شعور نہیں۔“

مماتی مناظر نے اس آیت سے قبر میں انبیاء علیہم السلام کی عدم حیات پر استدلال کیا حالانکہ یہی آیت حضرت مفتی صاحب نے حیات فی القبر کے لئے پیش کیا تھا اور باقاعدہ تفاسیر کا حوالہ دیا تھا (جس میں ایک حوالہ قاضی شمس الدین صاحب کا بھی تھا جو مماتی حضرات کے گھر کا حوالہ تھا) کہ اس آیت سے حیات کا ثبوت ہوتا ہے اور آیت کریمہ کے الفاظ ﴿لمن یقتل﴾ جو ”قتل ہو جائے“ جسمانی حیات پر دال ہیں۔

اپنی تائید کیلئے مماتی مناظر نے بیضاوی اور اس کے حاشیہ شیخ زادہ حنفی کو پیش کیا۔ اور ان حضرات کے ان الفاظ سے استدلال کیا۔ ﴿وھو تنبیه علی ان حیاتھم لیست بھذا الجسد ۔بیضاوی﴾ اور شیخ زادہ حنفی کے حوالے سے دعویٰ کیا کہ یہ حیات جسمانی نہیں ہے۔ اور صحابہ، تابعین اور اصحاب الحدیث کا بھی یہی مذہب ہے۔

الجواب: سب سے پہلے یہ بات سمجھنی چاہیے کہ قرآن مجید نے خود ﴿لمن یقتل﴾ یعنی ”جو قتل ہو جائے“ کو ﴿احیاء﴾ یعنی زندہ کہا ہے اور قتل روح نہیں ہوتی اور نہ جسم مثالی قتل ہوتی ہے بلکہ یہی جسم عنصری قتل ہوتا ہے لہٰذا حیات بھی جسم عنصری کو حاصل ہو گی اور ﴿ولاکن لا تشعرون﴾ کی وجہ سے اہل دنیا اس کے ادراک سے عاجز ہیں۔ تو اب اس کے خلاف کسی کا بھی قول آجائے کہ وہ مقتول فی سبیل اللہ زندہ نہیں ہیں تو اس کی مناسبت تاویل اگر ممکن ہو تو کریں گے ورنہ رد کریں گے۔ علامہ آلوسی بغدادی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”﴿اختلف فی ھذہ الحیاۃ فذھب کثیر من السلف الی انھا حقیقة بالروح والجسد ولکنا لا ندرکھا فی ھذہ النشأۃ﴾ اس حیات میں اختلاف ہے پس زیادہ سلف کا مذہب یہ ہے کہ شہداء کی حیات حقیقی ہے جو روح اور جسد دونوں کو حاصل ہے لیکن ہم (عالم برزخ کی) اس حیات کا ادراک نہیں کر سکتے۔

(روح المعانی جلد ا صفحہ ۴۱۸ بحوالہ تحقیق عقیدہ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جمہور علماء کا مسلک یہی ہے کہ شہداء کی حیات جسمانی ہے۔ اسی لئے کہ موت اور قتل کا تعلق جسم سے ہے اور یہی ظاہر آیت کا مفہوم ہے۔"

رہی بات بیضاوی اور شیخ زادہ حنفی رحمہا اللہ کی عبارات کا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کی عبارات سے جسم کے لیے مطلق حیات کے انکار پر سند پکڑنا زیادتی ہے کیونکہ ان عبارات میں جسم کی جس حیات کی نفی ہے وہ مطلق حیات کی نہیں بلکہ حیات محسوس کی نفی ہے۔ چنانچہ قاضی بیضاویؒ اور اس پر شیخ زادہ حنفیؒ کا حاشیہ ملاحظہ فرمائیں:

"قال البیضاوی (بل احیاء ولاكن لا تشعرون ما حالهم وهو تنبيه على ان حياتهم ليست بهذا الجسد ولا من جنس ما يحس به من الحيوانات وانما هی امر لا يدرک بالعقل بل بالوحی) (جلد اول صفحہ ۱۱۴)

"ترجمہ:۔ قاضی بیضاوی فرماتے ہیں (بلکہ وہ زندہ ہیں اور ان کے حال کا تمہیں شعور نہیں، اس میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ شہداء کے جسد میں (محسوس) حیات نہیں اور نہ حیات کی اس جنس سے ہے جو جانداروں میں محسوس کی جاتی ہے اور شہداء کی یہ حیات ایسی چیز ہے جس کا عقل کے ساتھ ادراک نہیں ہو سکتا بلکہ وحی کے ساتھ ادراک ہوتا ہے)"

بیضاوی کے محشی شیخ زادہ حنفی اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ان قوله تعالیٰ ﴿بل احياء ولاكن لا تشعرون﴾ فيه تنبيه على ان حياتهم ليست بمعنى القوة التی تكون مبدأ للحس والحركة الارادية ... وقد يطلق الحياة مجازا على القوة التی هی مبدأ النموو التعذية كما فی قوله تعالیٰ .... والحياة بالمعنی

الثانی ما یحس اثرها فی الاجسام النامیة حیوانا کانت او نباتا والحیاة بالمعنی الاول لا یحس اثرها آلا فی الحیوانات ---- والشهداء لیست لهم حیاة بالمعنیین الاولین بدلالة انا لا نحس منهم ما یترتب علیها کما قال تعالیٰ ﴿ولاکن لا تشعرون﴾ بل المراد بحیاتهم امر لا یدرک بالعقل بل بالوحی"(جلد ۲ صفحہ ۳۹۱,۹۲)

خلاصہ یہ ہے کہ محسوس حیات کے دو معنی ہیں۔

۱: پہلا معنی حقیقی ہے یعنی وہ قوت جو حس اور حرکت ارادیہ کا سبب بنتی ہے اور حس و حرکتِ ارادیہ کا تقاضا کرتی ہے۔

۲: دوسرا معنی مجازی ہے یعنی وہ قوت جو نشوونما اور غذا کا سبب بنتی ہے۔

حیات کے دوسرے معنی کے اثرات یعنی نشوونما اور تغذیہ تمام اجسامِ نامیہ کے ظاہر پر محسوس ہوتے ہیں خواہ حیوان ہو یا نباتات، اور حیات کے پہلے معنی کے اثرات فقط حیوانات کے ظاہر پر محسوس ہوتے ہیں۔ اور شہداء کے اجساد عنصریہ میں ان دونوں معنوں کے اعتبار سے حیات نہیں، کیونکہ حیات کی ان دونوں قسموں پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں یعنی نشوونما، تغذیہ اور حس و حرکتِ ارادیہ، شہداء کے اجساد عنصریہ میں محسوس نہیں ہوتے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿ولاکن لا تشعرون﴾ اسی لئے شہداء کے اجساد عنصریہ میں ایسی حیات ہے جس کا وحی کے ساتھ ادراک ہو سکتا ہے عقل کے ساتھ اس کا ادراک نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ وہ حیات معنوی اور روحانی ہے (یعنی اصالتاً روح کے لیے، تبعاً جسد عنصری کے لئے ہے اور وہ بھی مخفی ہے)۔

(تحقیق عقیدہ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جلد دوم صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰)

خود قاضی بیضاویؒ نے اپنی تائید میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ

”وعن الحسن (ان الشهداء احياء عند ربهم تعرض ارزاقهم على ارواحهم فيصل اليهم الروح والفرح كما تعرض النار على ارواح آل فرعون غدوا وعشيا فيصل اليهم الألم والوجع)“

”اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ شہداء اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں ان کی روحوں پر ان کے رزق پیش کیے جاتے ہیں پس ان کے جسموں کی طرف بھی راحت و فرحت پہنچتی ہے، جیسا کہ آگ صبح و شام آل فرعون کی روحوں پر پیش کی جاتی ہے پس ان کے جسموں کو بھی تکلیف اور درد پہنچتا ہے۔“

(تحقیق عقیدہ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جلد ۲ صفحہ ۱۰۱)

قاضی بیضاویؒ کے اس استدلال سے پتہ چلتا ہے کہ وہ جسد عنصری میں مطلق حیات کے منکر نہیں ہیں۔ چنانچہ شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

”تفسیر بیضاوی کی اس عبارت کا وہ مطلب نہیں جو بظاہر سمجھا جا رہا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جسد عنصری میں حیات محسوسہ نہیں بلکہ مخفی حیات ہے جس کا ظاہری حواس کے ساتھ شعور نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ ﴿ولاكن لا تشعرون﴾ پر بطور تفریع کے ایک فائدہ اخذ کر رہے ہیں اور وہ ﴿ولاكن لا تشعرون﴾ اور وہ حیات محسوسہ اور شعوری حیات کی نفی ہے، لہٰذا مفسر بیضاویؒ نے جسد عنصری سے جس حیات کی نفی کی ہے وہ وہی حیات ہے جس کی ﴿ولاكن لا تشعرون﴾ سے نفی سمجھی جاتی ہے، علامہ سیوطیؒ اسی کی وضاحت اپنے انداز میں یوں فرماتے ہیں) راجح یہ ہے کہ ان حیات جسد میں ہے اور زندہ آدمی کا عدم شعور عدم حیات کی دلیل نہیں جیسا کہ میں نے کتاب البرزخ میں دلائل کے ساتھ اس کی وضاحت کی ہے، اور اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ روح کی حیات تمام اموات کے لیے بالاجماع ثابت ہے خواہ وہ مومن ہوں یا کافر ہوں پس اگر شہید کی حیات جسم میں نہ ہو بلکہ فقط روح میں ہو تو

شہید اور غیر شہید برابر ہوئے اور شہید کا کوئی امتیاز نہیں ہو گا، اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ولاکن لا تشعرون﴾ کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اجساد کے ظاہر میں حیات کا شعور نہیں ہوتا۔"

(تحقیق عقیدہ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جلد ۲ صفحہ ۲۴۸،۲۴۹)

مماتی مناظر کے بقول صحابہ کرام جسد عنصری کے حیات کے منکر ہیں جبکہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں قریب قریب تمام اہل حق اس پر متفق ہیں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی یہی اعتقاد ہے"

(اشرف الجواب صفحہ ۲۵۲)

مماتی مناظر کی دوسری دلیل: مماتی مناظر نے قبر میں انبیاء کرام علیہم السلام کے حیات کی نفی پر دوسری دلیل اور آیت یہ پیش کی۔

﴿ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون﴾ اور گمان مت کرو ان لوگوں کے بارے میں جو قتل ہو جائیں اللہ کے راستے میں مُردوں کا بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔"

پھر اس کے تفسیر میں مسلم شریف کی حدیث نقل کی کہ مسبوق فرماتے ہیں کہ:

﴿سألنا عبدالله عن هذه الآیة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون۔فقال،ارواحهم فی جوف طیر خضر لها قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حیث شائت ثم تأوی الی تلک القنادیل فاطلع الیهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شیئا قالو ای شیئ نشتهی ونحن نسرح من الجنة حیث شئنا ففعل بهم ثلاث مرات فلما رأو انهم لن یترکوا

من أن يسئلوا قالو يارب نريد ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتى نقتل فی سبيلک مرة اخرى﴾

اس کے بعد اپنا استدلال یہ بیان کیا کہ چونکہ قنادیل قبر میں نہیں ہوتے لہذا ثابت ہوا کہ جسد عنصری میں حیات نہیں ہوتا بلکہ حیات کا تعلق روح کے ساتھ ہے یعنی روح زندہ ہے۔

الجواب: ہمیشہ سے علماء اہل السنت والجماعت اس آیت سے بعبارۃ النص شہداء کی حیات ثابت کرتے آئے ہیں اور بدلالۃ النص اس سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات ثابت کی ہے۔ لیکن مماتی مناظر نے ﴿قتلوا فی سبیل اللہ﴾ سے (جس سے جسمانی زندگی ثابت ہوتی ہے) آنکھیں بند کر کے اس آیت کو قبر میں جسمانی حیات کی نفی کے لیے پیش کیا۔ اور اپنی تائید میں مسلم کی روایت پیش کی۔ اور جب مفتی صاحب نے جواب میں فرمایا کہ مولوی صاحب آپ نے کہا کہ ارواح کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے جسموں کی طرف لوٹا دے۔ ارواح نہیں کہتے ہیں مولوی صاحب، حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

”﴿یا رب نرید ان ترد ارواحنا﴾ اے رب ہم چاہتے ہیں کہ تو ہمارے ارواح کو لوٹا دے۔“

اگر ارواح یہ بات کہتے تو ”ہمارے ارواح“ کے الفاظ نہ ہوتے بلکہ یہ الفاظ ہوتے کہ ”ہمیں لوٹا دے“ آگے الفاظ اس طرح ہیں:

”﴿حتی نقتل فی سبیلک مرۃ اخری﴾ حتی کہ ہم دوبارا تیری راہ میں قتل ہو جائیں“

مولوی صاحب! قتل جسم ہوتا ہے یا روح قتل ہوتا ہے؟ تو مماتی مناظر نے جواب دیا کہ اگر روح پہلے سے ہی جسم میں موجود ہے تو دوبارا جسم میں لوٹانے کی تمنا کیوں کرتی ہے لہذا روح کا جسم میں لوٹانے کی تمنا کرنا اس کی دلیل ہے کہ جسم میں حیات نہیں ہے۔ لیکن یہ مماتی مناظر کی خام خیالی ہے بلکہ یہ تمنا روح اور جسم دونوں کا مجموعہ کرتی ہے کہ ہمیں دوبارا دنیا میں بھیج دیں تاکہ دوبارا تیری راہ میں قتل ہو جائیں۔ چنانچہ ان کی یہ تمنا آخرت میں جنت میں جانے کے بعد بھی ہوگی۔ حدیث میں آتا ہے:

”عن انس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من نفس تموت لها عند الله خیر سیریها انها ترجع الی الدنیا ولا ان لها الدنیا وما فیها الا الشهید یتمنی ان یرجع فیقتل فی الدنیا لما یری من فضل الشهادة“

(مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ بحوالہ عقیدہ حیات النبیؐ تصنیف مولانا فصیح اللہ صاحب)

ترجمہ:”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس جو خیر مقرر ہے وہ اسے دیکھ کر یہ خواہش نہیں کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف دوبارا لوٹے اور نہ خواہش کرے گا کہ اس کو دنیا اور اس کا مال و متاع مل جائے، سوائے شہید کے، کہ وہ آخرت میں شہادت کا بدلہ دیکھ کر تمنا کرے گا کہ دنیا کی طرف لوٹ جائے اور وہاں دوبارا اسے شہید کر دیا جائے۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت میں شہداء جس حیات کا مطالبہ یا تمنا کر رہے ہیں وہ حیات تکلیفی یعنی دنیوی ظاہری حیات ہے لہذا اس سے برزخی جسمانی زندگی کی نفی نہیں ہوتی۔

پھر مماتی مناظر نے ایک حدیث پیش کی:

”﴿قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نسمة المؤمن طائر یعلق فی شجرة الجنة حتی یرجعه الله الی جسده یوم القیامة﴾ مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں میں معلق رہے گی، یہاں تک قیامت کے دن اسے اپنی جسد میں لوٹائیں گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جسد میں حیات نہیں ہے۔

الجواب: پتہ نہیں اس حدیث کے کون سے لفظ سے مماتی مناظر کو یہ معلوم ہوا کہ قبر میں جسد عنصری کے اندر برزخی حیات نہیں۔ کیا مماتی حضرات کسی ایک محدث کا حوالہ دے سکتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث سے قبر میں حیات کی نفی پر استدلال کیا ہو؟

مماتی مناظر کی دلیل نمبر ۳: مماتی مناظر نے قبر میں انبیاء کرام علیہم السلام کے حیات کی نفی پر دوسری دلیل اور آیت یہ پیش کی۔

﴿اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون﴾وہ مردے ہیں زندہ نہیں ہیں اور انہیں اس بات کا کوئی پتہ نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔"

اس کی تفسیر میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی تفسیر عثمانی کی عبارت پیش کی:

"یعنی جن چیزوں کو خدا کے سوا پوجتے ہیں سب مردے اور بے جان ہیں۔خواہ دواماً مثلاً بت یا فی الحال مثلاً بزرگ جو مر چکے ہیں۔"

پھر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ انبیاء علیہم السلام بزرگ ہیں یا نہیں؟ اور چونکہ انبیاء علیہم السلام بزرگ ہیں لہذا ثابت ہوا کہ مردے ہیں۔(العیاذ باللہ)

الجواب: پہلی بات یہ ہے کہ یہ آیت بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ مفسرین کے نزدیک یہاں مراد بت ہیں چنانچہ بعض مفسرین کے حوالے حضرت مفتی صاحب نے مناظرہ میں پیش کیے مزید تفصیلی حوالہ جات کے لیے تسکین الاذکیاء فی حیات الانبیاء مصنفہ حضرت مولانا محمد محمود عالم صفدر صاحب مدظلہ العالی کا مطالعہ فرمائیں۔البتہ بعض نے انبیاء کو بھی داخل کیا ہے لیکن انہوں نے عیسی علیہ السلام اور فرشتوں کو بھی شامل کیا ہے تو کیا مماتیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فرشتے بھی مردے ہیں۔حضرت مفتی صاحب نے اس استدلال کے جواب میں فرمایا:

"مولوی صاحب یہ میرے پاس تفسیر جلالین ہے۔یہ لکھتے ہیں:

"﴿اموات ای اصنام﴾اموات یعنی بت۔"

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے مخلوقات میں بدترین لوگ وہی ہیں جو مشرکین کے بارے نازل آیتیں مومنوں پر فٹ کرتے ہیں۔لیکن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم نہیں تھا کہ ایک مناظر ایسا بھی آئے گا جو بتوں کے بارے میں نازل آیتیں انبیاء علیہم السلام پر فٹ کرے گا۔یہ میرے پاس تفسیر

قرطبی ہے یہ بھی کہتے ہیں ﴿اصنام﴾ یعنی بت مراد ہیں۔ تفسیر مدارک میں بھی لکھا ہے کہ اس آیت میں بت مراد ہیں۔

مولوی صاحب اگر اس آیت سے انبیاء بھی مراد لیں پھر بھی اس سے دنیا کی وفات مراد ہوگا۔ آپ اس آیت میں قبر کی زندگی کا انکار دکھادے میں آپ کو شکست لکھ کر دیتا ہوں۔ میں نے تو آپ کو کہا تھا کہ دنیا میں وفات پاچکے ہیں اور قبر میں زندہ ہیں۔ مولوی صاحب آپ کا دعویٰ یہ تھا کہ نبی علیہ السلام قبر میں مردہ ہیں۔ برزخ اور علیین میں جسد مثالی کے ساتھ حیات ہیں۔ مولوی صاحب دلیل اس پر پیش کریں۔

﴿اموات غیر احیاء﴾ میں قبر کی حیات کی نفی نہیں ہے۔"

الغرض آیت کا مطلب صرف یہی ہے کہ جس پر موت طاری ہونی ہے وہ خدا نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی بت خدا ہوسکتے ہیں کیونکہ ان میں کبھی روح آئی ہی نہیں وہ بھی مردہ ہیں۔

"رحمت کائنات" کا حوالہ: مماتی مناظر نے رحمت کائنات سے عبارت پیش کی:

"الجاحد بالوجود المثالی لیس من اهل السنة بل فیه شوب من الاعتزال"

پھر اس کے ساتھ ہی امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی کتاب المسلک المنصور سے حوالہ پیش کیا کہ

"اجساد مثالیہ: ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اجساد مثالی کا ہمیں انکار نہیں"

اس کے بعد مماتی مناظر نے کہا کہ ہماری بحث جسم مثالی نہیں ہے۔

الجواب: پوری مناظرہ میں مماتی مناظر کی یہی حالت تھی ادھر ادھر کی باتیں کر کے اپنا وقت پورا کرتے۔ ایک ایک بات کئی کئی بار دہراتے۔ اب یہاں آپ دیکھیں جسم مثالی کے منکر پر رد پیش کیا اور ہماری وکالت کرتے ہوئے خود ہی جواب دیا کہ امام اہل سنت نے کہا ہے کہ ہم جسم مثالی کے منکر نہیں۔ پھر خود ہی کہا کہ ہماری موضوع جسم مثالی نہیں ہے۔ تو جناب پھر رحمت کائنات سے حوالہ نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

واضح رہے رحمت کائنات والا صوفیاء کرام کی تجویز کردہ جسم مثالی کی بات کر رہے ہیں مماتی حضرات کے تجویز کردہ جسم مثالی کی بات وہ نہیں کر رہے۔ اور صوفیاء کرام جسم مثالی کو جسد عنصری کا عکس اور سایہ مانتے ہیں جبکہ مماتی حضرات کے نزدیک جسم مثالی ایک خاص مٹیریل یعنی مشک و کافور سے بنا ہوا مستقل جسم مانتے ہیں۔ پھر صوفیاء کرام جسد عنصری کے ساتھ باقاعدہ روح کے تعلق کے قائل ہیں جبکہ مماتی حضرات اس کے منکر ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مماتی مناظر نے جب رحمت کائنات کا حوالہ پیش کیا تو حضرت مفتی صاحب نے ان سے کتاب کا مطالبہ کیا لیکن مماتی مناظر نے کتاب دینے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ یہ مناظرے کا اصول ہے کہ مخاطب مناظر اگر کتاب کا مطالبہ کریں تو کتاب دینا ہو گا۔

مولانا عبد الحی عارفی صاحبؒ کی کتاب "احکام میت" کا حوالہ: مماتی مناظر نے اپنی تائید میں مولانا عبد الحی عارفی صاحب کی کتاب "احکام میت" کا حوالہ پیش کیا کہ:

"بعض علماء نے فرمایا کہ ان کی صورت عالم برزخ میں سبز چڑیوں کے مثل خوش نما بنادی جاتی ہے جس طرح فرشتے کبھی انسان کی صورت بن جاتی ہیں۔"

الجواب: یہاں بھی حضرت مفتی صاحب نے مماتی مناظر سے کتاب کا مطالبہ کیا لیکن مماتی مناظر نے کتاب دینے سے انکار کر دیا۔ مماتی مناظر نے جو عبارت پیش کی اس سے پہلے اسی صفحہ پر لکھا ہے:

"سبز چڑیوں میں رہنے کی معنی بعض علماء نے یہ بیان کیے ہیں کہ سبز چڑیوں پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے سیر کریں گی،"

(صفحہ ۲۶۷)

مزید اسی کتاب "احکام میت" میں لکھا ہے:

"موت کے سبب سے اگرچہ روح بدن کو چھوڑ دیتی ہے لیکن روح کا اور بدن میں بالکل جدائی نہیں ہوتی، بلکہ بدن کے ساتھ روح کو ایک قسم کا تعلق اور واسطہ باقی رہتا ہے ۔۔۔ اس تعلق کی وجہ سے قبر کی زیارت مسنون ہوئی، زیارت کرنے والوں کا سلام روح سنتی ہے، اور جواب دیتی ہے، یہ تعلق قیامت تک باقی رہتا ہے۔"

(صفحہ ۲۶۴)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"اور جاننا چاہئے کہ موت کے بعد جہاں ارواح رہتی ہیں اس جگہ کو سوائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرا کوئی نہیں جانتا، نہ بیان کر سکتا ہے۔"

(صفحہ ۲۶۵)

الغرض مماتی مناظر نے اپنے عقیدے پر ایک بھی صریح دلیل یا حوالہ پیش نہیں کیا جس میں تصریح ہو کہ انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں مردہ ہیں (العیاذ باللہ) اور اعلیٰ علیین میں جسم مثالی (جو مشک و کافور سے بنا ہے) کے ساتھ زندہ ہیں۔

بہر حال جب مماتی مناظر کی بے بسی حد تک پہنچ گئی تو مفتی مجتبیٰ صاحب جائے مناظرہ کے مالک جناب عارف خان صاحب کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور انہیں کہا کہ یہ بھی دنیوی موت کے قائل ہیں ہم بھی، یہ بھی برزخی حیات کے قائل ہیں اور ہم بھی، یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ حیات دنیوی ظاہری نہیں ہے اور ہم بھی یہی کہتے ہیں تو پھر اختلاف کیا ہے؟ حضرت مفتی صاحب حفظہ اللہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ شکر ہے اِنہوں نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ ہم موت کے منکر نہیں ہیں جبکہ ابھی تک مماتی حضرات ہم پر الزام لگاتے تھے کہ یہ موت کے منکر ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر آپ حیات کے قائل تھے تو تین گھنٹے مناظرہ کیوں کیا اور ﴿اموات غیر احیاء﴾ وغیرہ آیات قبر کی حیات کے خلاف کیوں پیش کر رہے تھے۔ پھر مفتی مجتبیٰ صاحب نے کہا کہ کفایت المفتی کی اس عبارت کو لکھ کر سب اس پر دستخط کرتے ہیں:

"انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین اپنی قبور میں زندہ ہیں مگر ان کی زندگی دنیاوی زندگی نہیں بلکہ برزخی ہے۔ اور تمام دوسرے لوگوں کی زندگی سے ممتاز ہے۔ اوت اسی طرح شہداء کی زندگی بھی برزخی ہے اور انبیاء کی زندگی سے نیچے درجے کی ہے۔ دنیا کے اعتبار سے تو وہ سب اموات میں داخل ہیں۔ انک میت وانهم میتون اس کی صریح دلیل ہے"

(کفایت المفتی جلد ا صفحہ ۸۰)

حضرت مفتی صاحب نے جواباً فرمایا کہ یہاں برزخ کا لفظ ہے ہو سکتا ہے آپ ان کا کوئی اور مطلب نکالیں میں کوئی اور، تو ایسا کرتے ہیں کہ اسی کفایت المفتی کی ایک اور عبارت ہے جس سے برزخی حیات کی تشریح ہوتی ہے لہذا وہ بھی لکھتے ہیں اور دونوں پر دستخط کرتے ہیں وہ عبارت یہ ہے:

"ہاں اس خیال سے نداء کرنا (یارسول اللہ کہنا۔ ناقل) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک مجلس مولود میں آتی ہے۔ اس کا شریعت مقدسہ میں کوئی ثبوت نہیں اور کئی وجہ سے یہ خیال باطل ہے اول یہ کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل السنت والجماعت کا مذہب ہے تو پھر آپ کی روح مبارک کا مجالس میلاد میں آنا بدن سے مفارقت کر کے ہوتا ہے (کہ بدن سے تعلق ہی نہ رہے یا تعلق کمزور ہو جائے) اگر مفارقت کر کے مانا جائے تو آپ کا قبر میں زندہ ہونا باطل ہو جاتا ہے یا کم از کم زندگی میں فرق آنا ثابت ہوتا ہے تو یہ صورت علاوہ اس کے کہ بے ثبوت ہے باعث توہین ہے نہ کہ مؤجب تعظیم۔"

جائے مناظرہ کے مالک جناب عارف خان صاحب نے کہا کہ دونوں عبارتیں لکھیں۔ اس کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد ندیم محمودی صاحب اور مفتی مجتبیٰ عامر صاحب دونوں ایک ساتھ بیٹھ گئے اور اتفاقی طور پر کفایت المفتی کی عبارات کا قدر مشترک عبارت لکھا جو درجہ ذیل ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱: نبی علیہ السلام کی دنیوی زندگی ختم ہو چکی ہے اور دنیوی وفات کا منکر کافر ہے۔

۲: نبی علیہ السلام برزخی حیات کے ساتھ اپنی قبر مبارک میں جسد عنصری کے ساتھ روح کے تعلق سے زندہ ہیں۔

۳: لیکن قبر کی یہ حیات ایسا نہیں ہے جس طرح انسان کو دنیا میں دنیوی ظاہری حیات حاصل ہوتی ہے۔

حکم: اس عقیدے کا منکر گمراہ اور اعتقادی بدعتی ہے۔"

یہ عبارت اتفاقی طور پر تحریر کی گئی اور اس پر درجہ ذیل حضرات نے دستخط کیے:

علمائے نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند

حضرت مولانا مفتی محمد ندیم محمودی صاحب

حضرت مولانا مفتی طیب الرحمٰن حقانی صاحب

حضرت مولانا مفتی اکبر علی حقانی صاحب

حضرت مولانا مفتی فیض الحسین حقانی صاحب

علمائے جماعت اشاعت التوحید والسنۃ

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب

سلیمان ساجد صاحب

مفتی واحد الرحمٰن نعمانی صاحب

ظفر احمد صاحب

گواہان حضرات

جناب حاجی عارف خان صاحب

محمد شاکر الرحمٰن صاحب

(فیصلے کی اصل فوٹو کاپی رسالہ کے آخری صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔)

اس عبارت پر دستخط کرنے کے فریقین ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر باہر آئے اور ان کی موجودگی میں جائے مناظرہ کے مالک جناب عارف خان صاحب نے تحریر عوام کے سامنے سنائی۔ اس فیصلے سے عوام میں خوشی کی ایک لہر پیدا ہوئی اور سب نے نعرے لگائے:

سر بکف سر بلند　　دیوبند دیوبند

نر ملا پختون ملا　　ندیم ملا ندیم ملا

اس کے بعد سب خوشی خوشی اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔

آخری گزارش

الحمدللہ ہم آج بھی اسی موقف پر قائم ہیں اور جو حضرات اس مسئلہ میں بار بار اختلاف اٹھاتے ہیں ان حضرات سے بھی کہتے ہیں کہ آئیں اور اسی اتفاقی تحریر پر دستخط کریں اور اس مسئلہ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حل کریں۔

آخر میں قارئین سے گزارش کرتا ہوں کہ بندہ نے حتی الوسع کوشش کی ہے اور دیانتداری سے فریقین کے مابین ہونے والے اس مناظرہ کو اردو زبان میں قلم بند کر دیا صرف غیر ضروری تکرار کو ہٹا دیا ہے۔ پھر بھی آپ سے التجا ہے کہ اگر کہیں غلطی نظر آئے تو بجائے لعن طعن کرنے کے بندہ ناچیز کو آگاہ کریں ہم ان شاء اللہ ضرور اصلاح کریں گے۔ والسلام

خادم اہلسنت طاہر گل دیوبندی عفی عنہ
واٹس ایپ نمبر:۔ ۰۳۴۲۸۹۷۰۴۰۹

نوٹ: بندہ نے مقدمہ تحریر کرنے میں مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہ العالی کی کتاب "تحقیق عقیدہ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام" سے بھی استفادہ کیا ہے۔

روئیداد مناظرہ

مفتی طیب الرحمٰن حقانی صاحب صدر مناظر نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند کی تقریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ الذی خلق الموت والحیات لیبلو من سلک سبیلا مصطفی الذی حی فی قبرہٖ وترک المعصیۃ والھوی۔ والصلوٰۃ والسلام علی افضل الخلق والتقی وعلی آلہ واصحابہ الذین علی طریقھم حق والھدی اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ولاتقوالوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولاکن لا تشعرون۔ صدق اللہ العظیم وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون۔ اوکما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

محترم سامعین! ہمارے نوجوانانِ احناف علماء دیوبند اور جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے مابین زیر بحث مسئلہ حیات النبی ﷺ کا ہے۔ پہلے میں اس طرف سے صدر، مناظر اور معاونین کا تعین کرتا ہوں۔ اس طرف سے ”صدر“ میں طیب الرحمٰن حقانی اور ”مناظر“ استاذ محترم استاذ المناظرین حضرت مولانا مفتی محمد ندیم محمودی صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہوں گے۔ اور ہمارے معاونین حضرت مولانا فیض حسین حقانی صاحب، حضرت مولانا مفتی اکبر علی حقانی صاحب، حضرت مولانا مفتی شہاب حقانی صاحب اور حضرت مولانا مفتی آفتاب عالم ہیں۔

یہ مسئلہ حیات النبی ﷺ ایک معرکۃ الآرا مسئلہ ہے۔ اور ایک عرصہ سے اس میں اختلاف پایا جارہا ہے۔ یہ بحث ان شاءاللہ مناظرین کریں گے کہ کب سے اس میں اختلاف پیدا ہوا۔ واضح رہے یہ مسئلہ فی نفسہٖ مختلف فیہ نہیں تھا بلکہ اس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ان شاءاللہ دونوں مناظرین اپنے عقیدے کی وضاحت کریں گے۔ میری درخواست یہ ہے کہ جس طرح ماحول میں سب آئیں ہیں اسی طرح پُرامن طریقے سے اس مسئلہ پر بحث کریں گے اور جو مسئلہ زیر بحث ہے اسی پر ہی بحث کی جائیگی

اور خروج عن البحث سے پرہیز کریں گے۔ دوسری موضوعات کی طرف جانا یہ مناظرہ کو خراب کرنا ہو گا اور یقیناً ہم اور آپ سب نہیں چاہیں گے کہ مناظرہ خراب ہو جائے۔ دوسری بات یہ کہ آپ بھی اپنے صدر، مناظر اور معاونین کا تعین کریں۔ صدر کا کام یہ ہو گا کہ مناظرہ میں اگر کسی قسم کی رکاوٹ آئے گا تو اسے دور کرے گا۔ اور انہیں یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ کسی غلط بیانی پر مخالف صدر کو مخاطب کریں۔ یہ صدور کا کام ہے۔ باقی مناظرین کا کام عقیدہ بیان کرنا اور اس پر قرآن و سنت، احادیث اور اجماع امت سے دلائل دینا ہے۔ ان چیزوں میں اور کسی کا کوئی بھی کام نہیں ہو گا۔ معاونین کا کام صرف حوالہ نکال کر دینا ہے۔ اگر کوئی بات ہو تو وہ لکھ کر اپنے مناظر کو دیں گے مناظر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرے گا۔ اور مناظر کے علاوہ کوئی بھی شخص بات نہیں کرے گا۔ یہ تمام ساتھی آئے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ آج وضاحت کے ساتھ بیان ہو جائے اور اس پر دلائل بھی پیش کیے جائیں تاکہ عوام میں جو تشویش موجود ہے وہ ختم ہو جائے۔ اور یہ جو اختلاف ہے یہ ختم ہو کر مسئلہ واضح ہو جائے۔

مماتی حضرات کی طرف سے پہلی تحریر:

آپ کی طرف سے (حضرت مفتی ندیم صاحب کے) بیان کے بعد جو خط مفتی صاحب کے پاس آیا تھا اس میں لکھا تھا کہ:

> ”محترم مفتی ندیم محمودی صاحب السلام علیکم مسئلہ حیات النبی ﷺ پر کچھ احباب آپ کے چیلنج کو قبول کرتے ہیں (اگرچہ چیلنج ہماری طرف سے نہیں ہوئی تھی وہ بیان انٹرنیٹ پر موجود ہے ساتھی دیکھ سکتے ہیں۔ مفتی طیب الرحمٰن صاحب)۔ اگر آپ ان کے ساتھ پُرامن مناظرہ کے لیے خواہش مند ہیں تو آپ سے التجا اور گزارش ہے کہ ان کے ساتھ مناظرہ کریں تاکہ عوام کو حق اور باطل کا فرق واضح ہو جائے۔ والسلام“

اس پر آپ کے ان ذمہ دار حضرات فضل امین صاحب اور واحد شاہ صاحب کے دستخط بھی موجود ہیں۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی طرف سے جوابی تحریر:

اس کے بعد مفتی صاحب نے جوابی تحریر میں لکھا ہے:

> ”ہم ان شاء اللہ مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ مناظرہ کے لیے تیار ہیں!

۱: موضوع حیات النبی ﷺ ہو گا جیسے کہ پہلی تحریر میں لکھا گیا ہے۔
۲: مناظرہ پشتو زبان میں ہو گا۔
۳: دعویٰ، جواب دعویٰ اور مناظرہ ایک ہی مجلس میں ہو گا۔
۴: مناظرہ کا مکمل وقت تین گھنٹے ہو گا۔
۵: جانبین سے صرف پانچ، پانچ آدمیوں کو شرکت کی اجازت ہو گی۔
۶: اس کے علاوہ جائے مناظرہ کی حدود میں اگر کسی طرف سے زیادہ آدمی آئے تو یہ اس فریق کی شکست تسلیم کی جائے گی۔(بعد میں فریقین کے اتفاق سے یہ تعداد بڑھائی گئی۔ مفتی طیب الرحمٰن صاحب)
۷: مناظرہ جو بھی کرے کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن وہ مناظرین اپنی اپنی جماعت کے نمائندے شمار ہوں گے۔
۸: جگہ اور تاریخ کی تعین نمائندہ حضرات کریں گے۔ ہماری طرف نمائندے مفتی محمد شاکر رحمان صاحب اور مولانا عمر رحمان صاحب ہیں۔
۹: ثالث ویڈیو ہو گی۔
مفتی صاحب کی طرف سے جوابی تحریر تھی۔

فریقین کی تیسری اتفاقی تحریر:

اس کے بعد جو تیسری اتفاقی تحریر ہے اس میں لکھا ہے:
”۱: مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی تحریر کردہ شرائط پر فریقین کا اتفاق ہوا۔
۲: جانبین کی طرف سے صرف پانچ، پانچ آدمی مع دو ساتھی علاقے والے مع دو ساتھی کیمرہ مین کی اجازت ہو گی۔ اس کے علاوہ کسی اور کو جائے مناظرہ میں آنے کی اجازت نہ ہو گی۔
۳: حفاظت کی جملہ ذمہ داری حافظ واحد شاہ صاحب ولد یوسف شاہ صاحب مرحوم کی ہو گی۔
۴: جائے مناظرہ حجرہ عارف خان ہے۔
۵: یکم اگست بمطابق ۱۵ شوال بروز ہفتہ بوقت دس بجے صبح مناظرہ ہو گا۔

۶: جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کی طرف سے مناظر مولانا واحد الرحمٰن صاحب ہوں گے۔

۷: اہل السنت والجماعت دیوبند کی طرف سے مناظر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب ہوں گے۔

اس کے بعد نمائندوں کے دستخط موجود ہے۔

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب صدر مناظر جماعت اشاعت التوحید والسنہ کی تقریر

نحمده و نصلى على رسوله الكريم اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم ---

قابل احترام مسلمان بھائیوں! جیسے کہ شرائط بیان کی گئی ہیں ان شرائط کے مطابق ہمارا محترم بھائی مولانا واحد الرحمٰن صاحب وہ حاضر ہیں۔ ان کے معاون ساتھی مولانا صدیق اکبر صاحب، مولانا ظفر احمد صاحب، اور مفتی شریف حسین صاحب ہیں۔ میرا نام مفتی مجتبیٰ ہے اور بطور صدر میرا انتخاب کیا گیا ہے۔ الحمد للہ مناظرے کے شرائط طے ہیں اور دونوں طرف علماء کرام ہیں جو خود کو اہل السنت والجماعت کے ترجمان گردانتے ہیں۔ چونکہ دونوں فریق خود کو علماء دیوبند اور اہل السنت والجماعت کے ترجمان کہتے ہیں اسی لئے ان کے اصولوں پر مناظرہ ہونا چاہیے۔ چونکہ مسئلہ عقیدے کا ہے اور بار بار اس پر زور دیا گیا کہ قرآن وسنت کے دلائل پیش کیے جائیں لہذا دونوں فریق اس پر ادب واحترام کے ساتھ بات کریں۔ چونکہ میرے ساتھیوں نے مجھے صدر منتخب کیا ہے لہذا میں انہیں حکم دیتا ہوں کہ اصولوں کی پاسداری کریں۔ اسی طرح میری خصم سے بھی درخواست ہو گی کہ دونوں جانب علماء کرام ہیں لہذا ایک دوسرے کی ذات یا جماعت پر الزامات سے گریز کریں کیونکہ اگر آپ یا ہمارے ساتھی ایسا کریں گے تو یہ مناظرہ خراب کرنے کی ایک کوشش ہو گی۔ غلط فہمیاں دوری پیدا ہونے کا ایک سبب ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری اور آپ کی یہ مجلس اللہ تعالیٰ امت مسلمہ بلکہ علماء دیوبند کے لئے اتفاق و اتحاد کا ایک زریعہ بنا دے۔ میرا اپنا بھی یہاں آنے کا یہی نیت اور ارادہ ہے کہ یہ دوری اور بُعد ہے اسے اللہ رب العزت ختم کرے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو باطل کے مقابلے کیلئے بھائی بھائی بنا دے۔ میرا اپنے ساتھیوں پر یہ حسن ظن ہے اور آپ سب پر بھی یہی حسن ظن ہے کہ آپ کا بھی یہی نیت ہو گا۔ تاکہ اظہار حق ہو جائے اور ان شاء اللہ یہ جو بُعد اور دوری ہے یہ ختم ہو جائے۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ جو غلط فہمیاں اور الزامات ہیں یہ

سنجیدگی کے ساتھ حل ہو جائے۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہم اور آپ ایسے نکتہ پر متفق ہو جائیں جو فریقین کے درمیان اتفاقی ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہمارے اور آپ کی لاعلمی کی وجہ سے دوسرے لوگوں میں جو بغض اور حسد ہے یہ ہماری اور آپ کی وجہ سے ختم ہو جائے اور وہ سب بھی آپس میں متحد اور متفق ہو جائیں۔ تو دین اور اہل اسلام کی خدمت کی نیت سے، ہر ساتھی الزامات سے بالاتر ہو کر یہ محنت کرے تاکہ حق ظاہر ہو جائے۔ اور اہل اسلام اور مسلمانوں کی وحدت سامنے آجائے۔ اللہ تعالیٰ سب صحیح طریقہ سے چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جو شرائط بیان کی گئیں ہیں وہ جس طرح آپ کو منظور ہیں اسی طرح ہمیں بھی منظور ہیں۔ اسی لئے آپ کی طرف سے دعویٰ پیش کیا جائے گا اور ہماری طرف سے مناظر صاحب جواب دعویٰ پیش کریں گے۔ اور وقت کا اختیار ہم مناظرین کو دیتے ہیں کہ وہ چاہیں تو پانچ منٹ ٹرن مقرر کریں اور چاہیں تو دس منٹ کا ٹرن مقرر کریں۔ اسی طرح اگر آٹھ منٹ مقرر کرنا چاہتے ہیں تو یہ مناظرین کے اختیار میں ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے بات شروع کی ہو یا آیت شروع کی ہو اور وقت ختم ہو جائے تو اسے مکمل کرنے پر اگر ایک آدھ منٹ لگ جائے تو کوئی بات نہیں۔ اب اگر مناظرین بات شروع کریں تو اچھی بات ہو گی۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: جناب ٹرن کتنے منٹ کا ہونا چاہیے ؟ دس منٹ یا آٹھ منٹ ؟ آپ کی کیا رائے ہیں ؟

مفتی واحد الرحمٰن صاحب: سات، سات منٹ جناب۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: ٹھیک ہے۔ آپ کی طرف سے وقت کیلئے یہ ساتھی ہیں ؟ اس کا نام کیا ہے ؟

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: نجی اللہ۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: ٹھیک ہے۔ ہماری طرف سے قاری عبد الرحمٰن عابد صاحب ہیں۔ ان پر ہماری اور آپ کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ ان شاء اللہ جب یہ دونوں کہیں گے کہ وقت پورا تو مناظر اپنی بات ختم کرے گا۔ (اس کے بعد مفتی محمد ندیم محمودی صاحب نے فریق مخالف کی اجازت سے بات شروع کی۔ مرتب)

سنّی مناظر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی پہلی تقریر

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء و المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ولاتقوالوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولاکن لا تشعرون اللھم صل محمد عبدک ورسولک وصل علی المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات!

چونکہ دونوں طرف صدر حضرات نے مدعا کی وضاحت کی۔ آج یقیناً یہ خوشی کا موقع ہے کہ ہم ایک دوسرے کے سامنے ایک مسئلہ کو علمی طور پر حل کرنے کے لیے پر امن ماحول میں بیٹھے ہیں۔ اور یہ یقیناً عبادت ہے۔ جیسے کہ مفتی مجتبیٰ صاحب نے فرمایا ہم دونوں فریق اظہار حق کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ جس طرح ابھی مناظرہ پُر امن ماحول میں چل رہا ہے اسی طرح آخر تک جاری رکھنا چاہیے۔ تاکہ کوئی نتیجہ ہمارے اور عوام کے سامنے آجائے۔

دوسری درخواست میری یہ ہے کہ ہماری ٹرن میں آپ بات نہیں کریں گے اور ہم آپ کی ٹرن میں ہم بات نہیں کریں گے اگر کچھ کہنا ہو تو اپنے ساتھ نوٹ کر کے اپنی ٹرن میں وہ بات کریں گے۔ اس طرح ان شاء اللہ پُر امن ماحول جاری اور قائم رہے گا۔

مولوی صاحب سب سے پہلے میں اپنا عقیدہ پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں دلائل پیش کروں گا۔ لیکن جس طرح میں اپنا عقیدہ پیش کرتا ہوں مولوی صاحب سے میری درخواست ہو گی کہ اسی طرح کھلے، صاف اور واضح الفاظ میں اپنا عقیدہ پیش کرے۔ کیونکہ جو عقیدہ ہمارا ہے اور اس پر آپ ہمارے ساتھ متفق ہیں تو یقیناً پھر مناظرہ کی ضرورت نہیں۔ اور اگر اس میں آپ کا ہمارے ساتھ اختلاف ہے تو مولوی صاحب سے درخواست ہے کہ آپ کا وہ عقیدہ جو آپ کے نزدیک صحیح ہے وہ کون سا ہے؟ جس طرح ہم نے اپنے عقیدے کے ساتھ علماء دیوبند کے حوالہ جات لگائے ہیں کیونکہ علماء دیوبند ہمارے اور آپ کے مابین مسلّم ہیں۔ اسی طرح آپ بھی علماء دیوبند کے کتابوں سے باحوالہ اپنا عقیدہ پیش کرے۔

”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدہ اہل السنّۃ والجماعۃ علماء دیوبند: نبی کریم ﷺ عالم برزخ میں جسد دنیوی عنصری کے ساتھ حیات یعنی زندہ ہیں۔اور اس کا منکر اعتقادی بدعتی، گمراہ اور اہل السنت والجماعت سے خارج ہے۔"

مولوی صاحب یہی ہمارا عقیدہ ہے۔﴿عالَم برزخ میں﴾ مولوی صاحب یہاں ہم نے اس بات کی وضاحت کی کہ دنیا میں جب انسان پر موت آتی ہے تو اس کے بعد وہ برزخ میں منتقل ہو جاتا ہے۔لہٰذا دنیوی وفات میں ہمارا کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ہمارے اکابر میں علماء دیوبند کے ترجمان امام اہل سنت شیخ سرفراز خان صفدر نور اللہ مرقدہ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے اور اس باب میں مولوی صاحب میں بطورِ تنبیہ پہلے سے یہ کہتا ہوں کہ یہ ہمارے علماء دیوبند کی طرف سے ترجمان ہے جب یہ کتاب لکھی جارہی تھی تو ۵۰۰ علماء دیوبند اس وقت موجود تھے۔اس کے خلاف صرف اس مسئلہ میں نہیں بلکہ پشاور میں چند مہینے پہلے ہمارا مناظرہ تھا۔میں نے اس میں کھل کر لکھا تھا کہ شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو لکھا ہے یہی ہمارا عقیدہ، موقف اور مسلک ہے۔اس کے خلاف جس نے بھی کچھ لکھا ہے چاہے جس نے بھی لکھا ہو ،وہ نہ ہمارا عقیدہ ہو گا اور نہ ہمارے خلاف حجت ہو گا لہٰذا پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔حضرت شیخؒ کی تحریر کے خلاف جو تحریر پیش ہو گی میں پہلے سے وضاحت کرتا ہوں کہ مجھے اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہو گی۔حضرت شیخؒ نے اس (تسکین الصدور) میں مستقل باب لگایا ہے اور مولوی صاحب یہ بھی سن لیجئے قرآنی وعدے کے مطابق دنیوی وفات انبیاء کرام علیہم السلام پر آئی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی آئے گا۔لہٰذا ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جو دنیوی وفات سے منکر ہے وہ باتفاق اہل السنت والجماعت کافر ہے،اسلام سے خارج ہے۔اسی لیے کہ ایسا شخص قرآن مجید کی نصوص سے انکار کرتا ہے۔ہمارا اور آپ کا بحث وفات کے بعد دوسری زندگی میں ہے۔لہٰذا موضوع سے ہٹ کر وفات پر اگر دوسری طرف سے قرآن مجید یا تفسیر کا حوالہ آئے گا تو مجھے جواب دینے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ کیونکہ جو چیز (دنیوی وفات) ہمارے درمیان اتفاقی ہے اس پر وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

دوسری بات ﴿جسد دنیوی عنصری کے ساتھ﴾ یعنی مدینہ منورہ کے روضہ میں جو جسم مبارک نبی کریم صلی اللہ علیہ کی موجود ہے،اسی جسم کے ساتھ زندہ ہیں۔

آگے ہم نے حکم لکھا ہے ﴿اس کا منکر اعتقادی بدعتی، گمراہ اور اہل السنت والجماعت سے خارج ہے۔﴾ اس کے لیے ہم نے تین حوالہ جات ساتھ لگائے ہیں۔

نمبر ا: آپ کے مسائل اور ان کا حل (حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ)

نمبر ۲: دار العلوم دیوبند کا فتویٰ جو خیر الفتاویٰ جلد اول میں ہے (حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ جو وفاق المدارس العربیہ کے بانی ہیں۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ ہیں۔ اور اتفاقی شخصیت ہیں۔)

نمبر ۳: دار لعلوم دیوبند کا فتویٰ جو تسکین الصدور اور دیگر کتابوں نے بھی نقل کیا ہے۔ اور دار العلوم دیوبند کے اپنے ماہنامہ ﴿دار لعلوم﴾ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

یہ حوالے ہم نے لگائے ہیں۔

مولوی صاحب صاحب! جس طرح ہم نے اپنا عقیدہ صاف اور کھلے الفاظ میں بیان کیا اسی طرح مخالف مناظر سے بھی ہمار ادر خواست ہے کہ اپنا عقیدہ اسی طرح صاف اور شفاف الفاظ میں بیان کرے۔ اس کے بعد ان شاء اللہ ہم دیکھیں گے کہ دعویٰ اور دلائل میں مطابقت ہے یا نہیں۔ کیونکہ مناظرے کا اصول یہی ہے کہ جو دعویٰ اور عقیدہ ہو گا دلائل اس کے مطابق ہوں گے۔ میں دلائل شروع کرنے سے پہلے مولوی صاحب سے پھر مطالبہ کرتا ہوں کہ جس طرح میں نے اپنا عقیدہ پیش کیا مولوی صاحب بھی اپنا عقیدہ پیش کرے۔

دلیل نمبر ا: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ حیات شہداء کے بارے میں فرماتے ہیں:

اعوذباللہ من الشیطان الرجیم ۰بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰﴿ولا تقول﴾ اور نہ کہو ﴿لمن﴾ اس کو ﴿یقتل﴾ جو قتل ہو جائے ﴿فی سبیل اللہ﴾ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ﴿اموات﴾ مردے ﴿بل احیاء﴾ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ﴿وقت ختم﴾

مماتی مناظر کی پہلی تقریر

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ولاتقوالوالمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ط بل احیاء ولاکن لاتشعرون ۰

آپ نے مفتی صاحب کی باتیں سنی۔ یہ مناظرہ کرنے آیا ہے لیکن اصول مناظرہ سے ہٹ کر جا رہے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مفتی صاحب مناظرہ کرنا نہیں چاہتے۔ مفتی صاحب نے یہ بات کی کہ ہم اپنا عقیدہ پیش کریں گے اور یہ اپنا عقیدہ پیش کریں گے۔ مفتی صاحب محترم مناظرے کا اصول یہ نہیں ہیں۔ اصول یہ ہے کہ پہلے مدعی اپنا دعویٰ پیش کرتا ہے۔ آپ مدعی ہیں اور یہ اصول مناظرہ کی مسلّم کتاب ہے "رشیدیہ" اس میں ہے:

﴿ثم للبحث ثلاثة اجزاء۔مباد: هی تعین المدعی اذا كان فيه خفاء﴾

آپ نے اپنا دعویٰ پیش کیا اور دلائل کی طرف چلے گئے پھر آپ نے وضاحت کی لیکن ہم اس طرف نہیں جاتے۔ آپ نے کہا کہ تسکین الصدور میں جو کچھ لکھا ہے تو الحمد للہ ہم آپ کو اسی طرف ہی لا رہے تھے۔ آپ "رحمتِ کائنات"، "ضروری فقہی مسائل" جو مفتی فرید رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند ہیں، اسی طرح حیات النبی جو سید نور الحسن شاہ صاحب کی کتاب ہے، اسی طرح "البصائر" اور "خوشبو والا عقیدہ" کے آپ منکر ہیں۔ الحمد للہ جو لوگ دیوبند دیوبند کے نعرے لگا رہے تھے اور آپ انہیں دیوبندی سمجھتے تھے آج آپ نے ان سے انکار کر دیا۔

دوسری بات میں مفتی صاحب سے کہتا ہوں آپ نے جو دعویٰ لکھا ہے اس میں ابہام ہے لہذا ہم اس پر تنقیحات کرتے ہیں۔ پہلی بات، آپ کا یہ جو دعویٰ اور آپ کی کتابوں میں جو دعویٰ لکھا ہے یہ دونوں برابر نہیں ہیں۔ آپ کے تمام بڑے حیات الاموات (عام اموات کے لیے حیات) کے قائل ہیں۔ آپ نے کہا کہ شیخ سرفراز خان صفدر صاحب نے جو لکھا ہے ہم اس کے قائل ہیں۔ تو شیخ سرفراز خان صفدر صاحب صرف حیات الانبیاء کے قائل نہیں ہیں بلکہ وہ عام اموات کے حیات کے بھی قائل ہیں۔ آپ کے ساتھ ہمارا بحث حیات النبی یا حیات الانبیاء یا حیات الشہداء میں نہیں ہے بلکہ آپ کے ساتھ ہمارا بحث جیسا کہ یہ (صفدر صاحبؒ) کہتے ہیں کہ ہم عام اموات کے حیات کے قائل ہیں جو دعویٰ آپ نے پیش کیا ہے یہ آپ کے کتابوں خصوصاً صفدر صاحب کی کتابوں کے ساتھ برابر نہیں ہے۔ لہذا اپنا دعویٰ کو درست کیجئے۔ دلائل کی طرف تب جائیں گے جب آپ اپنا دعویٰ درست کریں گے۔ آپ نے کہا کہ تسکین الصدور میں جو لکھا ہے وہ ہمیں منظور ہے تو تسکین الصدور میں تو لکھا ہے کہ ہم عام اموات کے حیات کے

قائل ہیں، یہ سب حیات دنیوی، جسدی، عنصری، حقیقی، کاملہ، تامہ، مع استشفاع، استمداد، استغاثہ، معرفت وسماع میت، خروج المیت من القبر، تولید الولد ہے۔ لہٰذا جو دعویٰ اور عقیدہ آپ نے لکھا پہلے اسے منقح کریں۔ اس کے بعد ان شاءاللہ دلائل کی طرف جائیں گے۔

لہٰذا پہلا سوال آپ سے یہ ہے کہ آپ کا دعویٰ اپنی کتابوں کے ساتھ کیوں برابر نہیں ہے؟ آپ کے کتابوں میں عام اموات کے حیات کا عقیدہ لکھا ہے۔ جیسا کہ نور الحسن شاہ صاحب نے "حیات الاموات" کتاب میں لکھا ہے کہ مسئلہ عام اموات کے حیات کا ہے۔ لہٰذا جو دعویٰ آپ نے لکھا ہے یہ آپ کا عقیدہ نہیں ہے۔ اپنا عقیدہ صحیح طور پر بیان کریں۔ کیوں آپ اپنے بڑوں سے انکار کرتے ہیں۔ یہ "حیات الاموات" کتاب ہے اور معمولی کتاب نہیں ہے بلکہ جمعیت علمائے اسلام کی فرمائش پر لکھی گئی ہے۔ اس میں لکھا:

"مسئلہ حیات موتیٰ کا ہے نہ کہ حیات النبیؐ کا"

آپ نے حیات النبی کا عقیدہ لکھا ہے۔ لہٰذا اس پر ہم آپ سے تنقیحات کرتے ہیں آپ اپنی دعویٰ کو منقح کریں۔ آپ کیوں حیات الانبیاء اور حیات الاموات سے انکار کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ عالم برزخ میں جسد دنیوی عنصری کے ساتھ حیات ہیں تو ہمارا سوال ہے کہ آپ باقی انبیاء کرام علیہم السلام اور عام اموات کے حیات کے قائل ہیں یا منکر اس کا جواب ہمیں دیجئے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ﴿وقت ختم﴾

سنّی مناظر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی دوسری تقریر

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

میں ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ جس طرح میں نے اپنا عقیدہ پیش کیا مولوی صاحب کو چاہئے تھا کہ پہلے ٹرن میں اپنا عقیدہ پیش کرتا۔ میں بطورِ پیشگوئی کے کہتا ہوں کہ قیامت کی صبح تک جماعت اشاعت التوحید اپنا عقیدہ پیش نہیں کر سکتے۔ یاد رکھیں! جس دن آپ لوگوں نے اپنا عقیدہ ظاہر کیا جو جسم مثالی، مشکی، کافوری، برزخی، جنتی کا ہے ان شاءاللہ وہی دن آپ کے عقیدے کا اور آپ کا مذہبی موت ہو گا۔ میں آپ کو ایک موقع پھر دیتا ہوں اگلے ٹرن میں اپنا عقیدہ پیش کریں ورنہ آپ کی کتابوں کا ایک

ڈھیر میں ساتھ لایاہوں ان شاء اللہ پھر میں پیش کروں گا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں آپ مدعی ہیں تو مولوی صاحب آپ اپنا عقیدہ تو لکھیں نا۔ آپ جو مناظرہ کیلئے کتابیں لائے ہیں تو کیا اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کر سکتے؟ ایسے تو آپ حیات کے نعرے بھی لگاتے ہیں آج اس حیات میں آپ کا مسلک کیا ہے؟ میں نے اپنے عقیدے کی وضاحت کی ہے۔ آپ کم از کم میدان مناظرہ میں اتنا تو نہ ڈریں کہ اپنا عقیدہ بھی نہ لکھ سکیں۔ اور ان شاء اللہ آپ کی کتابوں میں جو عقیدہ لکھا ہے وہ میں ہی بیان کروں گا۔

دوسری بات مولوی صاحب کہتے ہیں آپ مدعی ہیں تو کیا آپ کا عقیدہ صرف انکار پر مبنی ہے؟ یعنی اگر آپ ہمارے عقیدے سے انکار کریں گے تو آپ کا عقیدہ خود بخود ثابت ہو گا؟ اگر آپ دلائل کی طرف جائیں گے تو آپ کا صحیح عقیدہ کیا ہے؟ کیونکہ ہمارے عقیدے کو تو غلط کہتے ہو۔

مزید! مولوی صاحب آپ صرف مدعی علیہ نہیں ہیں مدعی بھی ہیں۔ اگر آپ صرف مدعی علیہ ہیں تو جواب دعویٰ سامنے لاؤ نا۔ جواب دعویٰ میں بھی آپ کو اپنے عقیدے کا کھل کر اظہار کرنا ہو گا۔ آپ کے بڑوں نے جو عقیدہ لکھا ہے وہ سامنے لے آؤ۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ آپ بعض کتابوں سے منکر ہیں تو میں نے پہلے ہی وضاحت کی ہے کہ حضرت شیخ رحمہ اللہ ہمارا مسلکی ترجمان ہیں ان کے خلاف اگر کسی نے کچھ لکھا بھی ہو تو پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ جس طرح میں نے تسکین الصدور دکھائی آپ بھی جماعت اشاعت التوحید والسنہ کا کوئی ایک کتاب دکھائیں جو آپ کو مسلّم ہو کہ اس کے خلاف کسی نے کچھ لکھا ہے تو وہ ہمیں (یعنی اشاعت والوں کو) قابل قبول نہیں ہو گا۔ پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ ہم تنقیحات کرتے ہیں تو مولوی صاحب پہلے اپنا عقیدہ تو پیش کریں۔

مولوی صاحب بار بار یہ بات کرتے ہیں اور اپنی پوری وقت اس پر صرَف کیا کہ آپ عام اموات کے بھی قائل ہیں اور فلاں فلاں کے حیات کا بھی۔ مولوی صاحب آپ نے شرائط سنی نہیں۔ اسی لئے میں آپ کے ساتھیوں کو کہتا ہوں کہ آپ کی کانوں میں پسر پسر نہ کریں۔ آپ کے صدر محترم مفتی مجتبیٰ صاحب نے فرمایا کہ شرائط ہمیں منظور ہیں۔ شرائط میں صاف لکھا ہے:

”حیات النبی ﷺ کے بارے میں کچھ احباب آپ کے چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔“

مولوی صاحب آنکھیں کھول کر دیکھیں لکھا ہے یا نہیں؟ دوبارا یہ نہ کہنا کہ یہ موضوع نہیں ہے۔ ہم نے بار بار کہا تھا کہ موضوع سے نہیں ہٹیں گے آج مولوی صاحب پہلی ٹرن میں موضوع سے ہٹ رہے ہیں۔ ہماری طرف سے پہلی شرط یہی تھا کہ "موضوع مسئلہ حیات النبی ﷺ ہو گا۔"

حضرت شیخ (صفدر) رحمہ اللہ نے حیات الاموات کا باب لکھا لیکن حیات الانبیاء علیہم السلام کا باب بھی تو لکھا ہے آپ اسے کیوں نہیں دیکھتے؟ کیا شیخ رحمہ اللہ کی اس کتاب میں آپ کو حیات النبی ﷺ کا باب نظر نہیں آرہا؟

مولوی صاحب خدا کیلئے موضوع سے خروج نہ کریں۔ میں نے اپنا عقیدہ پیش کیا ہے آپ کو اس پر جو اشکال ہے پوچھیں میں جواب دوں گا۔ لیکن میں پھر درخواست کرتا ہوں کہ اپنا عقیدہ سامنے لائیں۔ اور میں بطور پیشنگوئی کے پھر کہتا ہوں کہ قیامت کے صبح تک آپ اپنا عقیدہ پیش نہیں کر سکتے۔ آپ کی کتابوں میں جو عقیدہ لکھا ہے وہ میں ہی اگلی ٹرن میں بیان کروں گا۔

میں نے اللہ کے کلام سے دلیل پیش کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"﴿ولا تقول﴾ اور تم نہ کہو ﴿لمن﴾ اس کو ﴿یقتل﴾ جو قتل ہو جائے ﴿فی سبیل اللہ﴾ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ﴿اموات﴾ مردے ﴿بل احیاء﴾ بلکہ وہ زندہ ہیں ﴿ولکن لا تشعرون﴾ لیکن تمہیں شعور نہیں۔"

یہ میرے ہاتھ میں مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر معارف القرآن ہے۔ مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں۔ ﴿ولا تقول﴾ اور تم نہ کہو ﴿لمن﴾ اس کو ﴿یقتل﴾ جو قتل ہو جائے۔ یعنی جس پر قتل کا فعل وارد ہوا ہے تم اسے میت نہ کہو۔ اور قتل کا فعل نہ تو جسم مثالی پر وارد ہوتا ہے اور نہ ہی روح پر۔ بلکہ قتل جسد دنیوی عنصری ہوتا ہے لہذا زندہ یہی ہے۔ اسی وجہ سے دارلعلوم دیوبند کے شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ اپنی تفسیر معارف القرآن جلد اول صفحہ ۲۲۴ پر فرماتے ہیں:

"جمہور علماء کا مسلک یہی ہے کہ شہداء کی حیات جسمانی ہے۔ اس لئے کہ موت اور قتل کا تعلق جسم سے ہے۔ اور یہی ظاہر آیت کا مفہوم ہے۔"

مولوی صاحب اس آیت سے نبی کریم ﷺ کی حیات عبارت النص سے بھی ثابت ہے اور دلالۃ النص سے بھی ثابت ہے۔ کیونکہ نبی علیہ السلام نبی بھی ہیں اور شہید بھی ہیں۔ شہید کو یہ درجہ انبیاء علیہم السلام کی اطاعت کی وجہ سے ملا ہے۔ جب شہداء کو حیات حاصل ہے تو انبیاء کرام علیہم السلام کو بطریق اولیٰ حیات حاصل ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ ستاروں کو روشنی سورج سے ملتی ہے توجب ستارے اتنے روشن ہیں تو سورج تو بطریق اولیٰ روشن ہو گا۔

میں علماء دیوبند کے حوالہ جات پیش کروں گا لیکن سب سے پہلے آپ اپنی گھر کے ولی کی گواہی سن لیں۔ یہ میرے ساتھ جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے قاضی شمس الدین صاحب کی کتاب "مسالک العلماء" ہے وہ اس کتاب کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں:

> "قرآن کریم میں اس مسئلہ کی صراحت کہیں بھی نہیں۔ ہاں شہداء کے حق میں ارشاد ہے ﴿بل احیاء ولکن لا تشعرون﴾ اس سے بطورِ دلالۃ النص کے سمجھ آتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام جن کا درجہ شہداء سے بھی بہت بڑا ہے وہ بعد الوفات زندہ ہیں۔"

مزید یہ میرے پاس امام نووی رحمہ اللہ کا حوالہ ہے حضرت فرماتے ہیں:

> "﴿انھم کالشھداء بل افضل منھم﴾ وہ انبیاء شہداء کی طرح ہیں بلکہ ان سے افضل ہیں ﴿والشھداء احیاء عند ربھم﴾ اور شہداء اللہ کے نزدیک زندہ ہیں۔"

یہ میرے پاس قاضی شوکانی کی کتاب نیل الاوطار ہے اس کی جلد ۳ صفحہ ۲۸۲ پر فرماتے ہیں:

> "﴿ورد النص فی کتاب اللہ فی حق الشھداء﴾ اور شہداء کے حق میں کتاب اللہ میں نص وارد ہے ﴿انھم احیاء یرزقون﴾ کہ وہ زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے ﴿وان الحیاۃ فیھم **متعلقة** بالجسد﴾ اور ان کی یہ حیات جسد کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ﴿فکیف بالانبیاء ولمرسلین﴾ جب شہداء زندہ ہیں تو انبیاء و مرسلین کیسے زندہ نہیں ہوں گے؟ ﴿وقت ختم﴾

مماتی مناظر کی دوسری تقریر

الحمدللہ وکفی والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد!

آپ مفتی صاحب کے حالات دیکھ رہے ہیں کہ مفتی صاحب کبھی ایک بات کہتے ہیں کبھی دوسری۔ مفتی صاحب میں نے پہلے بھی آپ سے کہا تھا کہ "رشیدیہ" اصول مناظرہ کی کتاب ہے۔ اس میں یہ اصول لکھا گیا ہے کہ دعویٰ اس وقت تک متعین نہیں ہو گا جب تک اس میں اخفاء ہو گا۔ لہذا جب تک ہمارا آپ کے دعویٰ پر تنقیحات مکمل نہیں ہوتے آپ دلائل کی طرف مت جائیں۔ یہ اصول مناظرہ کے بالکل خلاف ہے۔ ان شاءاللہ آپ کے دلائل کا جائزہ ہم بعد میں لیں گے کہ آپ کے دلائل سے آپ کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ چونکہ آپ کا دعویٰ مبہم ہے اور شیخ سرفراز خان صفدر صاحب کے کتابوں کے ساتھ برابر نہیں ہے۔ اسی لئے یا تو آپ کہیں کہ ہم باقی اموات کے حیات کے قائل نہیں ہیں۔ آپ نے جو دعویٰ لکھا ہے کہ

"نبی کریم ﷺ عالم برزخ میں جسد دنیوی عنصری کے ساتھ حیات اور زندہ ہیں۔"

اس میں بہت زیادہ ابہام ہے۔ میں نے پہلے آپ سے کہا کہ ہمارا اور آپ کا اختلاف حیات الانبیاء میں نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا اختلاف حیات الاموات میں ہے۔ لہذا آپ اپنی کتابوں کے ساتھ اپنا دعویٰ برابر کریں۔ آپ کا تقریری اور تحریری دعویٰ برابر نہیں ہے۔ آپ آج کیوں یہاں دجل اور تقیہ کرتے ہیں اور اپنا دعویٰ چھپاتے ہو۔ شیخ سرفراز خان صفدر صاحب نے جو دعویٰ لکھا ہے وہ دعویٰ آپ نہیں لکھ رہے۔ ہمارا مفتی صاحب سے درخواست ہے کہ اپنا دعویٰ منقح اور مبیّن کریں۔ جب دعویٰ منقح ہو جائے پھر ہم جواب دعویٰ پیش کریں گے۔ اس کے بعد آپ دلائل کی طرف جائیں گے۔ اور قیامت کی صبح تک یہ چیلنج ہے کہ نہ آپ اور نہ آپ کے بڑے ہمارے تنقیحات کو سننے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ اسی لیے آج آپ ہمارے تنقیحات سے بھاگ رہے ہیں۔ آپ نے عقیدہ پیش کیا لیکن یہ عنوان نہیں دیا کہ یہ میرا دعویٰ ہے۔ اور سیدھا دلائل شروع کیے۔ حالانکہ اصول یہ ہے کہ دعویٰ بیان ہو جائے۔ قیامت تک آپ ہمارے تنقیحات کے جوابات نہیں دے سکتے۔ اور یہ بھی آپ کو دکھاؤں گا کہ آپ نے دعویٰ میں کتنا دجل و فریب سے کام لیا ہے۔ اور اکابرین سے کتنا اختلاف کیا ہے۔ مفتی صاحب اگر اصول مناظرہ کے

تحت مناظرہ کرنا ہے تو اصول یہ ہے کہ دعویٰ منقح ہو جائے تو اس کے بعد جواب دعویٰ ہو گا۔ آپ مجھے اصول مناظرہ کی کتابوں میں یہ دکھائیں کہ کیا مدعی اور مدعاعلیہ دونوں عقیدہ پیش کریں گے؟ یہ کون سا اصول ہے اور کس نے لکھا ہے۔ میں آپ کو "رشیدیہ" دکھارہا ہوں کہ اس میں لکھا ہے کہ مدعی دعویٰ پیش کرے گا اور مدعاعلیہ جواب دعویٰ لکھے گا۔ یہ کسی نے نہیں لکھا ہے کہ دونوں فریق عقیدہ لکھیں گے۔ یہ آپ کا گھریلو اصول ہے جو آپ ہم سے تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔ پہلے دعویٰ منقح کریں ہم آپ کے دعویٰ پر تنقیحات کر رہے ہیں۔ جب تک آپ اپنا دعویٰ منقح نہیں کرتے ہم آپ کے دلائل کے جوابات نہیں دیں گے۔ وہ ہم بعد میں دیں گے اور آپ کو دکھائیں گے کہ آپ کے دلائل آپ کے دعویٰ کے لیے مثبت ہیں یا نہیں۔ آپ نے دعویٰ میں لکھا ہے کہ عالم برزخ میں جسد عنصری جبکہ ایک بھی دلیل میں آپ نے جسد عنصری نہیں دکھایا اور نہ حیات دنیوی دکھایا۔ اور نہ آپ نے جو حکم لگایا ہے وہ ثابت کیا۔ یہ کس طرح آپ کے عقیدے کے لیے دلیل بنتا ہے۔ لہذا میں پھر درخواست اور التماس کرتا ہوں کہ اصول کی طرف آیئے۔ اور اصول یہ ہے کہ دعویٰ منقح ہو جائے۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ "نبی کریم ﷺ عالم برزخ میں جسد دنیوی عنصری کے ساتھ حیات اور زندہ ہیں۔" ہم نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ باقی اموات کے حیات کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ کیونکہ کتابوں میں آپ تمام اموات کے حیات کے قائل ہیں۔ آپ ابوجہل کے حیات کے بھی قائل ہیں آپ عتبہ اور شیبہ کے حیات کے بھی قائل ہیں آپ ابیؔ ابن سلول کے حیات کے بھی قائل ہیں۔ اور یہ ہم آپ کی کتابوں سے بھی دکھاسکتے ہیں۔ اور آپ حیات دنیوی، جسدی، عنصری ، حقیقی، کاملہ، تامہ کے قائل ہیں۔ تسکین الصدور سے ہم یہ ایک ایک لفظ دکھاسکتے ہیں۔ کہ وہ حیات تامہ کے قائل ہیں۔ حیات کاملہ، حقیقی اور حسی کے قائل ہیں۔ چونکہ آپ کا دعویٰ نہ تو تسکین الصدور کے ساتھ برابر نہیں ہے اور نہ دیگر کتابوں کے ساتھ برابر ہے۔ لہذا آپ کے دعویٰ میں ابہام ہے دلائل بعد کے نشست میں دینے ہیں۔ پہلا نشست مبادیات کا ہوتا ہے اس میں دعویٰ منقح کیا جاتا ہے اور جواب دعویٰ دیا جاتا ہے۔ مناظرہ کا اصول ہے کہ ثلثة اجزاء تین اجزاء ہیں۔ آپ اجزاء مناظرہ میں تداخل کرتے ہیں۔ پہلی نشست میں مبادیات ہوتے ہیں دوسری نشست اوساط مناظرہ کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد دلائل ہوتے ہیں۔ یا تو آپ کہیں کہ ہم اپنے عقیدے کو نہیں سمجھ رہے ہیں اور آپ کو ہم جواب نہیں

دے سکتے۔ یا تو آپ کہیں کہ ہم آپ کے تنقیحات کے جوابات نہیں دے سکتے اور اگر دے سکتے ہیں تو ولاتقوالوالمن یقتل فی سبیل اللہ اموات یا دیگر تفاسیر یہ میں آپ دکھاؤں گا کہ آپ معارف القرآن کے بھی منکر ہیں اور تمام احناف کے تفاسیر کے بھی خلاف ہیں۔ اس کی تفسیر میں ان شاء اللہ صحابی سے پیش کروں گا۔ اس کی تفسیر میں احناف کے معتبر تفاسیر سے پیش کروں گا کہ آیا یہ آیت میری دلیل ہے یا تمہاری۔ مفتی صاحب میں پھر کہتا ہوں کہ دعویٰ منقح کریں۔ جب مناظرے کا یہ جزء ختم ہو جائے اس کے بعد ہم جواب دعویٰ لکھیں گے۔ اور اگر اس پر آپ کے تنقیحات ہوں گے تو وہ آپ کریں گے۔ اس کے بعد پھر مناظرے کا دوسرا اجزء شروع ہو گا جو اوساط مناظرہ ہے۔

عوام بھی یہ سن لیں کہ مناظرہ کے تین اجزاء ہوں گے یعنی تین پارٹ۔ پہلے پارٹ میں مفتی صاحب اپنا دعویٰ صحیح لکھ کر دے گا۔ اس کے بعد ہم اس پر تنقیحات کریں گے۔ اس کے بعد ہم جواب دعویٰ لکھیں گے۔ ﴿وقت ختم﴾

سنّی مناظر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی تیسری تقریر

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

مولوی صاحب محترم کافی غصہ ہے میری درخواست ہے کہ غصہ نہ کریں۔ ان شاء اللہ جس طرح سکون سے بات چل رہی ہے اللہ کرے آخر تک اسی طرح بات چلتی رہے۔

مولوی صاحب میں نے اپنا عقیدہ آپ کو تحریری صورت میں دیا ہے۔ دو ٹرن ہو گئے کہ میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ بھی اپنا عقیدہ اسی طرح لکھ کر دیجئے لیکن ابھی تک مولوی صاحب نے اپنا عقیدہ لکھ کر نہیں دیا اور قیامت کی صبح تک نہیں دے سکتے۔

مولوی صاحب بار بار کہتے ہیں کہ آپ کے دعویٰ میں ابہام ہے۔ میں نے دعویٰ میں لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ عالم برزخ میں جسد دنیوی عنصری یعنی دنیا میں جو جسم تھا اسی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اس میں کیا ابہام ہے؟ عوام بھی ان شاء اللہ سمجھیں گے لیکن مولوی صاحب ابھی تک نہیں سمجھ رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی حیات سے جو منکر ہوتا ہے اسے اللہ تعالیٰ سمجھ بوجھ نہیں دیتا۔

مولوی صاحب بار بار کہتے ہیں کہ اختلاف حیات النبیؐ میں نہیں ہے۔ مولوی صاحب صاحب! آپ کے جن ساتھیوں نے موضوع حیات النبی ﷺ کا لکھا ہے انہیں گریباں سے پکڑ کر مضبوط سزا دیں کہ حیات الاموات اس سے پہلے اختلافی تھا تم لوگوں نے حیات النبیؐ کا موضوع کیوں لکھا ہے۔

مولوی صاحب صاحب! آپ مسلّم تحریرات سے کیوں بھاگ رہے ہیں۔ میں انتظامیہ سے بھی کہتا ہوں کہ مولوی صاحب کو موضوع کا پابند کیا جائے۔ مولوی صاحب حیات النبی ﷺ کے موضوع سے بھاگ رہے ہیں۔ مولوی صاحب کو موضوع کی طرف لاؤ لیکن مولوی صاحب میں اگر رسی بھی ڈالو تب بھی یہ موضوع کی طرف نہیں آئے گا۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ آپ کے بڑے تنقیحات سے بھاگتے ہیں۔ مولوی صاحب میرے بڑوں کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔ میرے بڑے نے ایک کتاب "مسلک الاکابر" کے رد میں لکھا اور ۱۰۴ سوالات آپ کے بڑے سے کیے آپ کے بڑے نے جوابات نہیں دیئے۔ مفتی ایاز صاحب نے الٹا سوالات و تنقیحات کیے۔ میرے بڑے نے اس کے جوابات بھی دیئے اور آپ سے سوالات بھی کیے مولوی صاحب قیامت تک آپ جواب نہیں دے سکتے۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں ایک دلیل جسد عنصری پر نہیں ہے میں نے کہا تھا ﴿لمن یقتل﴾ جو قتل ہو جائے۔ تو قتل جسم عنصری ہوتا ہے یا جسم مثالی؟ جاہلوں کی طرح باتیں کیوں کرتے ہو۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مناظرہ کے اجزاء تین ہیں۔ مولوی صاحب میری دو باتیں احترام کے ساتھ سن لیجئے۔

نمبر ۱: آپ کے جو ساتھی میرے ساتھ شرائط پر دستخط کر رہے تھے کہ دعویٰ، جواب دعویٰ اور دلائل کا ایک مجلس ہو گا۔ ان ساتھیوں کو پکڑ کر پوچھو کہ آپ نے مفتی صاحب کے ساتھ ان شرائط پر دستخط کیوں کیے۔

نمبر ۲: آپ کے بڑے مولانا محمد طاہر صاحب مرحوم نے مناظرے کیے ہیں۔ ان کا ایک مناظرہ دکھائیں جس میں انہوں نے مبادیات کا الگ مجلس کیا ہو اور اوساط و دلائل کا الگ مجلس کیا ہو۔ کیا آپ کے بڑے کو یہ "رشیدیہ" سمجھ نہیں آرہا تھا؟!

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ دلائل کی طرف مت جائیں تو مولوی صاحب میں آیا ہی دلائل دینے کے لیے ہوں۔ ان شاء اللہ اب آپ دلائل گنتے جایئے اور دن کے وقت آسمان میں ستارے دیکھتے جائیں۔ لیکن آپ سے پھر کہتا ہوں کہ اپنا عقیدہ تو پیش کر دیں۔ اپنے عقیدے سے کیوں بھاگ رہے ہو۔ میں نے قرآن مجید کی آیت پیش کی تھی اور مفسرین سے اس کی تفسیر بھی پیش کی تھی۔ میں نے کہا کہ اس آیت سے بعبارت النص بھی نبی علیہ السلام کی حیات ثابت ہوتی ہے اور بدلالۃ النص بھی۔ آپ کے بڑے کا حوالہ بھی دیا تھا۔ مزید کئی تفاسیر ہیں لیکن میں اگلی دلیل کی طرف جاتا ہوں۔

دلیل نمبر ۲: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"﴿ولا تحسبن الذین﴾ اور گمان مت کرو ان لوگوں کے بارے میں ﴿قتلوا﴾ جو قتل ہو جائیں ﴿فی سبیل اللّٰہ﴾ اللہ کے راستے میں ﴿امواتا﴾ مُردوں کا ﴿بل احیاء﴾ بلکہ وہ زندہ ہیں ﴿عند ربھم﴾ اپنے رب کے نزدیک ﴿یرزقون﴾ انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

اس آیت سے بھی میرا استدلال وہی ہے جو پہلی آیت سے تھی۔

دلیل نمبر ۳: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"﴿و لو انھم اذ ظلموا﴾ اور جب ان لوگوں ظلم کیا ﴿انفسھم﴾ اپنے اوپر ﴿جاءوک﴾ آپ کے پاس آتے ﴿فاستغفر اللّٰہ﴾ پھر بخشش مانگتے اللہ ﴿واستغفرلھم الرسول﴾ اور بخشش مانگتے ان کے لیے رسول ﴿لوجدو اللّٰہ توابا الرحیما﴾ تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے۔"

مولوی صاحب! نبی کریم ﷺ کی زندگی میں بھی جو شخص آتا تو نبی علیہ السلام اس کے لیے اللہ سے بخشش مانگتے۔ مفسرین لکھتے ہیں اس آیت کا حکم جس طرح پہلے تھا اب بھی اگر کوئی نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کے پاس آکر دعا کی درخواست کرتا ہے تو نبی علیہ السلام اس کے لیے بخشش مانگتے ہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں حیات ہیں۔ مولوی صاحب میں دیگر تفاسیر کی طرف نہیں جاتا۔ یہ دار لعلوم

دیوبند کے بانی قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی کتاب ”آبِ حیات“ ہے۔ ان کی عبارت اس باب میں اتنا سخت ہے حضرت صفحہ ۵۲، ۵۳ پر فرماتے ہیں:

”کیونکہ اس میں کسی کی تخصیص نہیں۔ آپ کے ہمعصر ہوں یا بعد کے امتی ہوں اور تخصیص ہو تو کیوں کر ہو آپ کا وجود تربیت تمام امت کے لیے یکساں رحمت ہے کہ پچھلے امتیوں کا آپ کی خدمت میں آنا اور استغفار کرنا اور کرانا جب ہی متصور ہے کہ آپ قبر میں زندہ ہوں اور اگر اہل عصر ہی کے ساتھ یہ فضیلت مخصوص تھی تو آیت ﴿النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم وازواجه امهاتهم﴾ کے دونوں جملے جدا جدا آپ کی حیات پر ایسی طرح دلالت کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ قرآن کے ماننے والوں کو تو گنجائشِ انکار رہتی نہیں۔“

یہ میرے پاس مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کی تفسیر معارف القرآن ہے مولوی صاحب اس کے جلد نمبر ۲ صفحہ ۴۵۹ پر حضرت فرماتے ہیں:

”یہ آیت اگرچہ خاص واقعہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے، لیکن اس کے الفاظ سے ایک عام ضابطہ نکل آیا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور آپ اس کے لئے دعا مغفرت کر دیں اس کی مغفرت ضرور ہو جائے گی اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری جیسے آپ کی دنیوی حیات کے زمانہ میں ہو سکتی تھی اسی طرح آج بھی روضہ اقدس پر حاضر اسی حکم میں ہے۔“

مولوی صاحب صاحب! یہاں تک میرے تین دلائل ہو گئے چوتھی دلیل اگلی ٹرن میں پیش کروں گا۔ لیکن مولوی صاحب محترم سے کہتا ہوں کہ اپنا عقیدہ پیش کریں۔ تیسرا ٹرن ہے اور آپ اپنا عقیدہ پیش نہیں کر رہے۔ یہ دیکھیں مولوی صاحب آپ کے بڑوں نے کیا لکھا ہے! یہ میرے پاس آپ کے عقیدے کے ترجمان مولانا محمد حسین نیلوی صاحب کی کتاب ”نداء حق“ ہے اس کے جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۵۴ پر لکھتے ہیں:

”اس بارے میں صحیح مسلک یہ ہے کہ عالم ارواح میں ان کے ارواح کو ان کے عنصری بدنوں کے ہم شکل اور مماثل مشک وکافور کے مثالی اجسام عطاکیے جاتے ہیں اور ان کا مقام ومستقر جنت کا اعلیٰ ترین اور سب سے اونچا درجہ اعلیٰ علیین ہے۔“

آپ کے بڑے کہتے ہیں کہ جو جسم مدینہ منورہ کے روضہ میں موجود ہے اس کے ساتھ حیات کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ایک اور جسم ان کو اللہ نے دیا ہے۔ یہ پیغمبر کی شان میں کائنات کی سب سے بڑی گستاخی ہے۔ میں بعد میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس سے ختم نبوت کا انکار بھی لازم آتا ہے۔ مولوی صاحب آپ کے بڑوں نے لکھا ہے آپ کیوں اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کر رہے ؟! ﴿وقت ختم﴾

مماتی مناظر کی تیسری تقریر

الحمدللہ وکفی والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ولاتقولوالمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولاکن لاتشعرون٥

میرے قابل احترام مسلمان بھائیوں! آج الحمد للہ ایک ایسا میدان لگا ہے کہ ہم اشاعت التوحید والسنہ نوجوانانِ احناف کے مفتی صاحب کے انتظار میں ہیں کہ وہ ہمارے تنقیحات کے جوابات دیں گے لیکن قیامت تک نہیں دیں گے۔ مفتی صاحب تنقیحات سے اس لیے بھاگتے ہیں کہ ان کا یہ غلط عقیدہ جو ان کے بڑوں نے لکھا ہے وہ لوگوں کے سامنے آئے گا اسی لئے مفتی صاحب تنقیحات کی طرف نہیں آرہے۔ وہ عقیدہ یہ ہے کہ مفتی صاحب صرف حیات الانبیاء اور حیات النبی کے قائل نہیں ہیں بلکہ ان کے تسکین الصدور میں لکھا ہے کہ

”پہلے باحوالہ یہ بات گزر چکی ہے (بات کو ادھورا چھوڑ دیا)

مفتی صاحب نے پہلے کہا تھا کہ ہمارا بڑا تسکین الصدور والا ہے اب کہتا ہے کہ ہمارے بڑے نے آپ کے بڑے پر ۱۰۴ سوالات کیے جس کے جوابات نہیں آئے۔ مفتی صاحب آپ کے بڑے کتنے ہیں؟ ایک طرف کہتے ہو کہ ہمارا بڑا تسکین الصدور والا ہے دوسری طرف کورنڈی کو پیش کرتے ہو۔ اس سے پتہ چلا

کہ آپ کے بڑے اور بھی ہیں لیکن دجل اور فریب سے کام لے رہے ہوں۔ آپ کا بڑا تسکین الصدور میں صفحہ ۲۳۱ پر لکھتے ہیں:

"پہلے باحوالہ یہ بات گزر چکی ہے کہ قبر اور برزخ میں مومنین اور کفار سب کی طرف ارواح لوٹائے جاتے ہیں"

اس نے قبر اور برزخ دونوں لکھا ہے جبکہ آپ نے دعویٰ میں صرف برزخ لکھا ہے۔ آپ مومنین اور کفار سب کے لیے جس میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ، منافقین اور موجودہ کافر سب اس میں شامل ہیں، کے حیات کے قائل ہیں۔ لیکن آج آپ ہمارے تنقیحات کے جوابات اس لیے نہیں دے رہے کہ آپ کا یہ غلط اور مخترع عقیدہ ظاہر ہو رہا ہے۔

یہ آپ کے بڑے مولانا قاضی ظہور الحسینی صاحب کی کتاب "رحمت کائنات" ہے اس میں لکھا ہے:

"کفن چور کفن چرانے آیا تو میت زندہ ہو کر قبر سے بھاگ کر گھر آیا۔ ایک سال زندہ رہا اور بیوی سے صحبت بھی کرتا رہا اور اس کا ایک بیٹا بھی پیدا ہو گیا جس کا نام تھا "مالک"

مفتی صاحب یہ آپ کا عقیدہ ہے کہ مردے اپنے گھروں کو آتے ہیں اور وہ اپنے بیویوں کے ساتھ مباشرت بھی کرتے ہیں۔ پھر آپ نے کہا کہ موت کا منکر کافر ہے جبکہ آپ کا بڑا لکھتا ہے:

"(الف) محمد بن یحییٰ ایک شخص فوت ہو گیا اس کو دفن کر دیا گیا رات کو کفن چوروں نے اس کی قبر کھودی تو وہ اچانک بیٹھ گیا اور دوڑتا ہوا گھر آ پہنچا کافی زمانہ زندہ رہا اس کو حامل کفنہ کہا جاتا تھا۔ (یعنی وہ آدمی جو اپنا کفن اٹھا کر لے آیا)

(ب) اسی طرح ایک آدمی کے دفن کے بعد جب کفن چوروں نے اس کی قبر کھودی تو وہ زندہ ہو کر بھاگ آیا پھر کافی زمانہ زندہ رہا اس کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا بھی دیا جس کا نام مالک تھا۔ (یہ واقعات مشہور محدث، مفسر، مؤرخ اسلام علامہ ابن الجوزیؒ نے اپنی کتاب المنتظم کے جلد ۶ صفحہ ۱۱۴ پر لکھیں ہیں۔ لیکن مماتی مولوی صاحب نے اس حوالے کو ذکر نہیں کیا۔ طاہر گل دیوبندی)

آپ کا عقیدہ تو یہ ہے کہ مردے اپنے گھروں کو آتے ہیں تو آج کیوں اپنا عقیدہ نہیں لکھ رہے۔

مفتی صاحب آپ نے کہا کہ تمہارے بڑے کو "رشیدیہ" سمجھ نہیں آرہا تھا؟ تو مفتی صاحب ہمارے بڑے کو "رشیدیہ" سمجھ آرہا تھا۔ میں آپ سے یہ نہیں کہہ رہا کہ ایک مجلس آج کرتے ہیں اور دوسرا مجلس کل کریں گے۔ بلکہ میں کہتا ہوں جس طرح شرائط میں لکھا ہے دعویٰ، جواب دعویٰ اور دلائل سب ایک مجلس میں کریں گے لیکن میں مفتی صاحب سے کہتا ہوں کہ اگر آپ علماء ہیں اور سمجھ رہے ہیں تو تداخل نہ کریں۔ پہلی بحث مبادیات کا ہے اس میں آپ اپنا دعویٰ منقح اور مبیّن کریں۔ ہم تنقیحات کرتے ہیں کہ آپ کا یہ دعویٰ نہیں ہے جو لکھا ہے اور آپ کی کتابیں اس پر گواہ ہیں۔ لہٰذا مفتی صاحب اپنا صحیح دعویٰ اور عقیدہ جس پر ہم تنقیحات کریں تحریر کریں۔ اس کے بعد ہم جواب دعویٰ لکھیں گے پھر دلائل کی طرف جائیں گے۔

مفتی صاحب نے پہلی ٹرن میں کہا تھا کہ موت کا منکر کافر ہے جبکہ یہ مفتی محمد فرید صاحب کے بیٹے کی کتاب ہے یہ کہتا ہے کہ

"عقیدہ یہ ہے کہ الانبیاء لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار"

انبیاء علیہم السلام کے بارے میں ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر سرے سے موت ہی نہیں آئی۔ قرآن تو کہتا ہے کہ انک میت وانھم میتون قرآن تو کہتا ہے کہ کل نفس ذائقة الموت۔ وما محمد الا رسول افأئن مات (یہاں آیت بھی غلط پڑھی۔ ناقل) ابو بکر صدیق کا عقیدہ یہ تھا کہ طبت حیا و میتا۔ مفتی صاحب آپ ہمارے تنقیحات اس لیے نہیں سن رہے ہیں کہ آپ کا عقیدہ ظاہر ہو رہا ہے۔ یہ آپ کا بڑا قاضی ظہور احمد الحسینی کی کتاب "رحمت کائنات" ہے کہتے ہیں:

"انبیاء کرام علیہم السلام نہیں مرتے۔"

آپ کا عقیدہ تو یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر سرے سے موت ہی نہیں آتی۔ آج کیوں کہتے ہو کہ موت میں اختلاف نہیں ہے۔ یہ "رحمت کائنات" کا صفحہ ۳۲۱ ہے:

"انبیاء علیہم السلام نہیں مرتے اور نماز پڑھا کرتے ہیں اپنی قبور میں" (یہ بات "رحمت کائنات" میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی کتاب "فیوض حرمین" سے نقل کی گئی ہے۔ طاہر گل دیوبندی)

پھر مفتی صاحب نے ”آب حیات“ کا حوالہ دیا تو مفتی صاحب آپ تو”آب حیات“ سے منکر ہیں چنانچہ تسکین الصدور میں لکھا ہے کہ موت انقطاع روح کا نام ہے،ابانة الروح عن الجسد کا نام ہے جبکہ ”آب حیات“میں لکھا ہے کہ موت حفص روح کے ساتھ آئی ہے۔لہذا آپ”آب حیات“ کے منکر ہیں۔

﴿وقت ختم﴾

سنّی مناظر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی چوتھی تقریر

الحمدلله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد!

اس بار مولوی صاحب محترم کے اوسان اتنے خطا تھے کہ جو بھی دیکھیں گے ان شاءاللہ خود فیصلہ کریں گے۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ تنقیحات کے جوابات نہیں مل رہے۔ تو مولوی صاحب نے کوئی تنقیح کی ہے؟

دوسری بات، مولوی صاحب (مولانا نور محمد تونسوی رحمہ اللہ کے بارے میں۔ناقل) کہتے ہیں کور نڈی۔ میں مفتی مجتبیٰ صاحب کو کہتا ہوں کہ اپنے مولوی صاحب کو بے ادبی کرنے سے منع کریں۔ میرے بڑے کی بے ادبی کی گئی۔ ہم اگر آپ کے بڑوں کی بے ادبی کریں گے تو یقیناً آپ کو برا لگے گا۔ میں یہاں کے جو مالک (انتظامیہ والا) ہے ان سے بھی کہتا ہوں کہ مولوی صاحب کو بے ادبی سے منع کریں۔ میرے بڑے کی بے ادبی اس بار کی گئی میں اللہ کے لیے معاف کر رہا ہوں آئندہ اگر کوئی بے ادبی کرے گا تو پھر میں آپ کے بڑوں کے نام بے ادبی سے لوں گا پھر شکوہ نہیں کرنا۔

مماتی مولوی صاحب: آپ تو کہتے ہیں کہ یہ میرا بڑا نہیں ہے۔

مفتی محمد ندیم صاحب: میرا کیوں بڑا نہیں ہے۔ مجھ پر جھوٹ مت باندھو۔ میں نے یہ کہا تھا کہ تسکین الصدور کے خلاف جس نے کچھ لکھا ہو۔ مولانا تونسوی رحمہ اللہ کی ایک عبارت دکھا دو جو تسکین الصدور کے خلاف ہو پھر ٹھیک ہے۔

تیسری بات، مولوی صاحب کہتے ہیں کہ آپ نے دعویٰ میں قبر نہیں لکھا ہے برزخ لکھا ہے۔ تو مولوی صاحب میں نے جسد عنصری بھی لکھا وہ آپ کو نظر نہیں آرہا؟ جسد عنصری کہاں ہوتا ہے؟ قبر میں

ہی تو ہوتا ہے۔ میرا تو ذہن نہیں مان رہا ہے کہ آپ اتنا جاہل ہیں۔ پتہ نہیں آپ ہوش وحواس میں ہیں بھی یا نہیں۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ عتبہ اور شیبہ کی حیات۔ تو مولوی صاحب میرا اور آپ کا یہ موضوع نہیں لیکن میں کہتا ہوں عتبہ اور شیبہ کی حیات اور عذاب سے جو منکر ہے وہ باجماع امت کافر ہے۔ اگر آپ اس کے منکر ہیں تو اس موضوع (حیات النبی ﷺ) پر اپنی شکست تسلیم کریں پھر اس پر بات کریں گے کہ جو مطلق حیات فی القبر کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ اگر آپ عتبہ اور شیبہ کے لیے مطلق حیات کے منکر ہیں تو میں یہاں کھل کر باحوالہ آپ پر فتویٰ لگاتا ہوں کہ آپ کافر ہیں دوبارا کلمہ پڑھو، غسل کرو اور تجدید نکاح بھی کرو مگر ہاں اتنا کہو کہ عتبہ اور شیبہ کے لیے حیات نہیں مانتا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ موضوع سے خروج نہ کریں۔ میں نے بار بار کہا ہے اور تحریر میں بھی لکھا گیا ہے کہ موضوع حیات النبیؐ ہے۔ میں نے آپ کو کہا کہ آپ کے جن ساتھیوں نے میرے ساتھ حیات النبی ﷺ کا لکھا ہے انہیں گریباں سے پکڑ کر پوچھو کہ یہ موضوع کیوں لکھا ہے۔ آپ کے ساتھیوں نے یہ موضوع لکھ کر تسلیم کیا ہے ہم اور آپ دونوں اس پر کتابیں لائے ہیں۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ عقیدہ نہیں لکھ سکتے، اس پر دلیل نہیں دے سکتے۔ بس صرف تنقیحات، تنقیحات کریں گے۔ آپ کی پوری زندگی تنقیحات تنقیحات کرتے گزری ہے۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مردہ قبر سے باہر آگیا۔ تو مولوی صاحب قرآن کریم کہتا ہے اور عام قانون بھی یہی ہے کہ انسان موت کے بعد عادتاً دنیا میں نہیں آسکتا لیکن اگر خرقِ عادت ایسا ہو جائے تو اس سے ہم انکار نہیں کرتے۔ مولوی صاحب اصحاب کہف کا دوبارا زندہ ہونا قرآن نے ذکر کیا ہے اسی طرح حضرت عزیر علیہ السلام کا دوبارا دنیا میں زندہ ہونا قرآن نے ذکر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی چیز خرق عادت ہو جائے تو اس کا مذاق نہ اڑائیں۔ پھر مولوی صاحب نے عبارت دکھائی (الانبیاء لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار) تو مولوی صاحب یہ آپ کے نیلوی صاحب کی کتاب "نداء حق" ہے اس کا جلد نمبر ا صفحہ ۵۹ ہے یہ موت کا وہی معنی کرتے ہیں جو مفتی فرید صاحب رحمہ اللہ کے بیٹے نے کیا ہے۔ یہ لکھتے ہیں:

"ایک عالَم سے دوسرے عالَم میں منتقل ہونے کو موت کہتے ہیں۔"﴿1﴾

اب جو ہم پر لگاتے ہو وہی اس پر بھی لگائیں۔ میں نے آپ کو کہا تھا کہ ہم موت سے منکر نہیں ہیں۔ پھر آپ نے حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی بات کی تو مولوی صاحب ہمارا بحث موت کی کیفیت میں نہیں ہے بلکہ بحث حیات النبی ﷺ میں ہے۔ ہماری بات حیات بعد الوفات میں ہے۔ اور حضرت شیخ (صفدر) رحمہ اللہ نے مستقل باب لگایا ہے اس میں مولانا غلام غوث ہزاروی نور اللہ مرقدہ کی تقریر بھی موجود ہے اور شیخ رحمہ اللہ نے آیات بھی (وفات سے متعلق) نقل کیے ہیں۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ آپ اپنا عقیدہ پیش نہیں کر رہے تو یہ لیں مولوی صاحب تسکین الصدور کا صفحہ ۲۱۹ ہے۔ حضرت لکھتے ہیں:

"تمام اہل سنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام قبر اور برزخ میں زندہ ہیں۔"

مولوی صاحب آپ بھی اسی طرح اپنا عقیدہ کھل کر پیش کریں۔

میں نے آپ کے عقیدے پر ایک حوالہ پیش کیا تھا۔ آپ اگر اِدھر اُدھر کی عبارتیں پیش کریں گے تو میں آپ کی وہ عبارتیں بھی پیش کروں گا جن میں آپ نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارکہ میں موجود جسم کو نبی بھی نہیں کہتے۔ بلکہ اسے انسان بھی نہیں مانتے العیاذ باللہ۔ لیکن میں ابھی پیش نہیں کر رہا لہٰذا آپ موضوع سے خروج نہ کریں۔ آپ کے نزدیک وہ جسم مبارک جو مدینہ منورہ کے روضہ مبارک میں موجود ہیں اور تمام مسلمان وہاں جاتے ہیں کہ ہمارا نبی علیہ السلام یہاں موجود ہیں اور اسے اجماعی عقیدہ مانتے ہیں۔ چودہ سو سال میں کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا ہے۔ مسلمان وہاں جاتے ہیں کہ نبی علیہ السلام یہاں موجود اور حیات ہیں اور ہمارا درود و سلام یہاں سنتے ہیں۔ مولوی صاحب اس عقیدے کے خلاف اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس جسم میں حیات نہیں بلکہ ایک اور جسم اللہ نے دیا اور اس کو حیات حاصل ہے۔ اس (عقیدہ) سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے۔ میں اسی لئے تو آپ سے کہتا ہوں کہ اپنا

﴿1﴾ واضح رہے نیلوی صاحب نے خود اسی نداء حق میں یہ الفاظ استدلال میں نقل کیے ہیں کہ الانبیاء لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار یعنی اللہ کے نبی نہیں مرتے بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل کر دیئے جاتے ہیں۔ دیکھئے جلد اول صفحہ ۲۷۹۔ (طاہر گل دیوبندی)

عقیدہ لکھیں اور پھر اس پر میرے تنقیحات کے جوابات دیں۔ لیکن نہ تو آپ جواب دے سکتے ہیں اور نہ آپ کے بڑوں نے جوابات دیئے ہیں اور قیامت کی صبح تک جوابات نہیں دے سکتے۔ میں تو آپ سے کہتا ہوں کہ میرے دعویٰ پر تنقیح کریں اگر میری طرف سے جواب نہیں دیا گیا تو پھر کہنا۔ آپ کے نزدیک نبی علیہ السلام کو ایک اور جسم دیا جاتا ہے تو یہ جسم تو ختم نبوت اور حیات سے محروم ہو گیا۔

میں نے آپ کی ایک عبارت پیش کی تھی۔ دوسری عبارت پیش کر رہا ہوں۔ یہ مولانا حسین نیلوی صاحب کی "مجموعہ رسائل" ہے اس کا جلد نمبر ا صفحہ ۵۹ ہے لکھتے ہیں:

"اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ بعد از وفات انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مبارکہ موہوبہ اجساد مثالیہ میں داخل ہو کر اعلیٰ علیین میں تشریف لے جاتے ہیں۔"

تو مولوی صاحب ارواح تو جسم مثالی کے ساتھ جنت میں چلے گئے اور جسم عنصری اس سے محروم ہو گیا۔ جبکہ حدیث مبارک میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کا روضہ مبارکہ جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ اس سے آپ انکار کر رہے ہیں۔

یہ میرے پاس تیسری عبارت عبد المقدس صاحب کی کتاب تحقیق الحق کی ہے یہ صفحہ ۱۵۸ پر لکھتے ہیں:

"انبیاء کرام علیہم السلام بحیات برزخیہ باجسام برزخیہ حیات ہیں نہ کہ حیات ہیں بحیات دنیویہ باجساد عنصریہ"

یعنی ایک دوسرا جسم ان کو ملا۔ مولوی صاحب آپ کیوں اپنا عقیدہ نہیں لکھ رہے۔ میرے پاس مزید بھی بہت سے عبارات ہیں لیکن میں نے اپنے دلائل بھی بیان کرنے ہیں صرف آپ کی طرح تنقیحات، تنقیحات نہیں کرتا۔ مولوی صاحب آپ کتابیں لائے ہیں ایک کتاب کو تو ہاتھ لگاؤنا۔ آج قرآن آپ کے سر پر ہاتھ نہیں رکھتا، پیغمبر کی حدیث اور امت کی اجماع آپ کے سر پر ہاتھ نہیں رکھتا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ قیامت کی صبح تک آپ اپنا عقیدہ پیش نہیں کر سکتے۔ میں نے اپنا عقیدہ پیش کیا ہے ایک بار پھر سن لیجئے:

"نبی کریم ﷺ عالم برزخ میں جسد دنیوی عنصری کے ساتھ حیات اور زندہ ہیں۔"

اس ویڈیو میں ان شاء اللہ تمام مسلمان دیکھیں گے۔ میرے دعویٰ میں اگر کوئی ابہام ہے تو تنقیح کیجئے میں ان شاء اللہ جواب دوں گا۔ لیکن زیادہ سے زیادہ مولوی صاحب نے یہ تنقیح کی کہ آپ نے برزخ لکھا ہے

اور قبر نہیں لکھا ہے۔ تو میں نے مولوی صاحب کو بتایا کہ کان اور آنکھیں کھول کر دیکھیں میں نے جسد عنصری لکھا ہے اور وہ قبر میں ہی ہوتا ہے۔ لہذا قبر کی تصریح کی ضرورت نہیں ہے۔

دلیل نمبر ۴: یہ میرے پاس چوتھی دلیل مسلم شریف کی حدیث ہے اس کا جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۶۸ ہے:

"﴿عن انس بن مالک﴾ روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ﴿ان رسول اللہ﴾ بے شک نبی علیہ السلام نے ﴿قال﴾ فرمایا ﴿آتیت﴾ میں آیا ﴿و فی روایت مررت علی موسی﴾ اور ایک روایت میں ہے کہ میں گذرا موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ﴿لیلۃ اسری بی عند الکثیب الاحمر﴾ اس رات جب مجھے معراج کے لئے لے جایا گیا، سرخ رنگ کے ٹیلے کے پاس ﴿وھو قائم یصلی فی قبرہ﴾ اور وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"

مولوی صاحب سرخ رنگ کے ٹیلے زمین پر تھے آسمان میں نہیں تھے۔ ﴿قائم﴾ کھڑا ہونا جسم کی صفت ہے۔ مولوی صاحب میرے پاس اس کے کثیر اسناد ہیں اور اصول یہ کہ ایک حدیث جو مختلف اسناد سے مروی ہو وہ الگ الگ دلیل شمار ہوتی ہے۔ بہر حال یہ چار دلائل ہوگئے، میں پانچویں دلیل کی طرف جاتا ہوں۔ ﴿وقت ختم﴾

مماتی مناظر کی چوتھی تقریر

الحمدللہ وکفی والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد!

مفتی صاحب اپنی عادت سے مجبور ہیں۔ ایک تو اس نے مجھے جاہل کہا۔ میں ان عوام سے کہتا ہوں کہ مفتی تسلیم کریں کہ مجھ سے یہ غلطی ہوگئی کیونکہ میں نے ایسے الفاظ استعمال نہیں کیے ہیں۔ اگر مفتی صاحب کے کسی بڑے سے متعلق میں نے کچھ کہا ہے تو پہلے مفتی صاحب نے یہ کہا تھا کہ یہ (صاحبِ تسکین) ہمارا بڑا اس کے خلاف اگر کسی نے کچھ لکھا ہے تو وہ ہمیں منظور نہیں۔ اسی لئے میں نے کورنڈی کہا۔ بہر حال یہ ایک اصطلاح تھا لیکن مفتی صاحب کو پتہ نہیں چلا کہ میں نے کیوں ایسا کہا۔ لیکن اس نے مجھے جاہل کہا اور یہ جاہل اس کے جہل پر دلالت کرتی ہے یہ جواب ترکی بترکی ہے۔ کیونکہ وہ اپنی غلطی نہیں مانتے۔ میں مفتی صاحب سے کہتا ہوں کہ آپ اپنا دعویٰ صحیح نہیں لکھ سکتے۔ ابھی تک آپ نے ایک مناظرہ میں بھی اپنا

دعویٰ صحیح نہیں لکھا۔ کیا آپ کا یہ دعویٰ پشاور مناظرہ والے دعویٰ کے ساتھ برابر ہے؟ آپ نے پشاور مناظرہ میں لکھا تھا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں بتعلق حیات زندہ ہیں، اس طرح آپ نے الفاظ لکھے تھے۔ پھر قبر کے ساتھ بریکٹ میں برزخ لکھا تھا۔ آپ کا عقیدہ کیوں جگہ جگہ بدلتا ہے؟ آپ کی کتاب کچھ کہتی ہے اور آپ کچھ اور کہتے ہیں۔ ایک مناظرہ میں کچھ کہتے ہیں دوسری مناظرہ میں کچھ اور۔ میں پھر کہتا ہوں کہ مفتی صاحب تنقیحات کے لیے اسی لیے تیار نہیں ہیں کہ ان کا اصل دعویٰ سامنے آنے والا ہے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ میں آپ پر کفر کا فتویٰ لگاتا ہوں کیونکہ آپ جسد مثالی کے قائل ہیں۔ یہ دیکھیں یہ اشرف الجواب ہے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی، جنہیں حکیم الامت کہا جاتا ہے۔ یہ اشرف الجواب صفحہ ۴۳۵ پر فرماتے ہیں:

”مگر صوفیاء اس کے قائل ہوتے ہیں کہ دوسرا بدن جو مشابہ اس بدن عنصری کے ہوتا ہے عالم برزخ میں دیا جاتا ہے تو جس طرح یہ حی تھا وہ بھی حی ہے۔ یہ دوسرا بدن جو مشابہ ہے اس بدن عنصری کے“

یہ تھانوی صاحب نے صوفیاء کا عقیدہ ذکر کیا ہے کہ انبیاء کرام اور عام اموات کو جسد مثالی ملتا ہے۔ آپ کے ”رحمت کائنات“ والے نے بھی اپنی کتاب میں اٹھارہ (۱۸) جگہ جسم مثالی کا قول کیا ہے۔ ایک نہیں، دو نہیں، تین نہیں، چار نہیں، پندرہ نہیں، سولہ نہیں، سترہ نہیں بلکہ پورا اٹھارہ جگہ جسم مثالی مانا ہے۔ مفتی صاحب نے فتویٰ دیا تو یہ لیں ”رحمت کائنات“ کا فتویٰ۔ صفحہ نمبر ۳۵۴ ہے:

”الجاحد بالوجود المثالی لیس من اهل السنة بل فيه شوب من الاعتزال“ (یہاں حضرت مفتی صاحب نے کتاب کا مطالبہ کیا لیکن مماتی مناظر نے کتاب نہیں دیا۔ مرتب)

آپ نداء حق کی بات کر رہے تھے کہ جسد مثالی کے قائل ہیں۔ میں نداء حق سے حوالے دکھا سکتا ہوں کہ وہ روح کا تعلق جسد عنصری کے ساتھ مانتے ہیں۔ آپ جسد مثالی کے منکر ہیں اور الجاحد بالوجود المثالی لیس من اهل السنة بل فيه شوب من الاعتزال۔ لہذا آپ جسد مثالی کی طرف مت جائیں میرا اور آپ کا بحث جسد مثالی میں نہیں ہے بلکہ ہمارا بحث جسد عنصری میں ہے۔ آپ جسد

عنصری میں روح کے اعادے کا قائل ہیں۔ میں بار بار اسی لئے آپ سے کہتا ہوں کہ تنقیحات کی طرف آئیں۔ یہ آپ کے بڑے شیخ سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی کتاب ہے یہ لکھتے ہیں:

"اجساد مثالیہ: ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ اجساد مثالی کا ہمیں انکار نہیں"

آپ نیلوی صاحب پر کیوں یہ الزام لگا رہے ہیں۔ یہ اشرف الجواب ہے اشرف علی تھانوی صاحب کی۔ صفحہ نمبر ۵۰۸، ۵۱۴ اور اسی طرح ۵۱۷ ہے۔ مفتی صاحب دیوبندی حضرات جسد مثالی کے قائل ہیں۔ مفتی صاحب موضوع سے بار بار خروج مت کریں، ہماری بحث جسد مثالی میں نہیں ہے۔

﴿وقت ختم﴾

سنّی مناظر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی پانچویں تقریر

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

مولوی صاحب محترم کہتے ہیں کہ آپ نے ایک مناظرہ میں بھی ابھی تک اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کیا ہے۔ مولوی صاحب جھوٹ وہی بولیں جس کا کسی کو پتہ تو نہ ہو۔ ہم دونوں مناظرہ میں بیٹھے ہیں اور چوتھا، پانچواں ٹرن ہے کہ میں نے اپنا عقیدہ پیش کیا ہے۔ لیکن آپ نے ابھی تک اپنا عقیدہ پیش نہیں کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ دروغ گو را حافظہ نہ باشد آپ کو اس مجلس کا بھی یاد نہیں کہ میں اپنا عقیدہ پیش کر چکا ہوں۔ میں مولوی صاحب کو کہتا ہوں کہ اپنا عقیدہ پیش کریں۔

مولوی صاحب کہتا ہے کہ آپ نے دعویٰ منقح نہیں کیا تو میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ بسم اللہ کریں اور میرے دعویٰ پر تنقیح کریں کہ میں جواب دے دوں لیکن ابھی تک آپ تنقیح نہیں کر رہے ہے۔

پھر مولوی صاحب نے پشاور مناظرہ کی بات کی تو مولوی صاحب پشاور مناظرہ میں بھی آپ نے عقیدہ سے انکار کیا تھا۔ میں نے تو اپنا عقیدہ لکھ کر دیا تھا۔ میرے اس عقیدہ میں جو لفظ اس کے خلاف ہے وہ آپ دکھائیں میں جواب دیتا ہوں۔

پھر مولوی صاحب ابھی تک نعرے لگا رہے تھے کہ عقیدہ کے لیے نص قطعی چاہئے جیسا کہ مفتی مجتبیٰ صاحب محترم نے ابتداء میں فرمایا تھا کہ قرآن وسنت سے دلائل پیش کریں گے۔ آپ لوگ آج تک صوفیاء پر شرک کے فتوے لگا رہے تھے لیکن آج یہاں صوفیاء کرام کا سہارا لے رہے ہیں اور ان سے اپنا

عقیدہ پیش کر رہے ہیں۔ قرآن کو چھوڑا، پیغمبر کی حدیث متواتر کو چھوڑا، نص قطعی کو چھوڑا، فقہاء کرام کو چھوڑا، متکلمین کو چھوڑا۔ آج ان کو سہارا کہاں مل گیا؟ صوفیاء کرام، ماشاء اللہ!

مولوی صاحب صوفیاء کرام کے عبارات کو بھی آئندہ ہاتھ مت لگانا۔ صوفیاء کرام جس جسم مثالی کے قائل ہیں وہ اسے جسم عنصری کا سایہ اور عکس مانتے ہیں اور وہ جسم عنصری کے ساتھ باقاعدہ تعلق مانتے ہیں۔ یہ دیکھیے وہی "اشرف الجواب" جو آپ نے پیش کیا اس کا صفحہ ۲۲۳ ہے مولانا تھانوی صاحب فرماتے ہیں:

"حضور ﷺ کی قبر مبارک کیلئے بہت کچھ شرف حاصل ہے کیونکہ جسد اطہر اس کے اندر موجود ہے۔ بلکہ حضور ﷺ خود یعنی جسد مع تلبس الروح اس کے اندر تشریف رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ قبر میں زندہ ہیں قریب قریب تمام اہل حق اس پر متفق ہیں"

(اس موقع پر مماتی حضرات شور مچانے لگے کہ آگے عبارت پیش کریں۔ مفتی صاحب حفظہ اللہ نے انہیں کتاب دیا اور فرمایا) کہ میں نے آپ سے کتاب کا مطالبہ کیا لیکن آپ نے نہیں دیا حالانکہ مناظرے کا اصول یہی ہے کہ مخاطب مناظر اگر کتاب کا مطالبہ کریں تو آپ کو کتاب دینا ہوگا۔ آپ نے کتاب نہیں دیا لیکن یہ لیجئے کتاب، آگے ہمارے خلاف اس میں کچھ ہے بھی نہیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ آپ نے اپنا اگلا ٹرن کس چیز سے پورا کرنا ہے۔

پھر مولوی صاحب نے کہا کہ ہمارے بڑے تعلق روح کے قائل ہیں یہ لیجئے مولوی صاحب یہ نداء حق ہے اس میں نیلوی صاحب کہتے ہیں:

"آیت قرآن کا اشارہ کہ قبر میں بغیر روح کا محض مردہ جسم ہوتا ہے۔"

یہ میرے پاس علامہ خان بادشاہ جو اشاعت التوحید کے ترجمان ہیں ان کی کتاب البرهان الجلی ہے اور یہ اشاعت اکیڈمی سے شائع ہوا ہے یہ صفحہ ۱۸۱ پر لکھتے ہیں:

"اور روح جسد عنصری کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ الحمد للہ ہمارے اہل السنّت والجماعت کا عقیدہ ہے۔"

مولوی صاحب اب آپ جھوٹ بول رہے ہیں یا آپ کا بڑا جھوٹ بول رہا ہے۔

پھر مولوی صاحب ایک اور بات کی اور اتنا بڑا اغلط فہمی کا مظاہرہ کیا چنانچہ مجھے کہتا ہے کہ جسد مثالی والوں پر آپ نے فتویٰ لگایا۔ میں کہتا ہوں لعنت اللہ علی الکاذبین۔ میں نے آپ سے کہا تھا کہ جو شخص عتبہ اور شیبہ اور دیگر کفار کے مطلق حیات اور عذاب سے انکار کرتا ہے اس شخص پر میں کفر کا فتویٰ لگاتا ہوں اور میرے اکابر نے بھی دیا۔ مولوی صاحب میں اسی لئے تو آپ سے کہتا ہوں کہ دوران مناظرہ تیاری مت کریں بلکہ میرے باتوں کو غور سے سنا کریں تاکہ جواب دے سکے۔ آپ کی کانوں میں ایک اس طرف سے بات کر رہا ہے دوسرا اس طرف سے۔ آپ میری بات نہیں سن رہے تو جواب کس طرح دیں گے۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ جو مطلق حیات کا منکر ہے اس پر کفر کا فتویٰ ہے اور مولوی صاحب کہتے ہیں کہ آپ نے جسد مثالی والوں پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ آپ اپنی طرف سے باتیں کر رہے ہیں۔ میں آپ کے ساتھیوں سے بھی کہتا ہوں کہ مولوی صاحب کو چھوڑیں کہ میری بات سن کر جواب دے۔ یہ اصول کے خلاف ہے کہ مناظرہ میں بیٹھ کر تیاری کرے۔

دلیل نمبر ۵: یہ میرے پاس مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پانچویں دلیل ہے۔ اس کا جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۷۴۳ ہے۔ یہ روایت نقل کرتے ہیں:

”﴿عن انس بن مالک قال بعض اصحاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم﴾ روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ بعض صحابہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں ﴿ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیلۃ اسری بہ مررت علی موسی وھو یصلی فی قبرہ﴾ کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس رات مجھے معراج کے لئے لے جایا گیا تو میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہوا اور وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔“

مولوی صاحب صاحب ﴿وھو﴾ ضمیر سے ذات کی طرف اشارہ ہوتا ہے صفت کی طرف نہیں یعنی موسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ جسم مثالی کا نام نہیں ہے اور نہ صرف روح کا نام ہے۔ ﴿قائم یصلی﴾ مولوی صاحب کھڑا ہونا جسم کی صفت ہے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا حیات کی دلیل ہے۔

دلیل نمبر٦: یہ میرے پاس مصنف ابن ابی شیبہ ہے۔اس کا جلد نمبر ۲۰ صفحہ ۳۹ ہے۔

"﴿عن انس بن مالک﴾ روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ﴿قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم﴾ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿أتیت علی موسیٰ لیلة اسری بی عند الکثیب الاحمر﴾ میں معراج کی رات سرخ ٹیلے کے قریب موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا ﴿وهو قائم یصلی فی قبره﴾ اور وہ قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"

دلیل نمبر۷: یہ مسند ابی یعلیٰ ہے اس کا جلد نمبر ٦ صفحہ ۲۵ ہے۔

"﴿عن انس بن مالک﴾ روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ﴿قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم﴾ یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿مررت علی موسیٰ﴾ میں موسیٰ علیہ السلام پر گزرا ﴿وهو یصلی فی قبره﴾ اور اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

دلیل نمبر۸: یہ میرے پاس مصنف عبد الرزاق ہے اس کے جلد نمبر ۳ صفحہ ۵۷۷ پر ہے۔

"﴿عن انس بن مالک یحدث ان النبی صلی الله علیه وسلم قال﴾ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ﴿مررت بموسیٰ لیلة اسری بی وهو قائم یصلی فی قبره﴾ میں اسراء کی رات موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا، وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"

دلیل نمبر۹: یہی روایت امام مسلم نے الگ سند سے ذکر کی ہے۔الفاظ یہ ہیں:

"﴿قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مررت علی موسیٰ ---- وهو قائم یصلی فی قبره﴾ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرا گزر موسیٰ علیہ السلام پر ہوا۔۔۔اور اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"

دلیل نمبر ۱۰: یہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب "حیات الانبیاءؑ" ہے اس کا صفحہ ۸۷ پر نقل کرتے ہیں:

"﴿عن انس بن مالک ... ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... مر علی موسی علیہ السلام و ھو یصلی فی قبرہ﴾ روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آپ ﷺ موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرے اور وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔"

مولوی صاحب یہاں تک میرے دس (۱۰) دلائل ہوگئے۔ میں آگے مزید دلائل پیش کروں گا۔ لیکن میں پھر آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اپنا عقیدہ پیش کریں جس طرح میں نے پیش کیا ہے۔ اگر میرے عقیدہ پر کسی قسم کی تنقیح کرنی ہے تو کریں میں جواب دوں گا۔ میں ہر ٹرن میں اپنا عقیدہ پڑھ کر سناتا ہوں۔ عوام بھی ان شاء اللہ ویڈیو دیکھ کر سمجھ سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں مولوی صاحب اگر ماں کا حلال دودھ پیا ہے ﴿2﴾ تو بسم اللہ کر کے مجھے تحریراً اپنا عقیدہ پیش کریں اور جس طرح میں نے جرأت کے ساتھ بیان کیا آپ بھی جرأت کے ساتھ بیان کریں۔ ﴿وقت ختم﴾

مماتی مناظر کی پانچویں تقریر

اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ولاتقوالوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ط بل احیاء ولاکن لاتشعرون ۰

مفتی صاحب میں ایک بار پھر آپ کا توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آپ اصول مناظرہ سے ناخبر ہیں میں پھر "رشیدیہ" پیش کر رہا ہوں کہ آپ اپنا دعویٰ منقح کریں۔ آپ کا دعویٰ حیات النبی کا نہیں ہے۔ آپ کیوں عوام سے اپنا عقیدہ چھپا رہے ہیں۔ ان آیات سے آپ کو تلاوت کا ثواب تو مل سکتا ہے لیکن آپ کا

﴿2﴾ مماتی حضرات نے ان الفاظ کا برا منایا کہ مفتی صاحب نے ہمیں گالی دی۔ اس کے جواب میں مفتی صاحب نے وضاحت کی ہماری مراد اس لفظ سے صرف یہی تھی کہ جس طرح ماں اپنے بیٹے سے کہتی ہیں کہ بیٹا دودھ حلال کرو یعنی بہادری سے لڑو تو واللہ العظیم میری مراد ان الفاظ سے فقط یہی تھی کہ آپ بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا عقیدہ تحریر کریں جس طرح میں نے جرأت سے اپنا عقیدہ تحریر کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود مفتی صاحب نے بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے معذرت کی تاکہ مناظرہ متاثر نہ ہو اور مماتی حضرات کو مناظرہ سے بھاگنے کا بہانہ نہ ملے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مماتی مناظر نے مولانا نور محمد تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کو "کورنڈی" کہا اور مفتی صاحب کے احتجاج کے باوجود نہ معذرت کی اور نہ کوئی معقول وضاحت کی، کیوں؟۔ مرتب

دعویٰ اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ باقی آپ نے جو دس دلائل پیش کیے تو مفتی صاحب یہ عقیدے کا مسئلہ ہے۔ اور عقیدہ کے لئے قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت نص چاہئے۔ یا قرآن کریم کی آیت ہوگا یا حدیث متواترہ ہوگا۔ ہم اس طرف نہیں جاتے۔ نہ یہ قرآنی آیت آپ کی دلیل بنتی ہے اور نہ یہ احادیث۔ آپ ان میں سے ایک حدیث کو متواتر ثابت کریں۔ پہلے تو ان احادیث پر کلام ہے۔ اس پر جرح موجود ہے جو ہم ان شاء اللہ اپنے وقت پر پیش کریں گے۔ ان دلائل سے آپ کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔ ہم آپ سے تنقیحات کر رہے ہیں کہ آپ صرف نبی علیہ السلام کے حیات کے قائل ہیں یا باقی انبیاء کرام علیہم السلام کے حیات کے بھی قائل ہیں؟ دوسری بات یہ کہ آپ صرف انبیاء کرام علیہم السلام کے حیات کے قائل ہیں یا عام اموات کے حیات کے بھی قائل ہیں؟ یہ ہمارا پہلی تنقیح ہے۔ دوسری تنقیح یہ کہ آپ اعادہ روح کے ساتھ حیات مانتے ہیں یا تعلق روح کے ساتھ۔ ان تنقیحات کے ہمیں جوابات دیجئے۔ میں اپنا وقت بھی آپ کو دیتا ہوں۔ آپ نے دعویٰ حیات النبی کا پیش کیا ہے اور دلیل میں رأیت موسی یصلی قائم فی قبرہ۔ دعویٰ حیات النبی کا لکھا ہے اور "نبی" جب مطلق بولا جائے تو مراد اس رسول اللہ ﷺ ہوتے ہیں اور دلیل میں موسیٰ علیہ السلام پیش کرتے ہیں۔ اتنا تو آپ کا علم ہے۔ یہ آپ کا مناظرہ ہے۔ ان دلائل سے آپ کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔

پہلی تنقیح: آپ صرف نبی علیہ السلام کے حیات کے قائل ہیں یا باقی انبیاء کرام علیہم السلام کے حیات کے بھی قائل ہیں؟

دوسری تنقیح: آپ صرف انبیاء کرام علیہم السلام کے حیات کے قائل ہیں یا عام اموات کے حیات کے بھی قائل ہیں؟

تیسری تنقیح: آپ اعادہ روح کے ساتھ حیات مانتے ہیں یا تعلق روح کے ساتھ؟

پہلے ہمارے ان تنقیحات کے جوابات دیجئے پھر ہم مزید تنقیحات کریں گے۔ مفتی صاحب دلائل کی طرف مت جائیں پہلے دعویٰ منقح کریں اس کے بعد ہم آپ کو دکھائیں گے کہ لاتقول لمن یقتل سے آپ کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ یا رأیت موسی یصلی قائم فی قبرہ سے آپ کا استدلال درست ہے یا نہیں۔ پہلے ان عوام کے لیے اپنا دعویٰ منقح کریں اور ہم جو تنقیحات کرتے ہیں برائے مہربانی ان کے

جوابات دیں۔ قرآن کی آیتیں پڑھیں اس پر آپ کو ثواب تو ملے گا لیکن دعویٰ ثابت نہیں ہو گا۔ ان دلائل میں کسی میں بھی یہ نہیں ہے کہ نبی جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں حیات ہیں۔

پھر آپ نے اشرف الجواب پیش کی تھی تو میں مفتی صاحب سے کہتا ہوں کہ دیانت سے کام لینا چاہیے۔ دیانت مسلمان خصوصاً عالم کے لیے ضروری ہے۔ ہم نے آپ سے کہا تھا کہ آگے عبارت بھی پڑھ لیجئے۔ حضرت تھانوی صاحب آگے کہتے ہیں:

"مگر یاد رہے کہ اس حیات سے مراد ناسوتی نہیں وہ دوسری قسم کی حیات ہے۔ جس کو برزخیہ کہتے ہیں۔"

انہوں نے اس حیات کو دنیوی، جسدی، عنصری، حقیقی، تامہ اور کامل حیات نہیں کہا ہے۔

پھر مفتی صاحب نے کہا تھا کہ آپ نے تیاری نہیں کی ہے تو میں کہتا ہوں کہ ہم ایسے لوگوں کے لیے تیاری نہیں کرتے۔ کیونکہ ہمیں پتہ ہے کہ آج تک آپ نے اپنا صحیح عقیدہ نہیں لکھا ہے۔ اور نہ تنقیحات کے جوابات آپ نے کبھی دیئے ہیں لہذا میں آپ سے مناظرہ کے لیے کیوں تیاری کروں؟ یہ تمام کتابیں اس عاجز کے نظروں سے گزرے ہیں۔ یہ نہ کہنا کہ ہم نے تیاری نہیں کی ہے۔ اور اگر آپ کو تیاری نظر نہیں آتی تو وہ اس لئے کہ آپ نہ اپنا دعویٰ لکھ سکتے ہیں اور اس پر تنقیحات کے جوابات دے سکتے ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

﴿وقت ختم﴾

سنّی مناظر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی چھٹی تقریر

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

سب سے پہلے ہماری اور آپ کی ایک لفظ پر بات چلی تو مولوی صاحب ہماری اصطلاح یہ ہے کہ ماں اپنے بیٹے سے کہتی ہے کہ دودھ حلال کرو یعنی بہادری سے لڑو۔ اور واللہ العظیم ہماری مراد اس لفظ سے فقط یہی تھا۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ دعویٰ منقح کریں تو مولوی صاحب جن باتوں کے جوابات ہو چکے ہیں انہیں بار بار مت دہرائیں۔ مناظرہ اسے نہیں کہتے کہ ایک بات کی جواب ہو جائے اور آپ بار بار اسے دہراتے رہیں۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں نص قطعی پیش کرنا ہو گا۔ آپ مجھ سے نص قطعی مانگتے ہیں اور اپنا عقیدہ صوفیاء کرام سے ثابت کر رہے ہیں اور اس کا بھی میں نے جواب دیا ہے۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں تنقیحات کروں گا تو مولوی صاحب پہلے آپ اپنا عقیدہ تو لکھیں۔ اس کے بعد تنقیحات کریں۔

مولوی صاحب کی ایک تنقیح یہ ہے کہ یہ حیات تعلق روح کے ساتھ ہے یا اعادہ روح کے ساتھ ہے؟ مولوی صاحب کوئی اگر تعلق کے ساتھ حیات مانتا ہے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر اعادہ روح کے ساتھ مانتا ہے تو بھی ٹھیک ہے۔ یہ عقیدے کا اختلاف نہیں ہے بلکہ کیفیت کا اختلاف ہے۔ مولوی صاحب آپ تعلق کے ساتھ حیات مانتے ہیں یا اعادہ روح کے ساتھ مانتے ہو جو بھی آپ مانتے ہیں یہاں تحریر کریں اور اس کے منکر کو گمراہ لکھیں میں آپ کے ساتھ اختلاف ختم کرتا ہوں۔

دوسری تنقیح یہ کی کہ آپ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے حیات مانتے ہیں یا صرف نبی کریم ﷺ کے لیے۔ تو مولوی صاحب ہم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے حیات کے قائل ہیں لیکن یہاں ہمارا موضوع صرف حیات النبی ﷺ ہے۔ یہاں کوئی دوسرا موضوع نہیں ہے۔ آپ کے ساتھیوں نے موضوع یہی لکھی ہے۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں رأیت موسی قائم یصلی فی قبرہٖ کیوں پیش کر رہے ہیں جبکہ دعویٰ نبی کریم ﷺ کے حیات کا ہے تو مولوی صاحب سادہ لوگوں کی طرح باتیں مت کریں آپ نے یہ اصولی قانون عصمت انبیاء کے بحث میں پڑھا ہو گا کہ ایک نبی کیلئے ایک صفت ثابت ہو جائے تو تمام انبیاء کے اسے ماننا ضروری ہے کیونکہ صفت نبوت میں سب برابر ہیں۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ حضرت تھانوی صاحب نے جسم عنصری نہیں کہا ہے تو مولوی صاحب آپ اشرف الجواب اٹھا کر دیکھیں حضرت کہتے جسد مع تلبس الروح یعنی روح جسم کے اندر

ہے۔اس میں جسم کی تصریح موجود ہے۔ہاں آگے جو کہا ہے کہ یہ حیات ناسوتی نہیں بلکہ حیات برزخی ہے تو یہ تو ہم بھی کہتے ہیں کہ وہ حیات دنیا کی نہیں ہے بلکہ دوسری قسم کی حیات ہے۔(یہاں مماتی حضرات نے شور مچانا شروع کیا تو مجبوراً وہاں کے مالک درمیان میں کھڑے ہوگئے کہ آپ شور مچارہے ہیں یہ شور کرنے کی باتیں نہیں ہیں اس کے بعد مماتی حضرات جب چپ ہوگئے تو مفتی صاحب نے دوبارا اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا) مولوی صاحب ہم نے ابتداء میں کہا تھا کہ اگر کوئی بات کرنی ہو تو اپنے ٹرن میں کریں گے آپ سب نے جو شور مچایا یہ اصولوں کی خلاف ورزی ہے یا نہیں؟

دوسری بات، مولوی صاحب میں اب بھی کہتا ہوں کہ یہ حیات برزخی جسمانی ہے آپ حیات برزخی جسمانی لکھیں جس طرح حضرت تھانوی صاحب کی عبارت میں ہے آج میں آپ کے ساتھ اس مسئلہ پر اختلاف ختم کرتا ہوں۔یہ اگر آپ اعادہ روح کے ساتھ مانتے ہو یا تعلق روح کے ساتھ ہو لیکن جسم عنصری کے لئے حیات ماننا ہوگا۔میں آپ کو کہتا ہوں کہ حیات برزخی ہے اور شیخ رحمہ اللہ کی تسکین الصدور کا حوالہ میں ساتھ لایا ہوں کہ حیات دنیوی کا یہ مطلب لینا کہ تمام دنیوی آثار کے ساتھ حیات ماننا تو ہم قطعاً ایسے حیات دنیوی کے قائل نہیں ہیں۔ہم جو دنیوی کہتے ہیں تو اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ دنیا والے جسم کے ساتھ حیات ہیں یہ لیں تسکین الصدور کا صفحہ ۲۸۰ ہے:

”علماء دیوبند جہاں آنحضرت ﷺ کے حیات دنیوی اور حیات جسمانی کا لفظ بولیں گے تو اس سے یہی مراد ہوگی کہ آپ کی روح کا بدنِ دنیا سے تعلق ہے۔نہ یہ کہ تمام احکام میں یہ حیات دنیوی ہے“

نیچے حاشیہ میں مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ کا حوالہ بھی پیش کیا ہے اور یہاں ماہنامہ تعلیم القرآن کا حوالہ بھی پیش کیا ہے۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ آپ جیسے لوگوں کے لیے ہم تیاری نہیں کرتے تو میں کہتا ہوں کہ آپ نے تیاری نہیں کی تھی اسی لئے کتابیں لاکر سامنے رکھے تو ہیں لیکن آپ کو بھی پتہ نہیں ہے کہ کس موضوع پر ہیں اور ان میں میری دلیل ہے بھی یا نہیں۔تبھی تو آپ کا یہ حال ہے۔آپ کی مثال ایسی ہے:

لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

مولوی صاحب مجھے کہتے ہیں کہ قطعی دلائل پیش کریں تو مولوی صاحب یہ میرے پاس امام سیوطی رحمہ اللہ کی الحاوی للفتاوی ہے اس کا صفحہ نمبر ۵۴ ہے۔ یہ لکھتے ہیں:

﴿فاقول حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قبرہ هو و سائر الانبیاء معلومة عندنا علما قطعیا لما قام عندنا من الادلة فی ذالک وتواترت به الاخبار﴾ قبر میں نبی علیہ السلام اور دیگر انبیاء کی حیات کا علم ہمارے نزدیک قطعی ہے کیونکہ اس کے بارے میں ہمارے نزدیک ادلہ قائم ہیں اور متواتر احادیث ہیں۔"

مولوی صاحب میں نے دس(۱۰) دلائل پیش کیے تھے۔

دلیل نمبر۱۱: یہ میرے پاس امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب حیات الانبیاء ہے انہوں نے اس مسئلہ پر مکمل کتاب لکھا ہے یہ فرماتے ہیں:

﴿ان رسول الله صلی الله علیه وسلم أتیت علی موسیٰ --- وهو قائم یصلی فی قبره﴾ رسول اللہ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے اور وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"

یہ روایت تقریباً تمام محدثین نے اپنی اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ حتیٰ کہ تاریخ جرجان نے بھی اپنی سند کے ساتھ صفحہ ۳۷۷ پر نقل کیا ہے بطور تائید یہ بھی سن لیں:

"﴿عن ابوهریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مررت بموسیٰ وهو قائم یصلی فی قبره﴾ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا گزر موسیٰ علیہ السلام پر ہوا اور وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

مولوی صاحب یہ میں نے گیارہ دلائل پیش کیے تین قرآن مجید سے اور آٹھ احادیث مبارکہ سے۔ اسی طرح مولوی صاحب سے بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ اپنا عقیدہ لکھ کر میرے حوالے کر دیں۔ اور اس پر صرف ایک دلیل پیش کریں کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں مردہ ہیں العیاذ باللہ اور حیات جسم مثالی کے

ساتھ ہے۔ مولوی صاحب حیات برزخی، کافوری، مشکی، جنتی جتنے الفاظ آپ کے بڑوں نے لکھیں ہیں ان کے اثبات پر ایک دلیل پیش کریں۔ صحیح نہ ہو تو ضعیف، ضعیف نہ ہو تو موضوعی حدیث دکھادیں بشرطکہ پہلے کتابوں نے نقل کیا ہو۔ واضح رہے ابھی اپنی طرف سے نہ گھڑنا۔

دلیل نمبر ۱۲: یہ بخاری شریف کی جلد اول صفحہ ۳۴۳ ہے یہ نقل کرتے ہیں:

"﴿عن ابوھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مابین بیتی و ممبری روضۃ من ریاض الجنۃ﴾ روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور ممبر کے درمیان جو حصہ ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

تو نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرا روضہ جنت کے ٹکڑوں سے ایک ٹکڑا ہے اور مولوی صاحب جنت میں مردے نہیں بلکہ زندے رہتے ہیں۔

دلیل نمبر ۱۳: یہ میرے پاس مسند احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جلد ۴ صفحہ ۲۹ ہے۔ یہی حدیث اپنی سند سے نقل کی ہے:

"﴿ مابین بیتی و ممبری روضۃ من ریاض الجنۃ﴾ میرے گھر اور ممبر کے درمیان جو حصہ ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

دلیل نمبر ۱۴: یہ صحیح ابن حبان کا جلد نمبر ا صفحہ ۲۷۳ ہے۔ یہ اپنی سند کے روایت نقل کرتے ہیں:

"﴿عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مابین بیتی و ممبری روضۃ من ریاض الجنۃ﴾ میرے گھر اور ممبر کے درمیان جو حصہ ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

مولوی صاحب جنت زندوں کی جگہ ہے مردوں کا نہیں۔

دلیل نمبر ۱۵: یہ مصنف ابن ابی شیبہ کی جلد نمبر ۱۶ اور صفحہ نمبر ۴۰۱ ہے۔ یہ روایت کرتے ہیں:

"﴿عن ابوھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مابین قبری و ممبری روضۃ من ریاض الجنۃ﴾ روایت ہے حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے قبر اور ممبر کے درمیان جو حصہ ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

دلیل نمبر۱۶: یہ صحیح مسلم کی جلد نمبر۱ صفحہ ۴۴۶ ہے:

"﴿عن ابوهريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مابين بيتي و ممبری روضة من رياض الجنة﴾ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور ممبر کے درمیان جو حصہ ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

دلیل نمبر۱۷: یہ مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۳ صفحہ ۱۸۲ ہے:

"﴿قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مابين قبری و ممبری روضة من رياض الجنة﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے قبر اور ممبر کے درمیان جو حصہ ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

مولوی صاحب میں نے پندرہ (سترہ۔ مرتب) دلائل پیش کیے۔ آپ سے پھر مطالبہ کرتا ہوں کہ اپنا عقیدہ لکھ کر مجھے دے دیں۔ اور اس پر ایک دلیل پیش کریں کہ نبی علیہ السلام اپنی قبر میں مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں بلکہ ایک اور مثالی جسم کے ساتھ زندہ ہیں۔ اصلی جسد عنصری کے ساتھ حیات نہیں ہیں اس پر ایک دلیل ضعیف تو کیا موضوعی پیش کریں۔ ﴿وقت ختم﴾

مماتی مناظر کی چھٹی تقریر

الحمدلله وكفى والصلوة والسلام على من لا نبی بعده اما بعد!

مفتی صاحب میں پھر آپ سے کہتا ہوں کہ احادیث اور آیات پڑھنے پر آپ کو ثواب تو مل سکتا ہے لیکن قیامت کی صبح تک ان آیات و احادیث سے آپ کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا۔ آپ نے ہمارے ایک تنقیح کا جواب ہمیں نہیں دیا۔ میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ صرف حیات النبی کے قائل ہیں یا تمام انبیاء کرام کے حیات کے قائل ہیں آپ نے کہا کہ ہم تمام انبیاء کرام کے حیات کے قائل ہیں۔ مفتی صاحب آپ حیات الاموات کے قائل ہیں آپ نے اپنا دعویٰ کیوں چھپایا ہے؟ تحریر میں آپ نے دجل سے کام لیا

ہے۔ اپنا کلی عقیدہ کیوں چھپایا ہے وہ نکالیں۔ شرائط تو ہم نے آپ کے ساتھ تسلیم کیے تھے لیکن آپ دجل وفریب سے کام لے رہے ہیں اور عوام سے اپنا کلی عقیدہ چھپاتے ہیں۔ اپنا یہ کلی عقیدہ لکھیں کہ تمام اموات زندہ ہیں۔

پھر آپ نے کہا کہ تعلق اور اعادہ دونوں موقف ٹھیک ہے لیکن آپ نے اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کیا کہ آپ کا عقیدہ کیا ہے؟ آپ کے بڑے سرفراز صفدر صاحب نے تسکین الصدور میں لکھا کہ روح بدن میں لوٹ آئی ہے۔ ہم پھر آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمارے تنقیحات کے جوابات دیں۔ مفتی پہلے یہ بتائیں کہ آپ کا عقیدہ تعلق روح کا ہے یا اعادہ روح کا ہے۔ پھر یہ بتائیں کہ جو تعلق روح کے قائل ہیں ان کا کیا حکم ہے اور جو اعادہ روح کے قائل ہیں ان کا حکم کیا ہے؟ مفتی صاحب ان تنقیحات کے جوابات دیں۔ یہ بھی منقح کریں کہ آپ حیات الاموات سے کیوں انکار کر رہے ہیں اور کیوں عوام کے سامنے اپنا عقیدہ پیش نہیں کر رہے؟ مفتی صاحب کتابیں پیش کر کے عوام کو دھوکا نا دیں ایک دلیل سے بھی آپ کا عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔ واللہ العظیم ان آیات اور احادیث سے آپ کا عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔ عقیدے کیلئے نص قطعی چاہئے جو قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہو۔ آپ نے جو احادیث پیش کی ہیں میں ان پر مستقل جرح کروں گا۔

میں پھر مفتی صاحب کو کہتا ہوں کہ آپ دجل وفریب نہ کریں بلکہ دعویٰ پیش کریں۔ آپ کا جو اصل عقیدہ ہے کہ حیات دنیوی، حسی، حقیقی ہے اور حیات کاملہ اور تامہ اور اعادہ روح کے ساتھ حیات کے قائل ہیں۔ اسی طرح آپ کا عقیدہ ہے کہ مردے گھروں کو آتے ہیں وہ عقیدہ لکھیں۔ آپ نے جو عقیدہ لکھا ہے یہ آپ کا صحیح عقیدہ نہیں ہے۔

آپ اصول مناظرہ سے ہٹ کر جا رہے ہیں مبادیات کی طرف آئیں۔ میں آیات کا جواب نہیں دوں گا بلکہ آیات سے آپ جو استدلال کر رہے ہیں اس کا جواب دوں گا۔ واللہ العظیم آپ کے پاس اپنے اس عقیدہ پر ایک بھی حدیث نہیں ہے کہ یہ حیات دنیوی، حسی، حقیقی، کامل ہے اور وہ سنتے ہیں قیام، رکوع اور سجدہ کرتے ہیں اور قبروں سے نکل کر اپنے گھروں میں آتے ہیں اور اپنی بیویوں سے صحبت کرتے ہیں اور ان کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ واللہ العظیم اس پر ایک صحیح حدیث کیا ضعیف کیا موضوع بھی آپ پیش

نہیں کر سکتے۔لہذا پہلے اپنا دعویٰ منقح کر کے پیش کریں لیکن ان شاءاللہ قیامت کی صبح تک آپ اپنا صحیح دعویٰ کہ یہ حیات دنیوی، حسی، حقیقی اور کامل ہے اور میت سماع اور کامل تصرف کرتی ہے۔لہذا آپ اپنا صحیح عقیدہ لکھیں۔اس کے بعد ان شاءاللہ ہم بھی جواب دعویٰ لکھیں گے۔آپ نے تین گھنٹے وقت اسی لئے مقرر کیا تھا کہ تین گھنٹے ادھر ادھر سے پورا کر کے راہِ فرار اختیار کریں۔لہذا اپنا دعویٰ لکھیں اور اس پر ہمارے تنقیحات کے جوابات دیں۔باقی اگر آپ آیات اور دلائل پیش کرتے ہیں تو کسی دلیل سے آپ کا یہ صحیح اور کلی عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔ہم نے جو تنقیحات کی ہیں ایک کا جواب بھی نہیں آیا۔مفتی صاحب کہتے ہیں کہ اگر کوئی تعلق کے ساتھ حیات کا قائل ہے یا اعادہ روح کے ساتھ حیات کا قائل ہے انہیں میں کچھ نہیں کہتا۔آپ کیوں کچھ نہیں کہتے! آپ کا عقیدہ مذبذب ہے۔آپ کے بڑے کوئی کچھ کہتے ہیں کوئی کچھ۔﴿وقت ختم﴾

سنّی مناظر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی چھٹی تقریر

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

مولوی صاحب سب سے پہلے یہ بات کہ نفس تلاوت پر آپ کو ثواب ملے (دعویٰ ثابت نہیں ہوگا) تو مولوی صاحب الحمدللہ میں نے جو بھی دلیل پیش کی ہے اس کے بعد اپنا استدلال پیش کیا ہے۔مولوی صاحب ﴿وھو قائم یصلی﴾ یہ حیات کی دلیل ہے ﴿فی قبرہ﴾ یہ جسد عنصری کی دلیل ہے اس کے بعد کون سی تصریح چاہئے؟

(یہاں پھر مماتی حضرات نے بولنا شروع کیا کہ نص قطعی پیش کریں حالانکہ ابتداء میں صدرین نے کہا تھا کہ درمیان میں کوئی بات نہیں کرے گا بلکہ اپنی ٹرن میں ہی بات کرے گا)

پھر یہ کہتے ہیں کہ حیات النبی ﷺ موضوع نہیں ہے۔مولوی صاحب آپ کے بڑے جو آپ کو مناظرہ میں لائے ہیں وہ اندھے تھے؟ انہوں نے کہا تھا کہ موضوع حیات النبی ﷺ کا ہوگا اور یہ بھی کہا کہ میں مولانا خضر حیات صاحب کا شاگرد ہوں اگر ابھی مناظرہ کرنا ہے تو بسم اللہ کیجئے۔میں نے اسے کہا کہ مباحثہ کرنا ہے تو ابھی ہو سکتا ورنہ مناظرہ کے لیے کتابوں کی ضرورت ہوتی ہے۔آپ کے اپنے ساتھی نے لکھا ہے کہ:

"حیات النبی کے بارے میں کچھ احباب آپ کی چیلنج کو قبول کرتے ہیں"

یہ سن لیں مولوی صاحب اب تیاری مت کریں۔ یہ تحریر دیکھیں! میں نے بھی جوابی تحریر میں لکھا ہے کہ:

"موضوع حیات النبی ﷺ ہو گی جیسے کہ تحریر میں لکھا ہے۔"

تیسری تحریر میں بھی لکھا ہے کہ:

"موضوع حیات النبی ﷺ ہو گی۔"

جب تینوں تحریروں میں یہ موضوع لکھی گئی ہے تو اب جب مناظرہ میں میرے سامنے آئے تو اب کیوں اس موضوع سے انکار کرتے ہیں؟ مولوی صاحب اگر آپ مناظرہ نہیں کرسکتے تو آپ سائیڈ پر ہو جائیں جنہوں نے میرے ساتھ موضوع لکھا ہے انہیں آگے کریں۔ لیکن مجھے پتہ ہے مولوی صاحب صاحب!

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے　　　　یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مولوی صاحب کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے جوابات نہیں دیئے تو مولوی صاحب اگر فرمائشی جوابات چاہیے تو میں نے نہیں دیئے اور اگر میری مرضی کے مطابق ہو تو میں دے چکا ہوں۔

پھر مجھے کہتے ہیں کہ تحریر میں دجل سے کام لیا ہے تو مولوی صاحب تحریر تو آپ کے ساتھیوں نے لکھا ہے۔ وہ بچے نہیں بلکہ علماء تھے اور مولانا خضر حیات کے شاگردان میں موجود تھا۔ نہ وہ بچے تھے نہ مجنون۔ انہوں نے میرے ساتھ تحریر لکھی ہے اور اس پر دستخط کیے ہیں۔ لہذا یہ سوال ان سے کریں۔

مولوی صاحب پھر کہتے ہیں کہ آپ تعلق کے ساتھ حیات مانتے ہیں یا اعادہ روح کے ساتھ۔ میں نے پہلے وضاحت کی ہے کہ تعلق کے ساتھ بھی حیات انہیں حیات ملتا اور اعادہ کے ساتھ بھی۔ مولوی صاحب ایسا نہیں ہو سکتا کہ تعلق بھی نہ ہو اور اعادہ روح بھی نہ ہو اور حیات حاصل ہو۔ مولوی صاحب آپ حیات کی تعریف کریں تو بات اور بھی واضح ہو جائے گی۔ حجر، شجر کی حیات والا معنی یہاں کر کے گستاخی نا کریں۔ انسان کے لئے حیات کا معنی کیا ہے اس کی وضاحت آپ کریں بات واضح ہو جائے گی لیکن ان شاء اللہ مناظرہ کی آخر تک آپ حیات کی تعریف نہیں کرسکیں گے۔

پھر کہتے ہیں کہ آپ کا عقیدہ کیا ہے تو میں نے اپنا عقیدہ لکھ دیا ہے اگر فرمائشی عقیدہ مانتے ہیں تو بے شک وہ میں نے نہیں لکھا ہے۔ میں نے اپنا عقیدہ لکھا ہے اور اس پر تسکین الصدور کا حوالہ بھی دیا ہے۔ تین کتابوں کے حوالے نیچے دیئے ہیں۔

پھر کہتے ہیں کہ عوام کو دھوکا مت دیں۔ تو مولوی صاحب یہاں عوام نہیں بیٹھے ہیں ہم بھی علماء ہیں اور آپ بھی علماء ہیں۔ اگر آپ خود کو عوام کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ آپ اگر علماء ہیں تو میں نے قرآن وسنت پیش کیا ہے اس پر کوئی کسی کو دھوکا نہیں دیتا، بلکہ حق عقیدہ کی طرف ان کے زریعے دعوت دیتے ہیں اور میں بھی آپ کو اس کی دعوت دیتا ہوں۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں آپ کی دلائل کے جوابات نہیں دیتا۔ تو مولوی صاحب آپ قیامت تک جوابات دے بھی نہیں سکتے۔ آپ بھلا میرے دلائل کے کیا جوابات دیں گے۔

میں نے سترہ(۱۷) دلائل پیش کیے تھے یہ میرے پاس اگلا دلیل ہے:

دلیل نمبر۱۸: یہ صحیح مسلم کی حدیث ہے:

"﴿عن عبداللہ بن زید المازنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین بیتی و ممبری روضة من ریاض الجنة﴾ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور ممبر کے درمیان جو حصہ ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

اور میں نے پہلے کہا تھا کہ جنت میں زندہ رہتے ہیں نہ کہ مردے۔

دلیل نمبر۱۹: یہ مصنف عبد الرزاق جلد نمبر ۳ صفحہ ۔۔۔ ہے۔ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں:

"﴿انہ سمع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین بیتی و ممبری روضة من ریاض الجنة﴾ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور ممبر کے درمیان جو حصہ ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

دلیل نمبر ۲۰: یہ میرے پاس مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جلد ۴ صفحہ ۶۲۸ ہے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”﴿ما بین بیتی و ممبری روضة من ریاض الجنة﴾ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور ممبر کے درمیان جو حصہ ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔“

دلیل نمبر ۲۱: یہ بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ ۵۰۴ ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں:

”﴿قال ما بین بیتی و ممبری روضة من ریاض الجنة﴾ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور ممبر کے درمیان جو حصہ ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔“

دلیل نمبر ۲۲: یہ میرے پاس مسند امام احمد بن حنبل کی جلد ۴ ہے یہ ایک اور سند سے نقل کرتے ہیں:

”﴿قال ما بین بیتی و ممبری روضة من ریاض الجنة﴾ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور ممبر کے درمیان جو حصہ ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔“

دلیل نمبر ۲۳: یہ میرے پاس سنن ابوداؤد شریف ہے اس کا جلد نمبر ا صفحہ ۲۲۱ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ آپ مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کریں کیونکہ آپ درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔ صحابہ نے اشکال پیش کیا:

”﴿کیف تعرض صلواتنا علیک﴾ ہمارا درود آپ پر کس طرح پیش ہوگا ﴿وقد ارمت﴾ جب کہ آپ ریزہ ریزہ ہو چکے ہوں گے ﴿قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء﴾ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔“

مولوی صاحب صحابہ کرام کو اشکال یہ تھا کہ جب جسم نہیں ہو گا تو درود کس طرح پیش ہو گا۔ تو نبی علیہ السلام نے یہ جواب نہیں دیا کہ آپ کا درود میرے روح پر پیش ہو گا اور وہ ریزہ ریزہ نہیں ہو جاتا۔ بلکہ فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔"

اس سے پتہ چلا کہ نبی علیہ السلام کے جسم مبارک کو حیات حاصل ہے۔

دلیل نمبر ۲۴: یہ میرے پاس سنن دارمی ہے۔ یہ بھی یہی روایت نقل کرتے ہیں۔ اس میں ہے:

"﴿قال ... فان صلاتکم معروضة علی. قال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کیف تعرض صلواتنا علیک وقد ارمت. قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء﴾

دلیل نمبر ۲۵: یہ میرے پاس نسائی شریف جلد ا صفحہ ۲۰۴ ہے۔ اس میں یہی روایت ذکر کیا ہے اس کے آخر میں ہے:

"﴿قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء﴾ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔"

یہ میرے پاس تحریرات حدیث مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ اس کا صفحہ ۳۳۱ ہے۔ یہی روایت بطور استدلال نقل کرتے ہیں۔ پہلے باب باندھا ہے پھر اس کے نیچے یہی روایت نقل کی ہے۔ مولوی صاحب یہ شیخ طاہر صاحب کے استاد ہیں۔ آپ بھی انہیں (مولانا حسین علی صاحب رحمہ اللہ کو) دیوبندی مانتے ہیں ہم بھی۔ آپ بھی ان پر فخر کرتے ہیں اور ہم بھی۔ وہ اپنی کتاب "تحریرات حدیث" میں نقل کرتے ہیں:

"﴿ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء﴾ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔"

مولوی صاحب محدثین کی تصحیح کے بعد آپ کو اس پر اعتراض کا حق نہیں۔

دلیل نمبر ۲۶: یہی روایت امام حاکم رحمہ اللہ نے اپنی سند سے نقل کی ہے اور اس کے بعد لکھتے ہیں:

"﴿هذا حديث صحيح على شرط البخاري﴾ یہ روایت بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔"

﴿وقت ختم﴾

(اس کے بعد مفتی مجتبیٰ عامر صاحب نے مفتی طیب الرحمٰن صاحب کو مخاطب کر کے بات کی۔ مرتب)

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: میں صدر صاحب سے ایک عرض کرتا ہوں۔

مفتی طیب الرحمٰن صاحب: جی فرمائیں!

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا مناظر اگر کوئی سوال پوچھے تو ان سوالات کا جواب آنا چاہیے۔ یہ (مفتی محمد ندیم محمودی صاحب) اگر اس طرح احادیث پڑھتے جائیں گے تو ہمارے ساتھی ان کے منکر تو نہیں ہیں لہذا یہ تو کوئی مسئلہ نہیں۔ ان احادیث اور احوال برزخیہ سے کون منکر ہیں؟ یہ کہتا ہے کہ حیات دنیوی نہیں ہے۔ لہذا آپ اپنے مناظر کو اس کا پابند کریں کہ جو سوال ہمارا مناظر پوچھتا ہے تو اس کا جواب دے۔

مفتی طیب الرحمٰن صاحب: مفتی صاحب آپ کی طرف سے جو تنقیحات ہوئے ہیں ان کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ مفتی صاحب نے تین بار اور میں نے بھی ابتداء میں کہا تھا کہ آپ کی طرف سے یہ تحریر آئی تھی کہ "مسئلہ حیات النبی پر آپ نے جو چیلنج دیا ہے وہ ہمیں قبول ہے" تو پھر آپ کا مناظر حیات النبی کی موضوع سے ہٹ کر حیات الاموات کی طرف کیوں جاتے ہیں؟ آپ کو چاہیے کہ اپنے مناظر کو موضوع کا پابند کریں۔

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: میرے مناظر نے آپ سے صرف یہی سوال کیا کہ یہ جو "نبی" کی قید لگائی گئی ہے تو یہ دجل کے لیے ہے یا احترام کے لئے ہے؟ یہ تو طریقہ نہیں ہے کہ میں آیتیں پڑھوں گا اور آپ کو کہوں کہ آپ اس کے منکر ہیں، اُس کے منکر ہیں۔ یہ تو طریقہ نہیں ہے۔

مفتی طیب الرحمٰن صاحب: یہ تو آپ نے ابتداء میں بھی فرمایا تھا کہ موضوع سے ادھر ادھر نہیں جائیں گے لیکن آپ کو چاہیے تھا یہ ترتیب اپنے مناظر کو دیتے تاکہ وہ موضوع سے ہٹ کر نہ جاتے۔ آپ کی

طرف سے جو تنقیحات آئے ہیں ان کے جوابات ہو چکے ہیں۔اب مناظرین کو چھوڑیں کہ آپس میں بات کریں۔

(اس دوران دوسرے مماتی حضرات بھی بولتے رہے۔تو مفتی ندیم صاحب حفظہ اللہ نے فرمایا کہ) مفتی صاحب ایک بجے تک کا ٹائم ہیں ہمیں بات کرنے دے۔یہ مناظر اگر لاچار ہو چکا ہے تو دوسرا بندہ بٹھائیں مفتی مجتبیٰ صاحب اگر آپ ان کی جگہ بیٹھتے ہیں تو بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: عام اموات کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: آپ بحث چھوڑیں مناظر کو بات کرنے دیں ہم اپنی ٹرن میں جواب دیں گے۔مناظر کو بات کرنے دیں۔اگر مناظرہ نہیں کرنا ہے تو شکست لکھ کر جاسکتے ہیں۔

(اس دوران پھر سب مماتی شور مچانے لگے تو وہاں کا جو مالک تھا انہوں نے درمیان میں آکر مماتیوں کو کہا کہ سب بات مت کریں)

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: آپ اپنا عقیدہ تو پیش کریں۔

مماتی مناظر: آپ نے جو دعویٰ لکھا ہے پہلے اسے منقح کریں۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: آپ کی کون سی تنقیح کا جواب نہیں دیا ہے؟

مماتی مناظر: آپ نے جو دعویٰ لکھا ہے پہلے اسے منقح کریں۔دلائل بعد میں دیں۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: آپ کی کون سی تنقیح کا جواب نہیں دیا ہے؟(مفتی صاحب بار بار پوچھتے رہے لیکن مماتی مناظر نے یہی رٹ لگایا تھا کہ دعویٰ منقح کریں اس کے بعد دلائل پیش کریں گے پھر مفتی صاحب نے فرمایا) دلائل کیوں پیش نہ کروں؟ میں ساٹھ (۶۰) تک دلائل ساتھ لایا ہوں وہ ضرور پیش کروں گا۔(اس کے بعد پھر کافی شور شرابہ ہوتا رہا پھر مفتی مجتبیٰ صاحب SHO کے پاس کھڑے ہوگئے۔ اور شروع ہوگئے:

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دنیوی موت کے ساتھ وفات پاگئے ہیں یہ بات ہم بھی مانتے ہیں اور یہ حضرات بھی مانتے ہیں۔باعتبار دنیا کے انہیں میت کہہ سکتے ہیں یہ ہم بھی مانتے ہیں اور یہ حضرات بھی۔موت کے بعد پھر

حیات ہیں یہ ہم بھی مانتے ہیں یہ حضرات بھی۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ دنیا کی زندگی نہیں ہے اور ہم بھی کہتے ہیں کہ دنیا کی زندگی نہیں ہے۔ پھر مسئلہ کیا ہے؟ (یہاں SHO صاحب بھی کنفیوژ ہوگئے کہ بات تو اتفاقی ہے پھر مناظرہ کس بات پر ہے؟۔ مرتب)

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: توجہ کریں! ہماری بات بالکل آسان ہوگئی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ دنیوی موت میں اختلاف نہیں ہے تو شکر ہے آج انہوں نے تسلیم کیا کہ حیاتی موت کے منکر نہیں ہیں ورنہ آج تک یہ ہمیں موت کے منکر کہتے تھے [3]۔

پھر انہوں نے کہا کہ ہم بھی حیات کے قائل ہیں اور یہ بھی حیات کے قائل ہیں تو سن لیں ہم جس طرح حیات کے قائل ہیں وہ لکھ کر آپ کو دیا ہے۔ آپ جس طرح حیات کے قائل ہیں وہ ابھی تک نہ ہمیں لکھ کر دیا اور نہ ہی زبانی آپ نے بیان کیا ہے [4]۔ میں نے کہا تھا کہ مدینہ منورہ میں نبی علیہ السلام کی جو قبر مبارک ہے، اور اس میں جو جسم نبی کریم ﷺ کا دفن ہے اسی قبر میں نبی علیہ السلام حیات ہیں اور میں نبی علیہ السلام کی اسی حیات کے لئے دلائل پیش کر رہا ہوں۔ لیکن انہوں نے ابھی تک اپنا عقیدہ نہیں لکھا ہے۔ اور مجھے کہتا ہے کہ ایسا دعویٰ لکھیں۔ فرمائشی باتوں کا مجھے کہتے ہیں لیکن اپنا عقیدہ پیش نہیں کر رہے۔ (یہاں کافی شور شرابہ ہوتا رہا پھر جائے مناظرہ کے مالک نے مماتیوں کو خاموش کیا اور مفتی محمد ندیم محمودی صاحب حفظہ ہے کی اجازت سے چند باتیں کی ملاحظہ فرمائیں)

جناب عارف خان صاحب: آپ کا مناظرہ حیات النبی ﷺ پر ہے۔ اس سے ہٹ کر تو نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ حضرات (نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند) کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام اپنی قبر میں زندہ ہیں۔ آپ (مماتی حضرات کو مخاطب کرکے کہا کہ) کہتے ہیں کہ زندہ نہیں ہے۔ آپ یہ ثابت کریں گے۔ (اس کے بعد مماتی حضرات نے پھر شور شرابہ شروع کیا) جناب عارف خان صاحب نے دوبارا یہی الفاظ دہرائے۔

---

[3] مماتی حضرات نے حسب عادت پھر شور مچانا شروع کیا کیونکہ انہیں احساس ہوگیا کہ بری طرح پھنس گئے۔ مرتب

[4] مماتی حضرات اس دوران خوب شور مچا رہے تھے کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ اب اپنا عقیدہ ظاہر کرنا ہوگا اور اسی سے یہ حضرات ابھی تک پہلو تہی کر رہے تھے۔ لیکن اب بری طرح پھنس گئے تھے ان کے سامنے اب عقیدہ چھپانے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ اب بس دو راستے تھے یا تو اہل حق کا عقیدہ اپناتے ہوئے اپنی شکست قبول کرتے یا اپنا غلط عقیدہ لوگوں کے سامنے پیش کرتے کہ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ مرتب

مماتی حضرات نے کہا کہ ہم زندہ مانتے ہیں تو مفتی محمد ندیم محمودی صاحب حفظہ اللہ نے ان سے کہا کہ پہلے یہ لکھ کر دیں اور پھر حیات کی تعریف کریں تاکہ پتہ چلے کہ آپ کس قسم کے حیات کے قائل ہیں لیکن مماتی حضرات یہ عقیدہ لکھ کر دینے کے موڈ میں نہیں تھے۔

مماتی مناظر کی چھٹی تقریر

اعوذباللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ولاتقوالوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولاکن تشعرون۔

میرے عزت مند دوستو! یہ انتظامیہ والے بھی موجود ہیں۔ جناب عارف صاحب بھی موجود ہیں اور عوام بھی یہ ویڈیو دیکھیں گے کہ بحث کے تقریباً دو گھنٹے ہو گئے لیکن ابھی تک اصول مناظرہ کے مطابق، SHO صاحب میں آپ کو مخاطب کرتا ہوں SHO صاحب آپ جب کسی شخص پر ایف آئی آر کاٹتے ہیں تو وہ اصول کے مطابق ہوتا ہے یا نہیں؟

SHO صاحب: نہیں جی اصول کے مطابق ہوتی ہے۔

مماتی مناظر: اصول کے مطابق ہوتا ہے تو یہ مناظرہ ایک بحث ہے اس کے باقاعدہ اصول لکھے گئے ہیں۔ میں نے ابتداء میں "رشیدیہ" پیش کیا کہ اصول یہ ہے کہ اپنا دعویٰ منقح کریں۔ مولانا صاحب! برائے مہربانی اصول کی طرف آئیں۔ SHO صاحب یہ حیات کے قائل ہیں لیکن ہم ان سے یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ کا یہ دعویٰ آپ کے کتابوں کے ساتھ کیوں برابر نہیں ہے؟ پشاور میں آپ کا بحث تھا اس میں آپ کچھ اور کہہ رہے تھے، فقیر آباد میں آپ کا بحث تھا وہاں کچھ اور کہہ رہے تھے۔ پنڈی میں کچھ اور کہہ رہے تھے۔ اسی طرح تسکین الصدور والا کچھ کہتا ہے رحمت کائنات والا کچھ اور کہتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ اپنا دعویٰ اور عقیدہ صحیح بیان کریں۔ پھر ہم اس پر سوالات کریں گے اور جو اشکالات اور تحفظات ہیں آپ ان کے جوابات دیں گے۔ اس بعد یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔ ہمارے دلائل ان شاء اللہ خواب، قصے کہانیاں اور منگھڑت روایات نہیں بلکہ اللہ کی کتاب، پیغمبر کی صحیح احادیث یہ ہم اشاعت التوحید والسنۃ اپنے عقیدہ پر دلائل پیش کریں گے۔

ہم کہتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دنیا کے اعتبار سے موت آئی ہے۔ اس پر دلائل ملاحظہ کریں!

دلیل نمبرا:

﴿ولاتقوالوالمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولاکن لا تشعرون۔﴾

ترجمہ آپ سمجھتے ہیں۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: آیت کا ترجمہ کریں۔

مماتی مناظر: ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں عبث مردہ نہ کہو۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: "عبث" ترجمہ کس لفظ کا ہے؟

مماتی مناظر: یہ میں تفسیر سے پیش کرتا ہوں۔ (آیت کا بقیہ ترجمہ) بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔

یہ شیخ زادہ حنفی مفسر ہیں یہ کہتے ہیں کہ:

"﴿محصول ما روی عنہ ؒ انہ لاشک ان حیات الشھداءلیست بھذا الجسد بالضرورۃ لانعدامہ و تلاشیہ والضمحلالہ﴾

آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ اس جسد عنصری کو حیات حاصل ہے یہ کہتے ہیں ﴿لیست بھذا الجسد﴾ یہ حنفی مفسر کہتے ہیں کہ "اس جسد میں حیات نہیں ہے"۔ مفتی صاحب کان کھول کر سنیں حیات اس جسد میں نہیں۔ مزید بیضاوی کی سنیں:

"﴿ وھو تنبیہ علی ان حیاتھم لیست بالجسد ولا من جنس ما یحس بہ من الحیوانات وانما ھی امر لا یدرک بالعقل بل بالوحی وعن الحسن وان الشھداء احیاء عند ربھم تعرض ارزاقھم علی ارواحھم فیصل الیھم الروح والفرح کما تعرض النار علی الارواح﴾

(یہ اتنا لمبا عبارت مماتی مناظر نے بیضاوی کا نام لے کر پیش کیا لیکن جب مفتی محمد ندیم محمودی صاحب نے اپنی ٹرن میں بیضاوی پر مماتیوں کے پسندیدہ کتاب سے جرح پیش کی تو مماتی مناظر اس عبارت سے مکر گیا کہ میں نے بیضاوی پیش نہیں کیا۔ مرتب)

یہ شیخ زادہ حنفی لکھتے ہیں:

﴿ولهذا قال ولاكن تشعرون لان شعورهم ليس الا بالحيوة بهذا الجسد۔ والحيات ليست بهذا الجسد﴾

مفتی صاحب آپ نے دعویٰ میں لکھا تھا کہ اس جسد عنصری کو حیات حاصل ہے۔ یہ شیخ زادہ حنفی کہتے ہیں:

﴿ليست بهذا الجسد بل هی حيوة معنوية روحانية فان الانسان ان كان محسنا كان روحه متنعما الی يوم القيامة﴾

یہ حنفی مفسر کہتے ہیں کہ جب انسان نیک ہو تو

"﴿كان روحه متنعما الی يوم القيامة وانا كان مسيئا كان معذبا الی يوم القيامة والی هذا ذهب جماعة الصحابة والتابعين واصحاب الحديث﴾

یہ مسلک صحابہ کا ہے آپ بتائیں جو صحابہ کے مذہب سے انکار کرے وہ کیا کہلاتے ہیں؟ صحابہ کا مذہب یہ ہے کہ یہ حیات جسدی نہیں ہے۔ اسی طرح تابعین کا مذہب یہ ہے کہ یہ حیات جسد عنصری کے ساتھ نہیں ہے۔ ﴿وقت ختم﴾

سنّی مناظر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی آٹھویں تقریر

الحمدلله وكفی وسلام علی عباده الذين اصطفی!

سب سے پہلے مولوی صاحب نے (SHO صاحب کو مخاطب کرکے) یہ بات کی ہے کہ بات اصولوں کے موافق کرنی چاہیے۔ تو مولوی صاحب آپ SHO صاحب کو ہمارے خلاف مت بھڑکائیں۔ SHO صاحب ہمارے محترم ہیں۔ آپ کا مناظرہ میرے ساتھ ہے SHO صاحب کے ساتھ نہیں ہے۔ SHO صاحب قانون کا پاسدار ہیں یہاں آئے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے لئے قانون کے مطابق پاسداری کر رہے ہیں۔ SHO صاحب کے پاس اگر مناظرہ کرنا ہے تو مجھ سے انکار کرکے ادھر منہ کریں۔

SHO صاحب رشیدیہ کو نہیں سمجھتے کیونکہ یہ اصول مناظرہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ میں نے آپ کو پہلے کہا تھا کہ اپنے بڑوں کا ایک مناظرہ دکھائیں جس میں پہلے دعویٰ پر تنقیحات کی ہیں۔ شیخ طاہر صاحب کے مناظرے ہوئے ہیں ایک مناظرہ دکھائیں کیا اسے رشیدیہ سمجھ نہیں آرہا تھا؟ اسی طرح عبد السلام رستمی صاحب کا یہاں دعابعد السنن پر مناظرہ ہوا ہے آپ دکھا سکتے ہیں کہ دعویٰ پر تنقیحات کرنے تک دلائل پیش نہیں کیے ہیں۔ مولوی صاحب کیا آپ کے بڑوں کو رشیدیہ سمجھ نہیں آرہا تھا؟

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ منگھڑت روایات پیش کرتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی صاحب میں نے بخاری، مسلم اور احادیث کی صحیح کتابیں پیش کی ہیں۔

پھر یہ کہتے ہیں کہ موت پر دلائل پیش کرتا ہوں تو مولوی صاحب یہاں مفتی مجتبیٰ صاحب اور میں نے وضاحت کی ہے کہ موت میں ہمارا اختلاف نہیں ہے لہذا اس پر دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پہلے یہ کہیں مولوی صاحب کہ میرے پاس دلائل نہیں ہے اسی لئے موت والے آیات پیش کرتا ہوں پھر ہم آپ کو منع نہیں کریں گے۔

پھر مولوی صاحب نے بیضاوی کی عبارت پیش کی تو مولوی صاحب یہ لیجئے آپ کے شیخ القرآن شیخ طیب صاحب وہ کہتے ہیں یہ کتاب ﴿نفی سماع موتیٰ﴾ اتفاقی ہے۔ اس کتاب ﴿نفی سماع موتیٰ﴾ کے صفحہ ۱۶۷ پر ہے:

”دوسری بیضاوی شافعی المذہب زمخشری معتزلی کا معتقد ہے۔“

مولوی صاحب یہ اگر حنفی بھی ہو تو صرف فروع میں حنفی ہے اصول میں حنفی نہیں ہے۔ آپ اصول میں ایک معتزلی کی عبارت میرے خلاف پیش کر رہے ہیں۔ انصاف سے بتائیں میں چار حوالے اس آیت کی تفسیر میں علماء دیوبند سے پیش کیے تھے۔ میرا اور ان کا عقیدہ بھی ایک ہے۔ کم از کم آپ بھی ایک دیوبندی عالم کی تفسیر پیش کرتے۔ دوسری بات اسی کتاب کے ۲۵۲ پر دوبارا لکھتے ہیں:

”بیضاوی شافعی مذہب مقلد زمخشری کی عبارت کا بھی وہی مطلب ہے۔“

یہ معتزلی ہیں اور میں نے آپ کو کہا تھا کہ عذاب قبر اور حیات النبی سے انکار کرنے والا معتزلی ہو گا اہل السنت والجماعت نہیں ہو گا۔ معتزلہ آج معتزلہ کی کتابیں اٹھاتے ہیں اور اس سے عبارت پیش کرتے ہیں۔

پھر یہ کہتے ہیں کہ میں دلیل پیش کرتا ہوں تو ابھی تک آپ نے دعویٰ اور عقیدہ پیش نہیں کیا ہے پھر دلیل کس چیز پر پیش کرتے ہیں۔

پھر اس نے انسپکٹر صاحب کو کتاب دکھایا کہ اس میں لکھا ہے:

"حیات دنیوی، حقیقی، جسمانی ہے نہ کہ معنوی روحانی۔"

میرے بڑے مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ نے اس کی وضاحت کی ہے۔ میں اپنی طرف سے عقیدہ نہیں گھڑتا۔ SHO صاحب میں آپ کو مخاطب کرتا ہوں۔ یہ تسکین الصدور صفحہ ۲۸۰ ہے:

"علماء دیوبند جہاں آنحضرت ﷺ کے حیات دنیوی اور حیات جسمانی کا لفظ بولیں گے تو اس سے یہی مراد ہو گی کہ آپ کی روح کا بدنِ دنیا سے تعلق ہے۔ نہ یہ کہ تمام احکام میں یہ حیات دنیوی ہے۔"

(اس کے بعد مفتی صاحب نے پھر دلائل کا آغاز کیا)

دلیل نمبر ۲۷: یہ میرے پاس ابن ماجہ ہے۔ اس کا صفحہ ۱۱۸ ہے۔ وہی روایت ذکر کرتے ہیں۔

"﴿ ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حى يرزق﴾ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔"

یہ مولانا حسین علی صاحب رحمہ اللہ جنہیں یہ بھی موحد کہتے ہیں اور ہم بھی۔ یہ بھی انہیں دیوبندی کہتے ہیں اور ہم بھی۔ یہ ان کی کتاب "تحریرات حدیث" ہے انہوں نے یہی روایت استدلال میں پیش کی ہے۔ اگر جرح کرنا ہے تو ان پر کریں کہ یہ حدیث ضعیف تھا آپ نے کیوں استدلال میں نقل کیا ہے؟ انہوں باب لگایا ہے اور پھر نیچے صفحہ ۳۳۱ پر یہی روایت نقل کی ہے:

”﴿ ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حى يرزق﴾ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔“

یہ میرے پاس قاضی شوکانی صاحب کی کتاب نیل الاوطار ہے۔ یہ اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں:

”﴿وقد اخرج ابن ماجة باسناد جيد وقد ذهب جماعة المحققين الى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حى بعد وفاته ﴾اس حدیث کی جید سند کے ساتھ ابن ماجہ نے تخریج کی ہے اور محققین کی اس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وفات کے بعد زندہ ہیں۔“

سراج المنیر جلد ۱ صفحہ ۲۹۰ پر علامہ عزیزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”﴿ورجاله ثقات﴾ اس کے راوی ثقہ ہیں۔“

مولوی صاحب یہ میرے پاس امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتاب ”حیات الانبیاء“ ہے یہ بھی یہی روایت نقل کرتے ہیں:

”﴿ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء ﴾ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔“ اس روایت کے بارے میں امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿رجاله ثقات﴾ اس کے راوی ثقہ ہیں۔“

یہ میرے پاس شفاء السقام ہے اس کے صفحہ ۱۷۳ ہے یہ بھی یہی حدیث نقل کرتے ہیں:

﴿ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حى يرزق﴾ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے پس اللہ کے نبی زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔“ اس روایت کی سند کے بارے میں کہتے ہیں ﴿هؤلاء ثقات مشهورون﴾ اس کے رواۃ ثقہ اور مشہور ہیں۔

یہ میرے پاس حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی کتاب "نشر الطیب" ہے۔ یہی روایت نقل کرتے ہیں:

"مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھا سکے۔ پس خدا کے پیغمبر زندہ ہوتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔

فائدہ: پس آپ کا زندہ ہونا بھی قبر شریف میں ثابت ہوا۔ اور یہ رزق اُس عالم کے مناسب ہوتا ہے اور گو شہداء کے لئے بھی حیات اور مرزوقیت وارد ہے مگر انبیاء علیہم السلام میں ان سے اکمل واقویٰ ہے۔"

آگے لکھتے ہیں کہ

"انبیاء علیہم السلام اپنے قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں"

یہ میرے پاس حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۰۴ ہے۔ یہ فرماتے ہیں:

"﴿قلت رجاله ثقات﴾ میں کہتا ہوں اس کے راوی ثقہ ہیں۔"

اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

"﴿باسناد جید نقله میرک عن المنذری وله طرق کثیرة بالفاظ مختلفة﴾ اس کی سند جید ہے، محدث میرک نے امام منذری رحمہ اللہ سے اس کو نقل کیا ہے اور مختلف الفاظ کے ساتھ اس کے طرق بہت ہیں۔"

﴿وقت ختم﴾

مماتی مناظر کی ساتویں تقریر

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد! فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم قال الله تبارک وتعالی ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون۔

میں پھر یہ بات کرتا ہوں کہ مفتی صاحب اصول مناظرہ سے ہٹ کر جا رہے ہیں۔ مفتی صاحب نے یہ بات کی کہ آپ نے دعویٰ پیش نہیں کیا ہے تو دلیل کس چیز پر پیش کرتے ہیں؟ مفتی صاحب میں نے کہا تھا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر دنیاوی موت آئی ہے۔ اس پر میں نے شیخ زادہ کا حوالہ پیش کیا ہے۔ آپ نے بیضاوی پر جرح پیش کی۔ میں نے شیخ زادہ حنفی پیش کیا تھا اور آپ نے بیضاوی پر جرح کی۔

آج یہ جو بحث دس بجے کے بعد چل رہا ہے اس میں مفتی صاحب نے دو یا تین بار یہ بات مان لی کہ یہ حیات دنیا کی طرح نہیں۔ یہ بات آپ لکھیں۔ اس کا اقرار آپ نے کیا ہے کہ یہ حیات دنیا کی طرح ظاہری نہیں ہے۔ یہ بات لکھ کر ہمیں دے دیں مناظرہ ختم کرتے ہیں۔ البتہ ہمارا اگلا دلیل سنیں:

دلیل نمبر۲: قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون﴾ اور گمان مت کرو ان لوگوں کے بارے میں جو قتل ہو جائیں اللہ کے راستے میں مُردوں کا بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔"

آپ نے حیات شہداء سے بطریقہ اقتداء النص استدلال کرتے ہیں ہم بطریق عبارت النص استدلال کرتے ہیں۔ یہ مسلم شریف کی حدیث ہے:

اس نے باب لگایا ہے کہ ﴿باب بیان ان ارواح الشھداء فی الجنۃ وانھم احیاء عند ربھم یرزقون﴾ آپ جسد عنصری کے قائل ہیں اور امام مسلم جو صحاح ستہ میں معتبر کتاب ہے انہوں نے باب لگایا ہے ﴿باب بیان ان ارواح الشھداء فی الجنۃ وانھم احیاء عند ربھم یرزقون﴾ پھر انہوں نے حدیث نقل کی ہے مسبوق فرماتے ہیں کہ:

﴿سألنا عبداللہ عن ھذہ الآیۃ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون۔فقال،ارواحھم فی جوف طیر خضر لھا قنادیل معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ حیث شائت ثم تأوی الی تلک القنادیل فاطلع الیھم ربھم اطلاعۃ

فقال هل تشتهون شيئا قالو اى شيئ نشتهى ونحن نسرح من الجنة حيث شئنا ففعل بهم ثلاث مرات فلما رأو انهم لن يتركوا من أن يسئلوا قالو يارب نريد ان ترد ارواحنا فى اجسادنا حتى نقتل فى سبيلک مرة اخرى﴾

مولوی صاحب یہ قنادیل قبر میں ہوتے ہیں؟ اس میں جسد کا ذکر نہیں ہے۔ حیات کا تعلق روح کے ساتھ ہوتا ہے جسد کے ساتھ نہیں (یعنی روح زندہ ہے جسم نہیں)۔ تبھی تو شہداء یہ آرزو کرتے ہیں ﴿ان ترد ارواحنا فى اجسادنا حتى نقتل فى سبيلک مرة اخرى﴾ اس سے معلوم ہوا کہ شہداء کی حیات روحانی ہے۔ یہ مسلم کی روایت ہے اس کے ایک راوی پر بھی کلام نہیں ہے۔ اور عمدۃ المفسرین فخر المحدثین شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں:

"یہ حدیث باعتبار اصل کے متواتر ہے۔"

مفتی صاحب! یہ متواتر حدیث ہے اور آپ نے اپنے عقیدے پر ایک متواتر حدیث پیش نہیں کی بلکہ اخبار آحاد صحیح بھی نہیں بلکہ ضعیف پیش کیے ہیں۔ ایک ہی صحیح اور متواتر حدیث اپنے عقیدے پر پیش کریں۔

یہ مشہور تفسیر ابن کثیر ہے۔ اس میں لکھا ہے:

"﴿يخبر تعالى ان الشهداء فى البرزخ احياء يرزقون كما جآء فى صحيح المسلم﴾ اللہ تعالیٰ اس بات کی خبر دے رہا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح جنت میں زندہ ہیں۔ (مماتی مناظر نے عبارت کا من مانا ترجمہ کیا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کی خبر دے رہا ہے کہ شہداء برزخ میں زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے۔ مرتب)

آپ کیسے شہداء کی اس حیات سے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات ثابت کرتے ہیں؟ آگے کہتے ہیں:

﴿قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نسمة المؤمن طائر يعلق فى شجرة الجنة حتى يرجعه الله الى جسده يوم القيامة﴾

مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں میں معلق رہے گی، یہاں تک قیامت کے دن اسے اپنی جسد میں لوٹائیں گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جسد میں حیات نہیں ﴿5﴾ ہے۔

سنّی مناظر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی نویں تقریر

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

مولوی صاحب نے دلائل شروع کیے لیکن ہمارا ان سے شکوہ ہے کہ آپ نے ابھی تک عقیدہ پیش نہیں کیا۔ مولوی صاحب کا عقیدہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ کے روضہ میں مردہ ہیں بلکہ ایک اور جسم اللہ نے انہیں دیا ہے اور اسی جسم کے ساتھ انہیں حیات حاصل ہیں۔

اب ان کے سوالات کے جوابات دیتا ہوں۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ آپ نے بیضاوی پر کیوں جرح کی ہم نے بیضاوی پیش نہیں کیا ہے تو مولوی صاحب آپ نے جب کتاب اٹھایا تو کہا کہ "بیضاوی" اور بیضاوی کے حوالے سے عبارت بھی پیش کی۔ (یہاں مماتیوں نے پھر شور مچانا شروع کیا تو مفتی صاحب نے سختی سے منع کیا اور کہا) جو بولنا ہے اپنی ٹرن میں بولیں میری ٹرن میں خاموش ہو جائیں۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اگر آپ دنیا کی حیات نہیں مانتے تو لکھ کر دیں۔ مولوی صاحب صاحب! میں بار بار تسکین الصدور صفحہ ۲۸۰ کے حوالے سے وضاحت کر رہا ہوں کہ دنیا میں جو حیات انسان کو حاصل ہے جس سے انہیں کھانے پینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور مکلف ہے ایسا دنیوی ظاہری حیات کے ہم قائل نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک حیات دنیوی صرف اس معنی میں ہے کہ جسد عنصری کے ساتھ انہیں برزخی حیات حاصل ہے۔ (یہاں مماتی حضرات نے پھر شور شرابہ شروع کیا کہ

﴿5﴾ قارئین سے گزارش ہے کہ مماتی مناظر کا طرز استدلال ذہن میں محفوظ فرمائیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ارواح سبز رنگ کے پرندوں کے جوف میں ہیں لہذا ثابت ہوا کہ جسد عنصری میں حیات نہیں ہے۔ ہم اس طرز استدلال کے جواب میں کہتے ہیں کہ اگر جسد عنصری کیلئے حیات مانا جائے تو آپ کے طرز استدلال کی روشنی میں اس کا مطلب پھر یہی ہونا چاہیے کہ روح جسد عنصری میں موجود ہے۔ واضح رہے مماتی حضرات نے بالآخر اس مناظرہ میں جسد عنصری کے لئے حیات تسلیم کیا ہے آگے ان شاءاللہ آئے گا۔ اور مماتی حضرات نے باقاعدہ جسد عنصری کے ساتھ حیات والے عقیدہ پر دستخط بھی کر دیئے فللہ الحمد۔ مرتب

لکھ کر دیں تو مفتی صاحب نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا) مولوی صاحب اگر آپ میں انصاف ہے تو تسکین الصدور آپ کے پاس موجود ہے اس میں حضرت شیخ نے لکھا ہے پھر سن لیں:

”علماء دیوبند جہاں آنحضرت ﷺ کے حیات دنیوی اور حیات جسمانی کا لفظ بولیں گے تو اس سے یہی مراد ہوگی کہ آپ کی روح کا بدنِ دنیا سے تعلق ہے۔ نہ یہ کہ تمام احکام میں یہ حیات دنیوی ہے۔“

یہ میرے بڑے نے پہلے سے لکھا ہے آپ مجذوبانہ واویلا نہ کریں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر مفتی واحد الرحمٰن صاحب مناظرہ نہیں کر سکتے تو مفتی شریف حسین صاحب کو آگے کریں اگر وہ بھی نہیں کر سکتے تو کسی اور کو آگے کریں۔ سب کیوں باتیں کر رہے ہیں۔ حاجی عارف خان صاحب آپ سے گزارش ہے کہ میں ان کی ٹرن میں بات نہیں کرتا یہ میرے ٹرن میں باتیں کرتے ہیں آئندہ جو اس طرح کرے اسے باہر نکالیں۔

پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ رزق ملتا ہے اور اقتذاء النص کے ثابت ہے۔ مولوی صاحب پہلے بات کو سمجھیں اقتذاء النص کے ساتھ نہیں بلکہ دلالۃ النص کے ساتھ ثابت ہے۔ میں نے آپ کے بڑے کا حوالہ بھی مسالک العلماء سے پیش کیا تھا۔ پتہ نہیں آپ ان اصطلاحات کو سمجھتے بھی ہیں یا نہیں۔

مولوی صاحب کہتے ہیں کہ انہیں رزق ملتا ہے تو یہ رزق کھانا روح کا کام ہے یا جسم کا؟ کچھ تو عقل سے کام لیں۔

پھر شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کا حوالہ کیا۔ قرآن وحدیث نے آپ کا ساتھ نہیں دیا تو مفسرین کے پاس چلے گئے اور جو حدیث پیش کی اس میں بھی غلط بیانی سے کام لیا۔ آپ نے کہا کہ ارواح کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے جسموں کی طرف لوٹا دے۔ ارواح نہیں کہتے ہیں مولوی صاحب، حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

”﴿یا رب نرید ان ترد ارواحنا﴾ اے رب ہم چاہتے ہیں کہ تو ہمارے ارواح کو لوٹادے۔“

اگر ارواح یہ بات کہتے تو "ہمارے ارواح" کے الفاظ نہ ہوتے بلکہ یہ الفاظ ہوتے کہ "ہمیں لوٹا دے" آگے الفاظ اس طرح ہیں:

"﴿حتی نقتل فی سبیلک مرۃ اخری﴾ حتی کہ ہم دوبارا تیری راہ میں قتل ہو جائیں"

مولوی صاحب قتل جسم ہوتا ہے یا روح قتل ہوتا ہے؟ مولوی صاحب صاحب! میں جب آپ کا عقیدہ پیش کرتا ہوں تو آپ شور شروع کرتے ہیں۔ آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ جسم مثالی کو حیات حاصل ہے۔ مولوی صاحب اگر آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ شہید کے لئے سبز پرندے جسم مثالی ہے تو آپ سے بڑا گستاخ کوئی نہیں؟ مولوی صاحب آیت تو شہید کی جسم کی حیات پر دلالت کرتی ہے اور یہ حدیث روح کی زندگی (اور بقا) بیان کرتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ روح اور جسم کا آپس میں تعلق ہیں۔ تو ہم نے قرآن اور حدیث دونوں کو مان لیا۔ مگر آپ نے حدیث کا ایسا مطلب لیا کہ اللہ کے قرآن سے انکار کر دیا۔ اور جو یہ کہتا ہے کہ روح کا جسم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے تو یہ دیکھیں مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ جو نیلوی صاحب کے استاد ہیں کفایت المفتی جلد نمبر ا پر لکھتے ہیں:

"حضرت رسالت پناہ ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل السنت والجماعت کا مذہب ہے تو پھر آپ کی روح مبارک کا مجالس میلاد میں آنا بدن سے مفارقت کر کے ہوتا ہے (کہ بدن سے تعلق ہی نہ رہے یا تعلق کمزور ہو جائے) اگر مفارقت کر کے مانا جائے تو آپ کا قبر میں زندہ ہونا باطل ہو جاتا ہے یا کم از کم زندگی میں فرق آنا ثابت ہوتا ہے تو یہ صورت علاوہ اس کے کہ بے ثبوت ہے باعث توہین ہے نہ کہ موجب تعظیم۔"

یہ نیلوی صاحب کا استاد اور دار العلوم دیوبند کا مفتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو کہتے ہیں ﴿وللآخرۃ خیر لک من الاولی﴾ اور پچھلی حالت آپ کے پہلی حالت سے بہتر ہوگا اور آپ نے پرندے کو جسم مثالی مانا۔ کیا آپ کے نزدیک وہ بہتر حالت یہ ہے؟ مولوی صاحب میں اگر آپ کو کہوں کہ آپ سے ایک خوبصورت پرندہ مثلاً طوطا بن گیا تو آپ اپنے لیے اسے برداشت نہیں کریں گے پھر نبی علیہ السلام اور

شہید کے لیے کیوں برداشت کر رہے ہیں۔ ہاں شہید کے یہ سواری ہیں چنانچہ دار العلوم دیوبند کے شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب رحمہ اللہ نے یہی لکھا ہے۔ اب میں مزید دلائل پیش کرتا ہوں۔

دلیل نمبر ۲۸: یہ ابو داؤد شریف صفحہ ۲۸۶ ہے یہ فرماتے ہیں:

"﴿عن ابی هريرة رضی الله عنه﴾ روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ﴿ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال﴾ کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ﴿ما من احد يسلم على آلا رد الله على روحى حتى ارد عليه السلام﴾ نہیں کوئی شخص جو مجھ پر سلام کرے گا مگر اللہ تعالیٰ میری روح کو متوجہ کر دے تاکہ میں اسے سلام کا جواب دوں۔"

دلیل نمبر ۲۹: یہ میرے پاس سنن الکبریٰ للبیہقی رحمہ اللہ ہے۔ اس کا جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۲۵ ہے:

"﴿عن ابی هريرة رضی الله عنه﴾ روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ﴿ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال﴾ کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ﴿ما من احد يسلم على آلا رد الله على روحى حتى ارد عليه السلام﴾ نہیں کوئی شخص جو مجھ پر سلام کرے گا مگر اللہ تعالیٰ میری روح کو متوجہ کر دے تاکہ میں اسے سلام کا جواب دوں۔" ﴿وقت ختم﴾

مماتی مناظر کی آٹھویں تقریر

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم اما بعد!

پہلی بات مفتی صاحب کی یہ تھی کہ آپ نے کہا کہ ﴿بل احياء عند ربهم يرزقون﴾ مفتی نے پوچھا کہ آپ یہ بتائیں کہ کھانا پینا روح کی صفت ہے یا جسم؟ یہ مفتی صاحب نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر استہزاء کیا۔ کیونکہ وہ فرماتے ہیں: ﴿ارواحها فی جوف طير خضرلها قناديل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حيث شائت﴾ مفتی صاحب یہ معنی کہ غذا روح کو ملتی ہے میں نے اپنی طرف سے نہیں کی ہے۔

پھر مفتی صاحب کہتے ہیں کہ یہ ارواح کی باتیں نہیں ہیں تو مفتی صاحب کیا ارواح جسد میں موجود ہیں اور پھر بھی کہتے ہیں کہ ہمیں جسموں میں لوٹا دے؟ اگر یہ بات جسد کرتی ہے تو جسد کیوں کہتی ہے کہ ہمارے ارواح کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے؟ یہ تو تحصیلِ حاصل ہے۔

آپ نے کفایت المفتی پیش کی تھی تو کفایت المفتی میں یہ بھی ہے:

"جماہیر امت محمدیہ کا یہ قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر اطہر میں میں حیات مخصوص کے ساتھ حیات ہیں، باقی اس حیات کی کیفیت کیا ہے؟ یہ حضرت حق کو ہی معلوم ہے، اور وہ حیات حضور انور پر میت کے اطلاق کے منافی نہیں"

اور آپ حضرات میت کے اطلاق کی نفی کرتے ہیں اسی لئے ہمیں کہتے ہیں کہ موت والی آیات بیان نہ کریں۔ یہ میرے پاس کتاب "احکام میت" ہے اس میں عبد الحی عارفی صاحب فرماتے ہیں:

"بعض علماء نے فرمایا کہ ان کی صورت عالم برزخ میں سبز چڑیوں کے مثل خوش نما بنادی جاتی ہے جس طرح فرشتے کبھی انسان کی صورت بن جاتی ہیں۔"

مفتی صاحب آپ نے کفایت المفتی کا حوالہ پیش کیا کہ یہ گستاخی ہے تو یہ گستاخی عبد الحی عارفی صاحب نے بھی کی ہے۔ اس پر نظر ثانی کریں۔

آپ جو روایت پیش کر رہے ہیں اس کے لیے یہ میرے پاس فتاویٰ لجہ ہے اس کے جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں:

"﴿والاحادیث کلها تدل علی ان النبی وغیره من الاموات انما یخرجون من قبورهم یوم القیامة وهذا امر مجمع علیه بین علماء المسلمین لیس فیه نزاع﴾﴿6﴾

﴿6﴾ 6 مماتی مناظر نے مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کے انکار کے باوجود غیر مقلدین کا فتاویٰ پیش کیا۔ لیکن جو عبارت پیش کی اس کا ترجمہ نہیں تاکہ پتہ نہ چلے کہ اس میں جو مسئلہ ہے اس کا تو موضوع مناظرہ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ تمام احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام اور ان کے علاوہ دوسرے اموات قیامت کے دن قبروں سے نکلیں گے اور یہ بات علماء مسلمین کے درمیان اتفاقی ہے اس میں کوئی نزاع نہیں۔ قارئین خود فیصلہ کریں کہ علماء دیوبند جو انبیاء کرام علیہم السلام کے حیات فی القبور کے قائل ہیں اس عبارت میں ان کے خلاف کیا ہے۔ مرتب

روح پھر قیامت کو جسم میں لوٹائی جائے گی اور حیات اس کے بعد پیدا ہو گی۔

دلیل نمبر ۳: قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اموات غير احياء وما يشعرون ايان يبعثون﴾ وہ مردے ہیں زندہ نہیں ہیں اور انہیں اس بات کا کوئی پتہ نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔"

مفتی صاحب ﴿اموات﴾ مردے ہیں مردے۔ یہ میرے پاس تفسیر عثمانی ہے علامہ شبیر احمد عثمانی کی:

"یعنی جن چیزوں کو خدا کے سوا پوجتے ہیں سب مردے اور بے جان ہیں۔ خواہ دواماً مثلاً بت یا فی الحال مثلاً بزرگ جو مر چکے ہیں۔"

مفتی صاحب انبیاء علیہم السلام بزرگ ہیں یا نہیں؟ انبیاء بزرگ ہیں یا نہیں؟

یہ قرآن پاک کی تفسیر (۔۔۔) ہے اور اس پر قاری طیب صاحب کی تقریظ بھی ہے۔ اس میں لکھا ہے:

"تیسری بات یہ ہے کہ وہ مر چکے ہیں۔ وہ چاہے نبی ہو یا ولی، فرشتے ہو یا جن یا شیطان ہو۔"

﴿وقت ختم﴾

سنّی مناظر مفتی محمد ندیم محمودی صاحب کی دسویں تقریر

الحمدلله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى!

مولوی صاحب نے سب سے پہلے کفایت المفتی کا حوالہ دیا تو مولوی صاحب کفایت المفتی میں نے پیش کیا ہے۔ میں نے جو عبارت پیش کی ہے اس کا توڑ اور جواب پیش کریں۔

پھر مولوی صاحب نے مولانا عبد الحی عارفی صاحب کی کتاب پیش کی۔ مولوی صاحب مناظرے کا اصول ہے کہ مخاطب مناظر اگر کتاب کا مطالبہ کرے تو آپ کو کتاب دینا ہو گا لیکن آپ کتاب نہیں دے رہے۔

پھر مولوی صاحب نے غیر مقلدین کا فتاویٰ پیش کیا تو مولوی صاحب غیر مقلدین کی کتابیں پیش نا کریں بلکہ علماء دیوبند اور مقلدین کی کتابیں پیش کریں۔

مولوی صاحب نے دلیل پیش کی تو مولوی صاحب آپ نے ابھی عقیدہ نہیں لکھا۔ میرا حاجی عارف خان صاحب سے بھی گزارش ہے کہ ان سے عقیدہ لے کر مجھے دیجئے لیکن قیامت کی صبح تک مولوی صاحب اپنا عقیدہ نہیں لکھ سکتا۔

مولوی صاحب نے کہا اموات ہیں! میں نے پوچھا کون؟ مولوی صاحب نے انبیاء! میں پوچھا کیوں؟ مولوی صاحب نے کہا کہ وہ بزرگ ہیں یا نہیں۔ نئ نئ تفاسیر گھڑتے ہیں۔

مولوی صاحب یہ میرے پاس تفسیر جلالین ہے۔ یہ لکھتے ہیں:

"﴿اموات ای اصنام﴾ اموات یعنی بت۔"

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے مخلوقات میں بدترین لوگ وہی ہیں جو مشرکین کے بارے نازل آیتیں مومنوں پر فٹ کرتے ہیں۔ لیکن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم نہیں تھا کہ ایک مناظر ایسا بھی آئے گا جو بتوں کے بارے میں نازل آیتیں انبیاء علیہم السلام پر فٹ کرے گا۔ یہ میرے پاس تفسیر قرطبی ہے یہ بھی کہتے ہیں ﴿اصنام﴾ یعنی بت مراد ہیں۔ تفسیر مدارک میں بھی لکھا ہے کہ اس آیت میں بت مراد ہیں۔

مولوی صاحب اگر اس آیت سے انبیاء بھی مراد لیں پھر بھی اس سے دنیا کی وفات مراد ہو گا۔ آپ اس آیت میں قبر کی زندگی کا انکار دکھادے میں آپ کو شکست لکھ دیتا ہوں۔ میں نے تو آپ کو کہا تھا کہ دنیا میں وفات پاچکے ہیں قبر میں زندہ ہیں۔ مولوی صاحب آپ کا دعویٰ یہ تھا کہ نبی علیہ السلام قبر میں مردہ ہیں۔ برزخ اور علیین میں جسد مثالی کے ساتھ حیات ہیں۔ مولوی صاحب دلیل اس پر پیش کریں۔ ﴿اموات﴾ میں قبر کی حیات کی نفی نہیں ہے۔

مولوی صاحب آپ بار بار سبز پرندوں والی روایت پیش کرتے ہیں۔ یہ سن لیں دار العلوم دیوبند کے شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ سبز پرندے روح کے بمنزل سواری کے ہیں اور روح کا جسد عنصری کے ساتھ تعلق ہے۔ یہ لیں معارف القرآن جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۲۳ ہے یہ کہتے ہیں:

"پرندے کا جسم اور روح علیحدہ ہیں اور شہید کی روح علیحدہ ہے اور وہ اس میں سوار ہیں۔ اور وہ سبز رنگ کا پرندہ شہید کی روح کے لیے سواری ہے۔"

مولوی صاحب میں اگلے دلائل پیش کرتا ہوں۔

دلیل نمبر ۳۰: مولوی صاحب یہ مسند ابی یعلیٰ جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۰۲ ہے۔

"﴿عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون﴾ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔"

مولوی صاحب میں نے مسند ابی یعلیٰ کی سند سے روایت نقل کی اس میں کسی راوی پر جرح ہو تو پیش کریں میں جواب دوں گا۔ یہ میرے پاس مجمع الزوائد ہے یہ دلیل نقل کرتے ہیں:

"﴿عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون﴾ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔"

اس کے بعد فرماتے ہیں:

"﴿رواہ ابی یعلیٰ والبزار ورجال ابو یعلیٰ ثقات﴾ اسے مسند ابی یعلیٰ اور بزار نے روایت کیا اور ابو یعلیٰ کے رجال ثقہ ہیں۔"

دلیل نمبر ۳۱: مولوی صاحب یہ حیات الانبیاء للبیہقی رحمہ اللہ ہے:

"﴿عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون﴾ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔"

یہ میرے پاس فیض القدیر ہے علامہ مناوی رحمہ اللہ کی۔ فرماتے ہیں:

"﴿الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون وھو حدیث صحیح﴾ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور وہ حدیث صحیح ہے۔"

مولوی صاحب محدثین اس کو صحیح کہتے ہیں میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ اعتراض کرنا ہے تو ان پر کریں کہ انہیں صحیح اور ضعیف کی تعریف آتی ہے یا نہیں؟

یہ میرے پاس وفاء الوفاء صفحہ ۲۰۹ ہے۔ یہ فرماتے ہیں:

"﴿ورواہ ابو یعلیٰ برجال ثقات﴾ یہ حدیث ابو یعلیٰ نے ثقہ روات سے روایت کی ہے۔ ﴿ورواہ البیہقی وصححہ﴾ اور بیہقی نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی تصحیح کی ہے۔"

یہ میرے پاس القول البدیع للسخاوی ہے اس نے یہی روایت نقل کی ہے:

"﴿الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون وھو من رجال صحیح﴾ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور اس کے روات صحیح ہیں۔"

مولوی صاحب یہ میرے پاس شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحب جن کے خلاف غیر مقلدین نے "صحیح فضائل اعمال" لکھی تو آپ کے گھر سے بھی اس پر تقریظ لکھی گئی۔ شیخ الحدیث رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"انبیاء اپنے قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں، صحیح ہے"

یہ میرے پاس نشر الطیب ہے حضرت مولانا اشرف تھانوی رحمہ اللہ کی کتاب ہے یہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

فائدہ: یہ تکلیفی نہیں بلکہ تلذذ کے لئے ہے، اور اس حیات سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ آپ کو ہر جگہ سے پکارنا جائز ہے۔"

جیسا کہ بریلویوں کا عقیدہ ہے حاضر و ناظر کا۔ اس پر ہمارے مناظرے ہوئے ہیں اور ہمارے شیخ صفدر رحمہ اللہ نے اس موضوع پر کتاب لکھی ہے "آنکھوں کی ٹھنڈک"۔

اسی طرح علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے فتح الملہم کے جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۶۲۹ پہ فرماتے ہیں:

"﴿اورد فیه حدیث الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون اخرجه من طریق یحییٰ بن ابی کثیروهو من رجال الصحیح﴾

مولوی صاحب میں نے کم از کم چھ (۶) محدثین کے حوالے پیش کیے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

دلیل نمبر ۳۲: مولوی صاحب یہ میرے پاس حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب "جلاء الافہام" ہے اس کا صفحہ ۹۲ پہ فرماتے ہیں:

"﴿من علی عند قبری سمعته ومن صلی علی من بعید اعلمته﴾ جس نے میری قبر کے پاس درود پڑھا تو میں خود اسے سنتا ہوں اور جس نے مجھ پر دور سے درود شریف پڑھا تو مجھے بتلایا جاتا ہے"

دلیل نمبر ۳۳: یہ میرے پاس مشکوۃ شریف ہے اس کے الفاظ الگ ہیں:

"﴿من علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا ابلغته﴾ جس نے میری قبر کے پاس درود پڑھا تو میں خود اسے سنتا ہوں اور جس نے مجھ پر دور سے درود شریف پڑھا تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے"

مولوی صاحب یہ میرے پاس الحاوی للفتاوی ہے اس سے میں نے پہلے بھی حوالہ پیش کیا تھا۔

"﴿حیاة النبی صلی الله علیه وسلم فی قبره هو وسائر الانبیاء معلومة عندنا علما قطعیا لما قام عندنا من الادلة فی ذالک وتوارت به الاخبار﴾ قبر میں نبی علیہ السلام اور اسی طرح دیگر انبیاء کی حیات کا

علم ہمارے نزدیک قطعی ہے کیونکہ اس بارے میں ہمارے نزدیک ادلہ قائم ہیں اور متواتر احادیث ہیں۔"

یہ میرے پاس القول البدیع للسخاوی ہے یہ صفحہ ۴۳۹ پر لکھتے ہیں:

"﴿نحن نومن ونصدق بانه صلی اللّٰہ علیه وسلم حی یرزق فی قبرہٖ وان جسدہ الشریف لاتاکل الارض والاجماع علی ھذا﴾ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے اور ان کے جسد شریف کو زمین نہیں کھاتی اور اسی پر اجماع ہے۔"

مولوی صاحب مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اجماع ہے۔ یہ میرے پاس فتاویٰ رشیدیہ ہے اس کا صفحہ ۱۵۲ ہے۔ یہ لکھتے ہیں:

"مگر انبیاء کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں"

یہ میرے پاس براہین قاطعہ مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ کی کتاب ہے صفحہ ۲۰۳ ہے:

"عقیدہ سب کا یہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنے قبور میں زندہ ہیں۔"

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: (مفتی طیب الرحمٰن حقانی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے) صدر صاحب ایک بات کرتا ہوں اگر یہ بات لکھی جائے کہ نبی علیہ السلام کی دنیاوی زندگی ختم ہو چکی ہے دنیا کی اعتبار سے وفات ہیں اور برزخ میں زندہ ہیں اور یہ حیات دنیاوی نہیں ہے۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: مفتی مجتبیٰ صاحب نبی علیہ السلام پر دنیا میں موت آئی ہے دنیا کے اعتبار سے انہیں میت کہنا جائز ہے اور باعتبار برزخ کے قبر میں جسد عنصری کے ساتھ حیات ہیں۔ قاری طیب صاحب رحمہ اللہ نے جو عقیدہ لکھا تھا آئیں پھر اس پر دستخط کرتے ہیں۔

مفتی طیب الرحمٰن حقانی صاحب: آپ جو بات کرتے ہیں یہ پچھلی ٹرن میں بھی آپ نے کی ہے۔ ہمارے مفتی صاحب نے تین بار مولانا سرفراز خان صفدر صاحب عبارت دکھائی کہ حیات دنیوی کا کیا مطلب ہے۔ آپ نے پہلے بات کی کہ دنیا کی وفات ہم بھی مانتے ہیں اور آپ بھی۔ برزخ میں زندہ ہم بھی مانتے

ہیں اور آپ بھی۔ تو ہم جو حیات مانتے ہیں وہ آپ کو لکھ کر دیا ہے آپ کی طرف سے ابھی تک کیوں عقیدہ لکھ کر پیش نہیں کیا گیا؟

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: میں یہ بات کرتا ہوں کہ دونوں فریق ایک عبارت پر متفق ہوسکتے ہیں مفتی صاحب نے بار بار کہا کہ یہ حیات دنیاوی نہیں ہے اور دنیا کے احکام اس کے ساتھ لازم نہیں ہیں۔ مکلف نہیں ہیں یہ بات بار بار مفتی صاحب نے کی۔ ہم سب بھی یہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام اور تمام انبیاء کے لئے حیات ثابت ہے لیکن دنیا کی طرح نہیں ہے۔ آپ نے جو عقیدہ لکھا ہے اس میں اتنا لکھیں کہ دنیوی نہیں ہے۔

مفتی طیب الرحمٰن حقانی صاحب: حیات برزخی آپ بھی مانتے ہیں اور ہم بھی۔ ہم کہتے ہیں کہ قبر میں زندہ ہیں ہم نے یہ لکھا بھی ہے اور اس پر دلائل بھی پیش کیے ہیں۔ ﴿قائم یصلی﴾ کھڑا ہونا اور نماز پڑھنا حیات کی دلیل ہے ﴿فی قبرہ﴾ اسی قبر میں۔ یہ اسی قبر ہوتا ہے اس کے دلائل پیش کیے گئے۔ آپ صرف اتنا کہیں کہ نبی علیہ السلام اسی قبر میں زندہ ہیں یا نہیں؟ ابھی تک آپ نے عقیدہ پیش نہیں کیا۔ جسم عنصری کے ساتھ زندہ ہیں یا نہیں؟ بس یہ صاف صاف بتائیں۔

مماتی مناظر: زندہ ہیں لیکن دنیوی حیات نہیں ہے۔

حاجی عارف صاحب: آپ دونوں کی بات تو ایک ہے۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: بات ایک نہیں ہے عارف صاحب! یہ کہتا ہے کہ میں قبر میں زندہ مانتا ہوں یہ اس کے بڑے خان بادشاہ صاحب کی کتاب البرہان الجلی ہے اس میں یہ لکھتے ہیں:

> ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کے روضہ میں جسد عنصری کے ساتھ زندہ سمجھنا، یہ شیعہ کا مذہب ہے“

میں نے دلائل پیش کیے کہ ﴿وھو قائم یصلی فی قبرہ﴾ اسی طرح ﴿الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون﴾ میں نے قرآن و سنت سے تیس (۳۰) دلائل پیش کیے تین آیات اور باقی احادیث۔ اس کا بڑا کہتا ہے کہ یہ شیعہ کا مسلک ہے۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ ایک دلیل آپ اس پر پیش کریں کہ اسی قبر میں مردہ ہیں بلکہ دوسری جسم کے ساتھ حیات ہیں۔ یہ مجھے کہتے ہیں کہ حیات برزخی میں

اتفاق ہیں جبکہ آیتیں یہ پیش کی کہ﴿اموات غیر احیاء﴾﴿انک میت وانہم میتون﴾۔اگر آپ کا اتفاق حیات النبیؐ پر ہے تو یہ آیتیں کیوں پیش کیے۔

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: آپ کی عبارات سے بھی یہ معلوم ہو گیا کہ ہم جو اس دنیا میں اس طرح ہیں اور چلتے پھرتے ہیں اسی طرح دنیوی حیات نہیں ہے۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: ہم کہتے ہیں دنیوی ظاہری حیات نہیں ہے۔ بلکہ جسد عنصری کے ساتھ انہیں (برزخی) حیات حاصل ہے۔

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: ٹھیک ہو گیا۔ یہاں تک آپ نے ہمارا دعویٰ تسلیم کیا؟

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: ہم نے نہیں بلکہ آپ نے ہمارا دعویٰ تسلیم کیا۔

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: نہیں جی آپ نے تسلیم کیا۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: حاجی عارف صاحب میں نے پہلے وضاحت کی تھی کہ قبر میں زندہ ہیں دنیا میں نہیں۔ یہ اگر اس کا موقف تھا تو انہوں نے تین گھنٹے مناظرہ کیوں کیا۔ آپ پہلی ٹرن میں کھڑے ہو جاتے کہ بات اتفاقی ہے۔ میں نے تین گھنٹوں میں تیس (۳۰) دلائل اپنے دعویٰ پر پیش کیے آپ ان کے جواب دے رہے تھے۔ پھر کیوں کہتے ہو کہ یہ ہمارا عقیدہ ہے (اور آپ نے ہمارے ساتھ تسلیم کیا؟)

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: یہ کہتے ہیں کہ قبر میں زندہ ہیں ہم بھی کہتے ہیں کہ قبر میں زندہ ہیں لیکن ہماری طرح نہیں۔ ہم روح کا تعلق مانتے ہیں۔ آپ جسد عنصری کے ساتھ حیات مانتے ہیں کیا ہم جس طرح ہیں اسی طرح حیات ہیں؟

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: ایسا دنیوی ظاہری حیات نہیں ہے۔ دنیا کے اعتبار سے وفات ہیں اور میت ہیں لیکن قبر میں جسد عنصری کے ساتھ حیات ہیں۔

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: بالکل صحیح ہے نا۔ آپ یہ لکھیں!

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: ہم نے پہلے ہی لکھا ہے آپ لکھیں۔ ہم نے تو آپ کو بتایا کہ

”نبی علیہ السلام کی دنیاوی زندگی ختم ہو چکی ہے۔ دنیاوی موت کے بعد عالم برزخ میں جسد عنصری کے ساتھ حیات اور زندہ ہیں، لیکن دنیوی ظاہری حیات کے ساتھ نہیں۔“

یہ آپ بھی لکھ کر ہمیں دیں دونوں اس پر دستخط کرتے ہیں۔

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب: کفایت المفتی سب کیلئے مسلّم ہے اس کی عبارت لکھتے ہیں سب اس پر دستخط کرتے ہیں۔

مفتی محمد ندیم محمودی صاحب: میں نے جو عبارت کفایت المفتی سے پیش کی تھی اور آپ جو پیش کرتے ہیں دونوں عبارتیں لکھتے ہیں۔ آپ ان کی عبارت پیش کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ حیات برزخی سے آپ کوئی اور مطلب نکالیں، میں کوئی اور۔ تو ایسا کرتے ہیں کہ اسی کفایت المفتی میں مفتی کفایت اللہ صاحب نے ایک اور جگہ وضاحت کی ہے کہ حیات برزخی سے کیا مراد ہے۔ آپ جو عبارت پیش کرتے ہیں وہ بھی لکھتے ہیں اور یہ عبارت بھی لکھتے ہیں۔

حاجی عارف خان صاحب: ٹھیک ہے دونوں عبارتیں لکھتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد ندیم محمودی صاحب اور مفتی مجتبیٰ عامر صاحب دونوں ایک ساتھ بیٹھ گئے اور اتفاقی طور پر کفایت المفتی کی عبارات کا قدر مشترک عبارت لکھا جو درجہ ذیل ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱: نبی علیہ السلام کی دنیوی زندگی ختم ہو چکی ہے اور دنیوی وفات کا منکر کافر ہے۔

۲: نبی علیہ السلام برزخی حیات کے ساتھ اپنی قبر مبارک میں جسد عنصری کے ساتھ روح کے تعلق سے زندہ ہیں۔

۳: لیکن قبر کی یہ حیات ایسا نہیں ہے جس طرح انسان کو دنیا میں دنیوی ظاہری حیات حاصل ہوتی ہے۔

حکم: اس عقیدے کا منکر گمراہ اور اعتقادی بدعتی ہے۔"

یہ عبارت اتفاقی طور پر تحریر کی گئی اور اس پر درجہ ذیل حضرات نے دستخط کیے:

علمائے نوجوانانِ احناف طلباءِ دیوبند

حضرت مولانا مفتی محمد ندیم محمودی صاحب

حضرت مولانا مفتی طیب الرحمٰن حقانی صاحب

حضرت مولانا مفتی اکبر علی حقانی صاحب

حضرت مولانا مفتی فیض الحسین حقانی صاحب

علمائے جماعت اشاعت التوحید والسنۃ

مفتی مجتبیٰ عامر صاحب

سلیمان ساجد صاحب

مفتی واحد الرحمٰن نعمانی صاحب

ظفر احمد صاحب

گواہان حضرات

جناب حاجی عارف خان صاحب

محمد شاکر الرحمٰن صاحب

(فیصلے کی اصل فوٹو کاپی رسالہ کے اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

اس عبارت پر دستخط کرنے کے بعد فریقین ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر باہر آئے اور ان کی موجودگی میں جائے مناظرہ کے مالک جناب عارف خان صاحب نے تحریر عوام کے سامنے سنائی۔ اس فیصلے سے عوام میں خوشی کی ایک لہر پیدا ہوئی اور سب نے نعرے لگائے:

سر بکف سر بلند دیوبند دیوبند

نر ملا پختون ملا ندیم ملا ندیم ملا

اس کے بعد سب خوشی خوشی اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔

آخری گزارش

الحمدللہ ہم آج بھی اسی موقف پر قائم ہیں اور جو حضرات اس مسئلہ میں بار بار اختلاف کا اظہار کرتے ہیں ان حضرات سے بھی کہتے ہیں کہ آئیں اور اسی اتفاقی تحریر پر دستخط کریں اور اس مسئلہ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حل کریں۔

(طاہر گل دیوبندی)

تنظیم نوجوانانِ احناف طلباء دیوبند اور اشاعۃ التوحید والسنہ کے درمیان
عقیدۂ حیاۃ النبی ﷺ پر اتفاق۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) د نبی علیہ السلام دنیوی ژوند ختم شوے دے، او د دنیوی مرگ نہ منکر کافر دے۔

(۲) نبی علیہ السلام پہ حیات برزخی سرہ پہ خپل مبارک قبر کښې پہ جسد عنصری سرہ پہ تعلق د روح سرہ ژوندے دے۔

(۳) ھاں دغہ د قبر ژوند داسې نہ دے ځنګہ چہ انسان تہ پہ دنیا کښې دنیوی ظاھری ژوند حاصل وی۔

حکم:- د دے عقیدے منکر گمراہ او اعتقادی بدعتی دے۔

(تنبیہ)

د یکم اگست ضلع صوابی مناظرہ چہ کومہ پہ مسئلہ د حیات النبی ﷺ باندی مقرر شوی وہ پہ دغہ کښې پہ دے تحریر باندی د فریقینو اتفاق راغے۔

دستخط طلبائے اشاعۃ التوحید والسنۃ

د سنی علماء نوجوانان احناف

(۱) [illegible]
(۲) سلمان صاحب [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) ظفر احمد [illegible]

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible] حقانی
(۴) فیض الحسین حقانی

گواہان

[illegible] Khan

حاجی عارف خان

[illegible] الرحمان [illegible]

بمقام:۔ حجرہ عارف خان ترخہ سرچینہ ھریانہ تحصیل و ضلع صوابی۔
بتاریخ:۔ یکم اگست بروز ہفتہ 2015 بوقت 1:30۔

یا اللہ مدد

خلافت راشدہ

حق چار یار رض

مذہب اہل سنت والجماعت زندہ باد

مسلک علمائے دیوبند زندہ باد

عقیدہ حیات النبی ﷺ زندہ باد

مسئلہ حیات النبی ﷺ کے متعلق

اکابر دیوبند کا مسلک

علمائے دیوبند کا متفقہ اعلان

حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے۔ کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں۔ اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔

صرف یہ ہے۔ کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں۔ لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں۔ اور روضہ اقدس میں جو درود پڑھا جائے بلاواسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تو مستقل تصنیف ثبات انبیاءؑ پر "آب حیات" کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں۔ ان کا رسالہ "المہند علی المفند" بھی اہل انصاف ..... اور اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعوے کرے اتنی بات یقینی ہے۔ کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

۱۔ مولانا محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہٗ، مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی نمبر ۵

۲۔ مولانا عبد الحق عفی عنہٗ، مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۳۔ مولانا محمد صادق عفا اللہ عنہٗ، سابق ناظم محکمہ امور مذہبیہ بہاولپور

۴۔ مولانا ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہٗ شیخ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہٰ یار سندھ

۵۔ مولانا شمس الحق عفا اللہ عنہٗ، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۶۔ مولانا محمد ادریس کان اللہ لہٗ، شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

۷۔ مولانا مفتی محمد حسن مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

۸۔ مولانا محمد رسول خاں عفا اللہ عنہٗ، جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

۹۔ مولانا مفتی محمد شفیع عفا اللہ عنہٗ، مہتمم دار العلوم کراچی ۱۴

۱۰۔ مولانا احمد علی عفی عنہٗ امیر نظام العلماء و امیر خدام الدین لاہور (تلک عشرۃ کاملۃ)

منجانب: حیات الانبیاءؑ سوسائٹی گجرات

پیام مشرق ستمبر ۱۹۶۰ء